خالى شاربوك مرارى

أفب إلمتين

نصرت بيبشرز ككهنؤم

فالى شارلوك مرارى

(افسانے)

اقتبالصيين

مضرت بيلتنزله كبور مادكث اسطرج لكفنويا

باداوّل: رسمبرسك<u> 19</u> طباعت: نامي رئس كفنو

تعداد: ایک نراد اشاعت: نصرت میلشرز کفتوس

نٹیبر اور پیتن کی

جُمِلَهُ هُقوتَ لِجَتْ مِصِنَّفَ مِحْفُوظ

یه کناب آند حراید دیش اد دواکیدی کے مالی استر اک سے ثنایع ہوئ

فتهريست

9	••	•••	•••	***	•••	•••	پوکھٹنے لک
17.	• •	•••	***	***	•••	•••	بهروپ
۲۳.	•••	• • •	****	***	•••	***	نسنگے زخم
۳).		•••		•••	•••	***	شرميسلاً
لالا	•••	•••	•••	***	• ••	• •••	مورتی
۲۴.	•••	•••	•••		•••	•••	شيبا يه
99	•••	***	***	***		• ••	دات کے داہی
174		***	***	***	***	·	مسارو دراستے.
149	•••	***	•••	***	***	***	Uhr

101		•••			خالى يِماديون كامرارى
140	•••	•••	•••	•••	ہم سفسہ
147	•••	***	•••		ورو كارت
					من مول
					رانی ایسا دانی
444		***	***	•••	کھنٹ کے ۔۔۔

يويهنة تك

میں انکیا کا بچین ہوائی سے جا ملا تھا۔ اس کٹیا ہی متیا کی متیں تھی تھیں اِسی
کٹیا میں پوچی نے شرما نا میکھا تھا۔ اور پھراس کٹیا میں انکیا کی میوی نے دو نے کھی کھیا ہے ۔
جعنہ متھے۔ اور اب ہی نہجے ون ون ہو کوئیا کے بام زنگ وهرا اگر کھیلا کرتے متھے۔ ون ون ہو کھیں 'عنہ سہے۔ ون توکسی نرسی طرح کو دہم جاتا۔ وات کو دا المواین بوڑھی ہوی کے ساتھ ایک کونے میں انکیا اور اس کی میوی اپنے دونوں ہو کے ساتھ کے ساتھ جیٹے دہمی ہوگائے دوسرے کو نے میں انکیا اور اس کی میوی اپنے دونوں ہو کے ساتھ کے ساتھ جیٹے دہمی ہوئے کے نہیں میں انکیا دور یہ اس نے مرجو ڈیلنے۔ میٹھ کے کے ساتھ میں موز نے میں میں ہوئے ہوئے کے میں ایک اور یہ ہی ایک کوئے میں میں ہوئے ہوئے کے دونوں ہوئی ہوئی اپنے مرجو ڈیلنے۔ میٹھ کے کے ساتھ میں میں ایک اور اس کی میری والے کے میں کوئے میں میں ہوئے۔ میٹھ کے کے میں میں ہوئے۔ میں ایک دور سے ملیا اور یوجی میں ہوئے۔ میں ایک دور سے ملیا اور یوجی میں ہوئے۔ میں ایک دور سے ملیا اور یوجی میں ہوئے۔ میں ایک دور سے ملیا اور یوجی میں ہوئے۔ میں ایک دور سے ملیا اور یوجی میں ہوئے۔ میں ایک دور سے ملیا اور یوجی میں ہوئے۔ میں ایک دور سے ملیا اور یوجی میں ہوئے۔ میں ایک دور سے میں ایک دور سے ملیا اور یوجی میں ہوئے۔ میں ایک دور سے ملیا اور یوجی میں ہوئے۔ میں ایک دور سے ملیا اور یوجی میں ہوئے۔ میں ایک دور سے ملیا اور یوجی میں ہوئے۔ میں ایک دور سے میں دور سے میں دور سے میں ایک دور سے میں دور سے دور سے میں دور سے دور سے دور سے دور سے دور سے میں دور سے دور سے

راملو کی بھو ٹی سی کشا بیں آ کھے زیرگیا پ رانس لینی تفییں۔ اسی کیٹیا

جماں جو مہا تھا ایک ووٹی کی انٹریاں بڑی رہتیں ہماں اس یاس کے مربی کتے مو نع یاکر میون حاتے۔ را ملوکے اعظوا فراد میشتمل نما مذال کواس کنٹیا سے کو نی سکا بہت مذیقی اوراگر شكايت كفي تواس مين كشيا كأكبا ومبش عفا ' دوسش مقا نورا الموكام س كي بيوي كالمجلو ف اكب ننبي دونهي المري كواسى كميايس جم ديا خفار ده توا شرك كون ايسي ہون كرس فيد كيو الله يرآ انو اكف سى سال مي دا الموكے يا في بيتے اس كاليا ميں مركك نین نے گئے قدالمواوراس کی میری نے بیٹ کا طب کا طب تم ان کو بروان سرطها یا-الحفيس اس فابل مناياكراب وه محى اس كسط مي خيط بين سكيس مسيني كي وبالمعيني العدد المو کے یا کی نیکے در مرت قوامی کھیا س اس فیروز نرگیا برسانس لیتی یاماس بين كن فوامش ميستسكن رمين رواملوكادم كمصطب الدوه ابني بيوي كوافيون کھلاکراور فود کھاکر سورتا یا و کھلاکر کسی گھنے ورخت کے سامے میں بناہ بیتا یا انہیں معلوم اوركبا بيوتا بيريمني توعبين مكن بمفاكه انتف افرا داس كدثيا بين سانس يبيع توان كل سانسوں کی گومی ہی سے اس کٹیا کو آگ لگ بیاتی اُور اگر آگ به لگتی و تھے ارطابا تا

را لمو کے تعبکوان کی کریا تھی جواس کے یا ننج بہتے ہیں کا شکار ہو گئے اور نتنج والمو اليض فانوان كرمات أفراد كوسالق اس كنتيامي مامن لين كرياء انكياكي بيوى كف والى تفي ماس مستنفكر ينظ كداس كتيا بين كس طرح گذر بسر ہوگی میکن انگیاکی بیوی آئی قروہ ریمی نه سوچ سکے کوکس طرح گذر بسرکج رسى ب ادراس نے دليكھتے ہى دليكھتے اس كلياميں دو بيكتن ديا۔ اب را ملوا دراس کی بیوی کے بیدے بیٹے اور بہو کا کشیاس رسن مہن کوئی مسلم ہی مزر ہا۔

مکن آج را لمو اوراس کی مبوی زیا و هیر بینان تقر - آمیا کی تعنی من گودالی کھوٹ کھوٹ کی سے دا تعدی کھاں لیے وہ اپنی جو واکو حلد مہی اپنی میں مقالہ آبان شربلیوں سے دا تعدی کھاں لیے وہ اپنی جو واکو حلد مہی اپنی مار کہا بھی تحقا کہ آمیا را توں کو سوتا ہندیں مبکراگ پر کوشتا دینا ہوں ، فرک ار بر کوشتا دینا ہوں ۔ میں اس کے بستر پر اگر کی چنگاریاں ڈھو نڈھن موں ، فرک ار کا نظر تا انسان کو تو ہوں ۔ میکن کھی کھا میاں ، یہ کا نظر آبا کے حبم میں ان درس کمیں تھے موئے ہیں ۔ تمرامی کو ملا نے کے کے کے حادی ہو اں ۔ وہ میں ان درس کمیں تھے۔ موئے ہیں ۔ تمرامی کو ملا نے کے کے کے حادی ہو اں ۔ وہ میں ان درس کمیں تھے۔ موئے ہیں ۔ تمرامی کو ملا نے کے کے کے حادی ہو ان ۔ وہ میں ان درس کمیں تھے۔

بیر و سادیم است بین است بسر پر است بسر پیدا بین و بین رو ساد می این و سال کرم کا نظر نظر نظر نظر الله کرم کا نظر نظر نظر نظر بین کا بین کار بین کا بین کار کا بین کا بین کار کا بین کا بین کار کا بین کار کا بین کار کار کار کار کار کار

وہ یہ ماں اس کی بے اعتمال کا کہا تھا تو اس کی ساس اس کی بے اعتمال کا کا شکوہ کر دہن تھی ، بے اعتمال کا اب شکوہ کر دہن تھی کہ آباں وے دہی تھی۔ ملیا کی بار جانتی تھی کہ آبا اب زیادہ دیر مک انتظار نہیں کرے گا۔ کوئی بات ہوتی تو بہلے ہبل ہوتی کے ذراعیم کا فور میں آندھی ادرطوفان بن کر گر سے لگا کرتا

اور اسی بیلے دا الموادراس کی بیوی آنے والی اندھی سے سبہے ہو ہے ۔ سرید الموادراس کی بیوی آنے والی اندھی سے سبہے ہو ہے گئے۔

ا ج بھی را ملوکی بیوی نے ککر ککر بیٹی کو دیکھا تو اس نے کہا۔

" ما لى بيلي تلاسور بين كريم "

دا ملوی بیوی نے بیٹ کر یہ نہیں بوجھاکر بیل کے کشی دائیں کی اور کس طرح کئیں گی ۔ وہ جب جاب دا ملوکے باس جلی گئی جو کشیا کی تحجیلی باڑھومیں حکہ حکم سے مٹے ہوئے بورکوں کو مخیک سے جا د ماہیے۔

مبد طارسے میں ہوتے پوروں و تعیب سے جارہ ہے۔
دا لمونے ابناکام جاری مکھتے ہوئے ہے دل سے ابنی بیوی سے کہا کہ وی ک کی ماں قونو بالک سنھیا گئی ہے۔ بہو گھرکو آئے گی قرکیا ہم ابنی بیٹی کو ہے آسراً کر دس گے۔ بیلی تلے ہواں بیٹی کو ساتھ لے کو کستی دائیں باہر کرز اسکیس کے ادر بھر اب برسات تھی شرع ہونے والی ہے۔

اب برسات بی سرس ہو ہے وہ اسے۔ سکن پوجی کی ماں را ملوکی ان باقوں سے مرعوب نہ ہوئی۔ وہ زیا دہ تجرب کا پھی۔ دھ بھی تھی کو کٹیا کے باہر دان گزاد تی بڑے باا ندر' رامی کو بہر حال جتنا جلد حکمن ہو اپنے ساتھ لے آنا ہے' در نہ ان کے بہل کرنے سے بہلے ہی راحی اس کٹیا میں آبراہے کی اور اس کے ہم اہ ملیا تھیوٹی تھیوٹی آنڈھیاں تھی لے آئے گا جو کٹیا کو ہلادیں گی۔

ا پینے میکے سے آتے و تت دامی نے آ دھی بنڈی پرال کی گھاس سا تھ ا نی تھی جو یوری کٹیا میں بھا دی گئی تھی تاکہ دیک سے جہاں کیا ۔ اور سبتر محفوظ موجاً مين و بارسلي مونى زمين كى شھنڈك سے كشيامين ربينے واَلے نود كؤ بچا رکھیں - رامی کواپنے سے زیادہ اپنی سا دیوں کی جنتا تھی۔ یو بی اور انکیا کی بیوی کو اس ضمر کی کو نئ نینتا به مقمی محیونگران کے پاس جو ساریا ں نخفیس و ۱۵ اُن کے بدت سے میٹی ہونی تخیب اور اس کے علاوہ ان کے پاس کوئی اسبی بیزر تھی جس کے سبب انھیں دیک کا وررستا۔ دامی کی مات صدائقی۔ مسکے سے وہ اپنی سسال کونئی فویلی آئی تھی اوراسی یلے اس کے پاس بین ساریا س تھی تھیں۔ شامرکے وقت وہ سیوتی اور گڑمل کے بھول استے ہوڑ ہے میں سجا کو، ساری مدل کولؤد كوكتباك را في محوس كرنى اور كلمك تفعك كر الحفلا المفلاكر وه التي بقيه دونو للمالال اور یولیوں کوکٹیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے میں لیے سامے میر تی۔ اینے مین كے صندوق كوسوسوطنن سے اوھرادھركھتى بھرتى يىس ميں اپنى ساريو سے علاوہ اس في مثيا كارا كي أوهو نيم أمينن كرية والكي أوهد على مولى دهو في اينا نيل ور محکمها بھی بھیارکھا تھا۔۔۔۔ اوچی کورامی کے منا دُسنگھا دسے نوشی مذہونی توغرظی ىنە ہوتا- ئىڭن انكباكى بېيوى رامى كوبنا دُسگھادىكيە دىھىتى تەرىپنے بېيو س*كو ي*ھوطلے تجيو كے تصور يرتهي مارسيط كرتى - وبيسے رامي سي تعين مرا تجفتي _

د ن دن محرف المواوداس كے دونوں لاكوں كا دفت زياد و تر با برى كرزار اس كى بيوى عبى ابنى بڑى بہوكے سائق كچور نو كچو تحضت مزد ورى كے يئے با ہرجيلى بعانی - كمطياميں اكثر بوچى اور دامى ہى رہنيں - بہلے ببل نوانكياكى بيوى كواسس برکوئی اعتراض نظاکرامی کیوں محنت مزدوری کے لیے با برنبیں جاتی۔ لیکن بوں بوں دن برطیعة بوں بوں دن برطیعة بوں بوں دن برطیعة کے اس نے دبے دبے احتجاج کیا درجوں موں دن برطیعة کے رامی برانی بونی کئی اس کو ملی مونے کے نا طیع مراعات اس کو حاصل تھیں وہ آمہنتہ آمہنتہ آمہنتہ اس سے تھیں گئیں۔

بچرگڈیل اورسیون کے بھولوں نے رامی کی ذلفوں کی ڈسٹیت بننے سے صن اس بے گریز کیا کہ دامو کے خوسٹو دارتیل کی شیشی خالی ہو سی تقی حب سے وہ دین لوٹ سنوارتی اور گڈ یل اور سیوتی کے بھول اپنے بو دوں سے ٹوٹ کراس کی زلفوں کک پنچ کرمسکر اتے۔

اب دامی کواس بات کی مجی ذرصت دیمتی که ده اینے مین کے صندوی ق کوسوسوجنن سے ادھ واقد هرکٹیا میں رکھتی ہوئے جب میں اس کی ساریا لی محفوظ میں۔ رامی وہی تقی، کٹیا وہی تقی، سب کچھ دسی تخفا۔ سکین جھیو ٹی بہو کی جینیت سے دامی نے اپنی ذمیر داریا لی محوس کرلی تحقیق اور انکیا کی بیوی کے احتجاج بر برا مانے بغیرا بنیا بوجھ فو دامھا یلنے کے بیے کشیاسے با ہرا بنیا قدم کی کل بیا تحقاله میں تیمدی بر برا مانے بغیرا بنیا بوجھ فو دامی ایسے کے بیے کشیاسے با ہرا بنیا قدم کی کل بیا تحقاله میں تیمدی بر برا مانے بغیر ملی طور پر زندگی میں شامل ہوگئی تھی۔

نثام ہونے ہو تے سب سے سب تھکے ما ندے اپنی کٹیا کو لوطنے اور سچر رات ہونے کٹیا میں گرم سانسوں کی حدّت سے سبسے دھیمی وصیمی سی آگ سکانے لگتی ۔

ا كيه دان طوفاني بارمشس تقى سيى مونى زمين بمفيكى مو تى نجى ديوارو ر

ادر بچیز کے درمیان تیز تیز سانسوں کی گرمی ادر صدّت بھی جیسے مصطور می تھی۔ وسیرہ کمبلوں ادر بچیز کے درمیان تیز تیز سانسوں کی گرمی ادر صدّت بھی جیسے مصطور سی جوارت تی تقل کر کے سر در تصندی اور سے بستہ دات کو جھٹلا نے کی ناکام کوششش میں اپنے کرم گرم محمد ادر ات حسم ادر سانسوں کی صدت کے سہاد بے لی ہو کی زمین پرسکورسے ستے۔ اور دات سمتہ اسم سنتہ بڑی کم جھر ہوتی جا دہی تھی۔

اورحب وطلع موسے صاف شفان انکھرے سخفرے سورج نے اپنی کرفین اپنی روشنی ابنی سورج نے اپنی کرفین ابنی روشنی ابنی سورت ابنی تا ذرت و با ابنی سورت ابنی تا ذرت و با ابنی سورت ابنی تا ذرت و با المورت ابنی تا ذرت کے اندھ وں نے مسلکیاں ہے دیتے کیونکم کھائیں ہوائیں کرتے ہوئے دات کے اندھ وں نے مسلکیا کی عرب اور آبر وکو بیجا کر جب سے تقوک و الانتقار

انکیادات ہی سے کہ ہیں غائب تھا۔ جاتے دقت دہ بڑ بڑا دہا تھا کہ ہم ہے تھو ہیں۔ نر دوش ہیں۔ بیکن اس زندگی سے موت میں ہے الملیا کے مزاج کی تندی نے عضے اور نفرت کی آگ کی گئیا بھر میں لگا دی تھی ہوئی مولی کی گرؤں میں اس طبح نہاد ہی تھی جسیے اندھیرے اور اجالے سب اس کے لیے کمیاں موں۔ میں اس طبح نہاد ہی تھی جسکیاں بدل تھی تھیں میں اس کو اس کی جھا بھیاں بدل تھی تھیں۔ دور رات کو اس کی جھا بھیاں بدل تھی تھیں۔ دور رات کو اس کی جھا بھیاں بدل تھی ہے۔۔۔۔۔۔ وہ رات کو جی کے ساتھ سو کی تھیں وہ ان کے اسٹے شوہر مذتھے۔

بهروبيت

" د تعمنول کامزاج میمیک بهیں ہے۔ ادام بی بی "
" این بی اج میم دیجاہی جیم و کتنا از گیاہے میں "
" بی بی اج میم نظالک دہی ہے ۔ مک کی دو کتنگریاں اتا دوں تب اجانا یہ "
" اس طرح کام ہلنے سے دہا۔ دو لقتے کھاکر سی کہیں ادمی ذیزہ دہ ہے ہے بھلا "
" یہ اس طرح بندی کیوں نگانی ہو۔ یربندیا تو غضب و معانی ہے بی بی "
یہ اس طرح بندی کیوں نگانی ہو۔ یربندیا تو غضب و معانی ہے بی بی "
" یہ اس طرح بندی کیوں نگانی ہو۔ یربندیا تو غضب و معانی ہے بی بی "
" یہ اس طرح بندی کیوں نگانی ہو۔ یربندیا تو غضب و میں اس کی اس میں اس کی اور عجب اس میں اس کی باقی ہے ہواتی ۔ حب ایک میری ہو کی اور عجب الی میری ہو کی اس کی باقی میں بی اس کی باقی میں بی ۔ محت کا خیال دی ہے کے لیف میں دیں۔ دہ بی ہیں اس کی باقی میں بی ۔ محت کا خیال دی ہے کے لیف میں دیں۔

ذراما تیز جلنے برلوکتی کام زیادہ کرنے سے تنع کرتی۔ میری بیوی ذراماضهمل اور اداس ہوتی تو یہ دو ہرے تن د تومشس کی عورت اسے موسوطی و جھاتی اس کادل بلاتی۔ اس کو منساتی ۔

ا نس سے لوطنے میں مجھے دیر موجاتی قودہ میری ہوی کی تہنائی میں دنیق بن جاتی۔
دنیا بھرکے تھے لے بیٹی تی بھر بات کرتے کرتے ہریات کا رُخ کھے بھرکے لیے میری
بیری کی جانب بھیر دیتی ۔ اس کے اضلان کی' اس کی مردت کی' دد نفظہ ن میں اسطیح
تعربیت کردیتی جیسے تصدا اس نے ایسا نہیں کیا ۔ ملکسی افراد فی جذ ہے نے اسے استم
کی بات کرنے برمجود کردیا تھا۔

و عزیوں کے بلے ہونگن نہا ہے دل میں ہے بی بی مجھ نصیبوں ملی فی کسی میں اور دیکھی کا اس و کسی کا اس و کسی کسی می اس دیکھی کا

یرحلہ باسکل عیرم راوط طور پر اس نصتے سے کو اُی نغلن مذر کھتے ہوئے جی جو وہ انھی ابھی بہاین کر دہی تھی اس کی زبان سے اس طیح ادا ہوجا تا جیسیے سی خاص جذبے نے کہلوا دیا ہو۔

تحريات كالملل قائم موجاتا الأوس طروس كى بانيس بوني-

"فاطمان بنے بڑے سے کوس مجھے قوالک تعبالتی مونی روح معلوم موتی ہے بی ان المحل بدز بان کا سے کوس موتی ہے در دویوارکو کے جاتی ہے۔ بہت دل اچائے ہوا توجیع بین کل آئی اور کر بھرکا گونگٹ کا ڈھے میٹ میٹ میٹ میٹ میٹ کی ایک ہوائے جو سے ہوئے ویت درخوں کو اسکول کی طوف میٹ موٹ موٹ ویٹ موٹروں اور را میکول کو دہ سب خالی معاکمتے ہوئے موٹی موٹی موٹروں اور را میکول کو دہ سب خالی

نون المعوں سے صرب دیکھے جاتی ہے۔ سبیے ان جھاڑیوں میں' ان بچ ں میں' ان موٹروں میں کھھ فرق ہی ہنیں ۔"

" میں قومن تم دونوں میاں ہوی بر بہنی نظر ہی میں ریج بھی بٹیا کتن مجتن ، کتنا براداس طرح جیسے دونوں ایک دوسسے کے لیے ہی بنے تھے۔ میکن سے لیے

نوغنها دا كمال بيه في في - البين ا وصاف سد اينا لياسواينا ليا . اكب با دوننها دا مواسو

الوكياعر بوكياع بيركيدي

" يه ايراني لوگ دهند ميم نگخ جي تو د نيا كو بعول جاتي بي - فاطمه كاشو بر سنتی ہوں دیسے نیک آدمی ہیں۔ مکین اسے طِلے ہول کا دھندا ہے۔ سا ہے کجز بخرسے سب الگ کرکے اب دہ نہالاک ، دوگیا ہے۔ فرصت ہی نہیں من عزیر کو۔ دات کے بارہ بارہ ایک ایک سنے مک انا ہے اور ٹررہنا ہے۔ وجیسی منی کر

اندهیروں کی طرح غائب موار دیجنگتی رہتی ہے بے زبان روح کی طرح ایری و

بھی کس کام کی بٹیاکرمیاں ہوی کاسے نہ بیوی میاں کی ا

" و محلو و تجواس طرح رب تعب كمان جلين، كنتي التحمايا هي اليه وأول يس اس طرح بترتيز نهنين سيلق - خدار كرك كجم بورو اكيا تاخ و تعليف اللها وكي ميال كرير ښان كرد كى ي

مكراكر برك ببارس وكها- يو كهن فكين يتهين مزايى توملناس ناميان جى كويريشان كرنيس "

"ا كى بىلىكى نى آئى بول بى بى مىرى يا اننى كىلىت نەكى كرد " سىنائجى سے كھو، يەسى بردس مىن چىدى بوئى سے ناركىس كے طفيل لىل

گيا بسابياً گهُ مِن وَهُمْتَى بول كرميان جي كو جنا دو كر کچه دن مرشام هي آجاياكري-يرجوع يزميان كے كوسے نگا بكالك مجره ساہے نا۔ دباں وليس كالك انكرين ہے۔ بن اسی کے بچوٹے بھال کے ہیں سب کر توت ۔ بچو انھال داؤں کے جوری کو بيد ادر برا بهاني دن كو برده بوشى - لوجى كونو ال شهرتو د را بزن بوز حل كل عكومت

" اے ہے۔ میں کہتی ہوں۔ وبسیہ نشک کر او "

م میری منو تو در اکرسدهی کولو- منب بیرواب دو س میری مجی عیسی تو موہی " " لومن على ميان أرب مي "

اوروه ملی جاتی۔

بچراست است است مانان م بوت - مان مي است مون - تبعيم مي رين دوایک بایس اب وہ مجھ سے عنی کرنے نگیں۔ نیکن ہج ی کی بات مجھ اور تھی۔ مجھ سے ان كى صاحب سلامت مى بك رسى- ادرى بوراكتريهى بوتا ، لو تين جلى سيان جى المرسيدين

بری بیوی کے مان ٹری ماں کا بیار مختب ۔ اپنے دل میں بڑی اپ کے بیے حکر منانے لگا " فی بی سی کا توبہ عالم کفاکر تعبض و فن ایسے میں سے ترکزہ رہمیں رسم نا بیر ا كر محف تطعی ناگوارگرزنا۔

بات ہورس ہے کھیں گرین اسٹور کے سیٹھ نے بیوں کے لیے یا در إنی كی ہے۔ دہ ملاففاراستے میں۔ ہواب لما ہے۔ بڑی ماں آئی تھیں۔ یہ محول میں بالون ميں لگاڭئ ہيں۔ دمائيں ديں۔ موالگ نمک كى كنگريا ب اتا ديں مو۔

لیخ اب گرین اسٹور کے سیٹھ ملیں یا خودگرین اسٹور ہرر استے پر ملتا دیے۔ بہاں قربری ماں بھول لگا گئیں اور دعائیں دیں موا لگ۔ یہی ساری دعا کیل ہے بھی گرین اسٹور کے سیٹھ تک ہینجا آسٹے ۔

ع با دن سے دفتریں اس قدر کام ٹرھ گیا ہے۔ نیاسال جو سس کلی رہی ہو رے؟

" بڑی اس نے آج وکال ہی کودیا ہے

" 25

اب دفتر سانغ لے جا کو بڑی مال سے ان کا کمال دیکھتے دہیئے۔ یا فاکوں کو آگ لگا کرٹری مال سے کھے کو دہ دماؤں کی مادش کریں ۔

بھراکی۔ دن مجھے اپنی بیوی سے معلوم ہواکہ بڑی ماں کی دختر نیک اندیکی اُنی ہوئی ہیں۔ بچروہ بڑی ماں کے ساتھ اکٹر میرے گھر آنے لگیں۔ میری بوی کو انفوں نے تھی اپنی ماں کی طرح دھجایا اور ابنا لیا۔

ا كب دوز مين كلو برنتها تقا- بارى زندگى مين اكب ادر تعول كھيلند والا تقا-

اكيداددندكى كالضافر موف والاعقا- بيوى كواج بى مين في السيل مي داخل

بری اں ابن مبنی کے ساتھ بڑے اطینان سے میرے گھر جلی آئیں، سیھر میرے کرے کی طرف بڑھیں میں نیم درا زمااینے بلنگ بر بڑا ہوا کچھ ابنی بیوی اورائے والے نئے ہمان ہی سے منتقل سوچ و ما تھا۔

برس ماں کھنے تھیں " میاں جی انجیلے کیا کردہے ہو۔ بٹیا تنہیں ہے تو دل کہاں لگ را ہوگا تہارا۔ میں نے سوچا جیلہ ہی کو انہارے یاس جوڑ آ وں بیممر ہو۔ اِدِهواُ وهرک اِنتِن کرو تو دل بہل جائے گا " بچھر کھنے نگیں " اِن میاں مثلاً کو مِلْنے کو بہت بھاہے ہے ہی ایھلا او قات کیا ہی بہتال کے۔ میں ل آو ک

جیلہ کا میں سکرام کو اکر مجھے برکوئل کوئس کوئیں مجھینیک دہی تھی -ان کر نوں کے تانے بانے سے میں ابھی بہے ہی د بانفا کہ بڑی یاں نے آخری

· تعبيُّ من وجين- اب تم حوا و ن مين مجو طرهبا كاكيا كام ؟ " ميا د ماغ ما دُن را موگيا مير سي كان بلجة لك تحف السامحوس موا جيس ميرى موى كم رہی ہے۔ بڑی ماں بہت اتھی ہیں۔ بڑی مجت سے مجھے زہر طلا یا اور محریر زور بمِي كِيداتنا للح نهني نفا- براميها معاسا- ايباكرادى حيكيال ليتار ب اورزنگل سے دور ہو ارہے ۔۔ میں مجدور مرجانے کیا سوجاد ہا۔ مجربے تحاشا بڑی ال کے تیکھے بھا گا ہے بڑی ال سنیے تو " میکن دہ ہاری کالون کے گیٹ تک پنج گئی تھیں۔ اور سے اٹار د ل میں مجھر کہہ دسی تقییں ۔ کو ٹی شخص بگر پر گہیٹ کے يجيے نود کو بچيار انخا- خاير وہ ہارے پروسي پوليس اسکيٹر کا دسي بھائي تھاجيں كِمْ عَلَىٰ شَهِرت عَنى كمارُ وس سُروس مي أعقد كر صفائي بتيا تا يمرنا مع مي ومن لگا توجمیل تھے پر کھڑے ہوئے ایرانی سیٹھ ٹیسکرا ہٹوں کی کرنیں تھینیک رہی تحى - ودله بى ا شارو ل بى ا شارد ل ميں بن وكنار كى منزليس طركر ر إنقاب امراني ىيىڭى بوي فاطمە اپنے لجے سے گھو گٹ میں دنیا بھرکی شرم وحیا سینٹے تھے پر تکل آئ۔ وايران فن تعميل ك طرف سيمن ميمرايا - فاطمه وبقول برى ال كي بواسي هوسة و من ویفتوں کو اسکول کی طرف بھا گئے ہوئے بی س کو س کو سٹرک پر و وڑتی مو تی مورد اور رائيكلو ل كوخالي تولى المحكول سے ديكھے جاتى سبے بيجيسے ان تجار و رسيں۔ ان بچوں میں۔ ان موٹر د ل میں کھ فرق ہی نہیں ۔ اے میاں پکا درہے ہو یہ میں فے لیٹ کر دیجیا قہ بڑی ماں کھڑی تھیں۔

میں نے اپنادئ ان کی طوت کر لیا۔ سکن وہ ہداسے جھومنا ہوا درخت، مطرک پر دور تا ہوا مور اسک جھومنا ہوا درخت، مطرک پر دور تا ہوا مور اسکول کی طرف بھا گتا ہوا بہتے سجھی کچھ فظ ادسی تقبیل۔ اور میں بینے کسی کھونگر سے آتھیں بیماڈ بیما مرکزاس بھری پوری درنیا میں کھوڈ معوظ رائھا۔



تہیں کی بہلی تاریخ کا نصور کس کے بلیے نوش آسٹ رہوتا ہوتو ہو؟ میرے بیے توسا رے سوئ ہوئے فتنوں کو جگانے کا بیش خیمہ ہوتا ہے ۔ علّہ والا۔ دودھوالا۔ مالک مکان ۔ لازم۔ وھوتی بھنگی۔ نائی۔ بتوں کی نسیس۔

سلی ادیے جیکے سے اس طبح سنبیں جلی آئی میں طبح و کی دکھنی کی مجو یہ دلنوازان نظر

> وَلَ اسْ كُوبِرِكَانِ وِفَا كَاوِ اهْ كُعِيا كَيْنَا مرے گھواس طح آوے ہو ہوں سینے میں انہے مرے گھواس طح آوے ہو ہوں سینے میں انہے

بہلی نادیخ تو ابنے جلومیں ٹری منگامہ ادائیاں، بڑی صفر سامانیاں ہے آگل محدّوم کی الدین کی مرض کے مطابق کچھ اس طرح آتی ہے ۔ حیات نے کے جلو کا تنات نے کے جلو جلو توسا دے زمانے کو ساتھ لے کھیلو

لیکن آنے والی بیلی تادیخ توخاص طور برمیرے بیے مصائب کا ایک بدا تہ نے کر کا می تقی ۔ اس بہا ڈکی بڑھائی ہلاری اور دمین سنگھ کے کا دنا موں سیحسی ظرح رسمتہ صف میں میں کا کو فتری اردا

کم بینی یکجوں نے ایورٹ کو فتح کرلیا تھا۔ ایورسٹ کے فاتح قرز فرگی میں ایک بار ایورسٹ کو ذیر کرکے امر ہو گئے میں ا یہ عالم تقا کر حبر دجال کی سادی قوتیں اورول و دماغ کی سادی قو انامیاں صرف کے سرم میں اس میں اس مورد سرفتح الداقہ میں کا کہ راج تھن وال منا۔ مری طرح کتین

کرے اگریں آنے والے جینے برفتح بالیتا قریمی کوئی پوچھے والانز تفا- میری طی کیے: بی ایسے فاتح ہوں گے جوامک ایورسٹ برمیڑھ کردوسرے ایورسٹ کا دہوجیکے سے اپنے بینے پر دکھ لیتے ہیں۔ نیکن تادیخ کے جن صفحات میں ان کے نام صفوظ ہیں،

سے اپنے سیسے بردھ بیتے ہیں۔ بین ادی حرب عات یا ان سے ام سوھ ہیں۔
ان صفحات کوعو ن عام میں دفتر کے دحبر یا فرکے کھتے کہا جا تا ہے عنبی کوئی تادیخ کاطا لب علم و بیجنے کی ذخرت محبی گوار انہیں کرتا۔ اس لیے کہ یصفحات اس کے نصاب کی کتابوں سے خادج کر دیے گئے ہیں یا بھر شامل ہی نہیں کیے گئے۔

میں اس بہاڈی لبندوں کے سنج کی انعقاک کوشش میں کے بتہ اول کے درمیان کھڑا انب را تھاکہ مجھے ایک ہلادی مل گیا میرے وس ہلا دی کا نام تھا

جنیدرمیرے آفس کے مانھیوں میں سیسے کم عرکفانس کی شادی بنہیں ہوئی مقی میکن دہ عمرک اس منزل بر مقاجهاں عورت اسیفر حشن اور دعنا کی سے قطع نظر کھکے میں صرف عورت ہونے کے ناتے خیال و نواب کا ایک بہمان بن جانی ہے۔ ایک کائنات بن جاتی ہے ۔۔ اور متبند داسی کا ستات میں لمبن کم بن رانید کھینے کو محسی بھی عورت کی اس تازگ کو اینے میں حلوک کر لینا بیا ہتا تھا ہو سکی نس سے محنوادین کے بھیلائے ہوئے زہر کو نیچو طرسکے ۔

عورت کک بہنچنے میں اس کے داستے کی دوکاوٹ وہ براٹر نظیم ہوا ۔ میری اپنی بیوی اور میرے اپنے بچوں کے ورمیان ماکل موسے کے فوص ہی خملیے کی مہلی تاریخ اس کے لیے بھی مجھی مسوفات کے لئے کرزاتی تقی جوس زے میر بیٹ مفدرین گئے گئے۔

اس کی محرومی ہے ہو بھینے تو اس کی سما رہ بن تھی جو سب سب بیری تھی۔
اسکی اس کے با وجو دختندرتی ہیوہ ال اسنی آخو تی بینی کی سبیج رسنو سنی تھی جو کہی کلیوں اور اوکھ کھیلے بھولوں سے کی کلیوں اور اوکھ کھیلے بھولوں سے کی کھیوں والے کے اس بنو اس اس میں تھی۔
المیکن جنید رکی ہیں اس الیج کے لائق اس بیلے یہ تھی کو اس کا جا رہ بر بھولوں کی مشتی تھی۔
انہوں تھی در اس سے بینے کے لیات اس کی سا تسوں سے دنیا بھوکی والوں کی ہوت کے ہیں ورشین میں اور اس سے مقالوں کی دنیا کو ورت کے ہیں ورشین میں اور اس سے مقالوں کی دنیا کو ورت کے ہیں ورشین کی بالی کھی میں دو کو کرمیلائی کھی کھی ۔

کے مادے حکمگاتے اخم اس کے سامنے بھیلا دیے۔ اس وقت میرے زخوں کی مادی جگھا ہے اس کی تھوں میں کرن کر^{ان} بن کر قوشی دسی - اس کی انگھوں میں تھی بن کا دوردود تک پند مذخفا - اس کے بہرے پر دور دور نک صی عمری بر بھیا میں مزحقی اس کی انتھوں میں کر میں نابح دسی تقیس اس کا پہرہ و مک اٹھا تھا۔

بی می سخت دمن اویت مینی میرے ہرے ہرے نظے زخوں کو اپنی استحص میں کا دیت مینی میں میں میں کا دیت میں کا دیت میں کا دیا ہے کہ است کا تعلقہ کا دیا تھا۔ اس کے میں کا دیکر دیکر دیا تھا۔ اس کے میں کا دیکر میں بینچانے کے بحائے میرے زخوں پر بر من کی قاشیں دکھ دیں تھی ۔

آخرده میری زندگی کی ان بچونی بچونی مجود یوں ان نتیفے نتیخے سانوں کی دران استان سن نتی می بیت بیت او دران ان سن کرآنا خوشی برت او دران ان کرآنا خوشی برت او بیا یا۔ بھر بھی اس کی آن کھیں' اس کا بھر وصی ڈھلی جبی مسترت کی خازی کرد الم تقا۔

و اس کی میرے کمند سطے پر ہا ہند دکھنے ہوئے کہا۔

و اس نے میرے کمند سطے پر ہا ہند دکھنے ہوئے کہا۔

" فكريز كرنے سى سے تو فكر دور انہيں ہوجاتی يہ ميں نے اس طرح كما جيسے ميں را اس اس مرح كما جيسے ميں را

ہنیں بول رہا ہوں۔میرے زخوں کو زبان ل گئی ہے۔ " بین کل صبح حام نامہ سرکتے پر ایو سر دار

" بس كل صبح بطأ المبرك كمر-سابعس و لادول كاسودهم زياده

" تم سانڈ کی طرح پڑے سوتے دم و کے پتھیں دنبائے دکھ در دکا علم ہی کیاہے " میں نے بات بی کو نے کے لیے اضافہ کیا۔

" يس بهت ملد سيداد موما تابون " اس في يدايي نوش كود باف كوكوش

"- U

" بهت نوش نظراً تن بین و میں او جو ہی بیٹیا۔ میرکیا نوش بنیں ہوں گا۔ تم جیسے دوست کے کام اسکوں تو یہ مری نوش نصیبی ننہیں ہے ؟ "

" " إن ذراكيرِّے برهيا بين كوآنا۔ وه سوٹ ہے نا متارا وہي واٹ لينا۔" " معيني سوٹ مي بين لو ل كا- نسكين اس طح بنا سنو ادكر كم إل بے جاؤگ

" اسى سام وكم ين كل ياس - اس ير دعب سي جا ناسب إ"

مجھے منسی انگئی ۔ وہ نوربھی منتار ہا۔

مِن نے کہا باد" ایسے کتنے ہی جوٹے رعب جانے والے اس کے پاس د ن میں حکر لگا جائے ہوں گے 🖔

م کی میں ہو بیارے یوش بوش میں شام کھول میں دھول میکنت ہے۔ لوكر أنكيس طنة بيأت بي اور دهوكر كها مات بي ي

ه اليماليمني مين الله

میں اطبینان سے گھرلوٹا ۔ خبنیدر نے دافعی دوستی کاس اوا کیا تفار وربر تفسی تفسی کے اس زمانہ میں کو ت کسی کے ول مک بہنچاہے۔ ابورسط کی فتح اب میرے بلے کوئی کا دنا مزہبیں رسی تھی کل صبح ہونے تک میں ابو رمع کی بیوٹی کو اليف كفت ياكمس سي استشاكر وول كا- ونيا بوكى زبان برميرانام بوكاكريس

اس سے مجھے دلی نہیں۔ میری بیوی اور میرے بیتوں کی ذبان برمیراہی کلم موگا۔ صبح ہوتے ہوتے میں دھوکتے ول سے متبیدر کے در وارٹ پر وفت سے کھو پہلے ہی کھڑا تھا۔ کواڑ کھٹکھٹا ع کہ آئی بڑھیانے دروازہ کھو ل کرمیرا سواگت کیا۔ مجھے بڑے ادب سے لے جاکر درا کنگ روم میں صوفے پر بھایا اور خودالمرع دینے ملی گئی۔

منیندر کتنا مردرد دوست، کتنا فران مرداد مبنیا در کتنا ذمه داد مجانی تفاد اس کی شخصست کی تنه داری آمسته آمسته مجمع متا ترکر فریکی بین انهی خیالات سی ضطاب مقاکر یکا کمی اکیب دیده دو ادر با دخت بزدگ کمرس میں داخل ہوئے شن تنظیم کو اٹھ کھڑا ہوا - جب انھیس میں فے بتا باکر میں جنید دیے یہ ہا میں ہو دہ کچھ اس نگاہ سے مجمع دیچھ کر لوٹ گئے جسے میں نے کوئی تصور کیا ہے۔

جنتیدرا یا تومیں نے بیلاموال میں کیا کہ یہ بزدگ کو ن ہیں جنیندر نے بتایا کہ دہ اس کے دور کے رشتوں کے بیجا ہوئتے ہیں۔

بات آنگئی ہوگئی اور ہم وونوں اور سٹ کی قتح کے لیے دوانہ ہو گئے ۔ ساہوک گھرکے قریب بینچے قومجتند رنے و بھا" مہتیں صرف سور و بیے جاہئے نا یا میں نے کہا" إلى !" میں نم سے بیہلے ہی کہہ جبکا ہوں ؟ جنیندر کچے نماموش سامیرے ساتھ جاتار ہا۔ میں نے خاموش کی وجہ پوتھی تو کھنے لگا کہ وہ مجھے سا ہو کا دست اپنے النسر کی حبثیت سے ملائے گا اور میس بھی این عہدہ کو لموظ دکھوں۔

بنی شنبی آگئ میں فرمتیندر کو بھی سنسانے کے لیے وہ سا دے بھے اس کے اسکے دہرات جہم اپنے و منسر وں کی نقل اتاد نے کے لیے اپنے ساتھوں میں دہراتے بھے اور خبیدراس قدر محظوظ ہوتا تھا کہ اس کی نیسی مقبوں کی صوص کو جو لینی متی۔

نبكن اس وقت وه برتت تما م سكما سكا-

ساموى ميرميان يراعة وقت اس في مجرس كها-

" یارتم دوسوکا کاغذ تھ دونا۔ مورو بے کی جھے تھی صفرورٹ ہے اپنے محترکا سودمیں اداکرلول گا۔ دفتر میں بہلی بارمیرے ذخوں کے ویاں ہو بمانے پر مبتندرک مترت کاعالم میری انتھوں کے سامنے عجتم ہوکردہ گیا تھا۔

مجھے اسامحسوس ہو اجسے میں ادر تنبیدرجس براٹری جوٹی بر کھرہے ہیں وہ اور سندے اور اللہ کی اور تنبیکے اور سندے اور اللہ کی اور دبین سکھ مزاروں فط بندے کسی گہری اور میں کھائی میں کھڑے جلا رہے ہیں۔ تم اور جنبیدر عظیم ہو۔ تم اور جنبید اور اس کھائی کا نام اور رسط ہے۔ اور اس کھائی کا نام اور رسط ہے۔

ر در المسلم الم

دروازے برمبنیا توان البنی بزرگ کی آواد مجھے صاف بنائی دے دہی تقی جن سے ڈدائنگ دوم میں صبح ٹر بھٹر ہوگئی تقی۔ وہ کہر دہے بتے "اب تو تیرالونڈ البجی میرے ڈر دائنگ دوم میں اپنے دوسو سر ملذ لگا۔ یہ "

اوروسی بڑھیاسا منے کھڑی تھی جس نے صبح کومیرے یلے در وا دہ کھولاتھا۔ میں آپ کوکس طی بتادوں کہ دہ ختبیدر کی ماں تھی جکہ ختبیدر نے مجھے یہ

شرمثلا

بیوی بنا دُن گاتواسی کو در نه بجر عمر کیم کنوادایسی د بون گایه انسی کونی بنا دُن گاتواسی کو در نه بجر عمر کیم کنوادایسی در بی بیسی بیسی بنائد به انداد کسی کونی بات و احد میان ناز احراث بین اجالی بیسینکتی به کسیک دانبد میان حسل کے بیعت میں بھی دوشتی کی ایک کمرن ک دانبو میان کی تعقی جو وہ ابناداست باسکتی ۔ وہ بے جاری بی گھود اندھ پر وسی بیم بیسی کا کی ایک کمرن کا دور اسی میک نظر آئی اور دو ڈری تی بیم بالی کی گھود اندھ پر وسی بیم کسی تا تقا اور اگر میکنوسی با کنول کی ایک بیم ایسی بیمان دور می با کا تو وہ می ایسائی ایم جو اندھ پر ول کا احداس میں معادی ہے۔

اب طاہرہ کے لیے واجدمیاں سنّا فیس بینناہوا تاشرہ رہے تنے اب

توصرت سناطی ره گئے تھے۔ اور نس نام ندان بحریس بانیں ہوئیں۔ کھوگھر یس چرچا ہوا یحس کسی نے منا واجد میاں کی تعریف کی ، بھو ری سکم کی قسمت کو مرال " انھیں آوا کھی ترکرکے اپنی لاڈئی کا لخفا واجد میاں کم انج جس تعادینا پہلیے ہے کہ تہمیر چڑے ہیں۔ طاہرہ میں - بھرلیٹ کا بھی واجد میاں سمبیا کما کی بوت ہو دریا کے سیسے سے ہو تی "

سے ہے۔ کہ اس اس کی کے دن ایسے می گزندے اسچا کھا تیں اسچا بینتی اوطام کو تو جلیے کس چیز کی کمی ہی بنقی ۔

کو و جلیے سی چیزی می ہی ہوئی۔
دیسے تھی مجودی بگر مزاج کی بڑی نرم تھیں۔ واجد میاں سیند نرمی ہوئے
قوطا برہ کی خاطرہ سب کچھ سہر تین ، نمین بہاں تو معالم ہی دور انتفاء داجد میاں
مزعرت معبودی بہر کھی۔ لکر سارے خاندان کے ایک ایک زدنے ان کی
طرفدا اسی میں اپنا ووٹ دے دیا تھا۔ اور بات باسل طرحتی کر معبودی کو بڑا الجھا
دا اد ل راج ہے جو سیّقر کا کلیج جیر کو تعل بھال لا تناہے اور اسی تعلی کی دوشتی ہے۔
مجودی کا گھر تو دیے۔

كما يا سوجدا - اود إيسے ويور كے واجدمياں أكلوتے بيليے تھے - اس طح ير كھر بحى واجد میان بی کا گھر نفا۔ نیکن بات در اس پھی کہ دونوں گھروں کے آبس میں تعلقات کچھ كشيد هي ي ونون كارمشية عدالت كي دنيام بهيت يكومو تا بوتوموت إبو، ول كى نىڭرى ميں قديس بياد كاجا دوحلتا ہے . مجالى مجانى سے لاا ماققا، ليكن واجزميان اسی بنت عم سے برطاطنے -اب ان کے یاس قدد نول نعمتیں تفیس ۔ خون کارشتہ تعی برا دکام دیجی رسکن ان کی ان دس برا دی الباتی کھینتی برٹیسی دل کی طبح محس وتترسم لمينار كرسكن تفي ادريبي دسوسه واجدميان كي مسكمام شون يرسير

ے دکھتا۔ بہی خوف مجددی مبگیم کو تعبی کھٹل کر سنسنے سے ردک دمنا۔ میکن خاندان کی دہ عورتیں حمضیں داجد میاں کی خوشنو دی منظور ہوتی کچھ اس قسم کی آیں کرتیں۔

ا دن دو دل راضی توکیا کرے گا قاضی یہ

وه عور ترج حضن مجوري مبلّم سے قرب خاطر تھا ابغین مجر تستی دسیتی ۔ ول بين برانك لوكام ؟

" میکن ماں کے آگے لب لل جائے ہیں اس کے "مجوری مبلّم اسے دکھ ہے مہنتیں جیسے اس کی نمبکی کا ماتم کر رہی ہوں اور نبض اوقات واقعی ان کی مشکھیں کیا۔ وزند

جاوجي تم تو كال كرتي موجودي ـ واجد بيخ توب نبي جواينا برا محلا يرسجفنا بوية ظلم صدير وابونائه ورناكيا بنبس كرتاي مان ال دموگ تواولاد ادا دمیون مونے جلی "مستصوری سبکم کی ممدرد" عود تعین تسلیال دستیں -

سورای سایان و بین داجد میان ابنی مجی کے گور بقومیان بجارے جانے گے سجون نے اس ابنایا ادران کی منزلت کی نود و بقو میان میں چاہے جانے کے بڑے ڈھنگ تھے۔ نیا ہذان بھرکو ابنالینے کا ایک ایساط بقہ انفوں نے ایجا دکیا تھا ہوا ج کا ان کے اجدا دمیں تھی کے بس کا روگ مزموا۔ وافعی و بقومیاں کا اعجاز تھا عقلیں جیرا رہ جاتی تھیں۔ زباین گنگ اوک کلر کلر من کیتے دہ جاتے ادروا صدمیا ل تھیلے دسماتے۔

" تھیں ایف ۔ ڈی منان کے پاس سے ہم نے کنٹرول دیٹ پردور و پے پونے بچہ کنے گزیسے یہ کپڑانو یو انتقا ہے

* و بو بھا ان کن داموں کے آئے امّی ؟ "

" ایک دوبه چادات سے لے آیاہے غیا صرف ایک ردبیہ چادائے گزیے

" آد ہے کو آدھا فرق امی"!!

" إن بيًّا إن _ بِلْكا بوشياد ہے يہ لاكا منى سے سونا الله يے گا =

الشروج مجانی آب کتنے الجھے سے ہیں۔ طاہرہ آبا توبس تھا تھوکریں

کی اتی لا

ا در دا جدمیال اینی تعربیت و توصیف من کولاج سی کی طع محاتے ربہت انحادی سے اس دا ذکا افغار کر دینے کہ انھیں اشٹے کم داموں پر کیٹراکس طع وشیاب ہو جا تا ہے۔ خالاای بات در اصل برہے کہ کیوے کا بوسیے بڑا تھوک ہو باری ہے ناموہ ن لال اس سے میری زمانے سے لاقات ہے بلکر آب دوستی سجھنے ۔ بلکر اس سے میری زمانے سے لاقات ہے بلکر آب دوستی سجھنے ۔ بلکر اب میں آب سے کیا چھیا کوں بے جاداموں کی ماآ دی ہے ۔ ابنی کمپنی سے آبا کو کھر کرمیں نے اس کو قرض دوایا ۔ نبی اس اسی دقر سے اس نے کیوں کا دھندہ شرع کیا اور دیکھتے و بیچھتے آج شہر کا بڑا ہو یاری بن بھیا ہے ۔ مجھے دوسالا کر بھا کہ سے دیتا ہے ۔ ایک بیر کھی منافع نہیں لیتا۔ "

" ترسے بھلا کیسے منافع ہے گامیاں - تمہاری جو تیوں سی کاطفیل ہے جو آج دوستی ہو تیوں سی کاطفیل ہے جو آج دوستی ہو آج دوستی بی میٹا ہے۔ خالہ بھی دا جدمیاں کی تعریفوں کے بل با خصیس اور مجمودی مرکم بھولی ناماتیں -

مچورنا زان بورس واجد میال که اس کارنامے نے بلک بھیکنے کک وہ شہرت بالی کرکیاصاحبزا دے گاندن اور کیا سیال ٹیٹون نے و نیا بورس بالی بوگی۔

مین رسیم کے برجاہد دالے نے داجد سیاں کو زممت دی ۔ ادر واجد سیاں نوشی خوشی بر تھی کی ازر واجد سیاں نوشی خوشی بر تھی کی از ارکے آدھے داموں فی کے دبیل سے خوا نوالی کی ہے کہ داموں دلا میں جی کی سے کہ داموں دلا میں جی کے ایک کی سے کہ داموں دلا میں جی کے ایک کی سے کہ داموں دلا میں جی کے ایک کی سے کہ داموں دلا میں جی کے ایک کی شرک ادنے یونے دلادی ۔ دہ توخر بدار کی قوت خویدس نے جواب نے دری ۔ اب معلاؤک کھانا چیا سب جو جو دکراس نے دیا اور داجر میاں ضدم نے تن میں مدمت فویش وا قادب سے فرص جو معکواس نے دیا اور داجر میاں ضدم نے تن میں ضدمت فویش وا قادب سے فرص موتے دہے۔

ں وافقی واجدمیاں کو اس کا میں ملکہ تھا۔ آئے ون مخلف قسم کے بوبارا و سے منا جلنا ؛ اٹھنا ؛ میٹینا ؛ کیموال کے ایسے پار کھو کہ کھی نہ جو گئے ۔ زندگی کی ہر جھوٹی بڑی ضرورت ایس قیمت میں فراہم کر دیتے جس کا تصول کسی دوسرے کے لیے ان دا ،وں میں مکن ہی بد نفا۔

چیون مانی تعی مجودی بیگم کی چیونی افت خیب و دامید میان کا طاہرو سے اطراحین مانی تعین میں میں استعام اس معاشقا کی اعفوں نے برسی کی تفی اطراحین ایک اس کے ایک دن واجد میاں کی اتی نے کام سے واجد میاں کی آئی نے کام سے ایک جیمانی کے گئرواجد میاں کی تجیمیا۔

ا دل افوالندسى بعیل حکم می ده بیط گئے۔ مامون نک اتف کاپیام بینجایا۔ اوٹ کے تو ماموں نے جائے کے لیے دوکا۔ ممائی نے ابیف نئے ٹی سیس کی نمائنش کے موقع کو غیرمت مجمع ہوئے ہی داجدمیاں کی وادات میں کسی افعال صفال بورس کیا۔ لیکن داجدمیاں تو بس کسی ہمی ایمی چرزکے رسیانتھ۔

ئى سىئ ائنيس لېندا يا اورائغول نے دل کھول كرما نى سے اس كى نقرىيت كى - جىپ قېمىن ياچى لۇما ئى نے تيمىيىس د دىپے بىٹلائى -

واجدمیاں پر تو بس کی ہی قارگئی۔ جیسے ان کے اموں کو کسی نے ہزاروں میں ٹنگے ندا ہو۔

"كيا قيمت بنائى مانى جان آب نے ؟" الخوں نے جيبے اپنى حبگر سے الجبل كر يو جيا۔

وببس يمريح روينه سيال م

و سے بہت تبت دے دی آب نے !

مان نے کچھیں بجیں ہوکر کہا ۔ قدکیامیں تم سے بھوٹ کھوں گی ہے۔ واجد میاں سفط سے نہیں یہ بات نہیں۔ آپ نے کسی ملادم سے تونہ میں گا!! " نہیں بھٹی میں خود آج ہی لے آیا ہوں "۔ ماموں سے میں بول انظے۔

" آج بى خريدا ب آب نے ؟ " دا صدميان في مزيد تصديق جا بى -

ساج ہی نہیں سکر ابھی ابھی لائے میں بہ سمانی نے تصدیق کی۔ مق محرفدی والیس کر دیجئے " واجدمیا سف اصراد کیا۔

م کو چیرور ن وا بس رُ دیجے ۔ دامبدمیا ن سے اصرار ن * اُنٹر کیوں جبئی ماموں نے مجد بے کل ہوکر یو سچا۔

۰ میں بھی ٹی سٹ صرف سترہ روبیے میں این ہی لادوں گاتہ واجد میاں پہلے۔ * سبح 'یو

" جي إن تعلاآب سے جوٹ كرسكنا موں يہ

من ہوں اس مہت ہوں اس مہنیں وصلگ ہے کوئی جرزشریدنی ہی تہیں انی طعمگ سے کوئی جرزشریدنی ہی تہیں انی طعمگ سے کوئی جرزشریدنی ہی تہیں انی طعمگ اب سیان نے ایک نے سے ماؤی میں اس میں اتنی سادی اِنین ابنے شوہرسے مخاطب ہو کر کہ دیں۔

مامول نے فی سیٹ ڈیتے میں بہر کر بیا۔۔۔ قو داجد میاں کہنے گے۔ چلیے میں عمی سائھ ہی حلبتا ہوں۔ آپ سے بیسے وہیں لے لوں گا اور آج دات باکل ہی فی سیٹ خدمت میں بینچا دوں گا۔ میں انجمی آپ کو لادیتا البکن جس دو کان سے جھے' لینا ہے وہ بہت دور ہے اور مجھے دوسرے کام بھی ہیں اس دفت ۔ ماموں نے فی میٹ دالیس کر کے واحد میاں کو منزہ دویے دے دیے اور نور دیے کھ کر کر بیوی کے انفویس رکھے تو دہ نوش ہوگئیں۔ کینے لکیں واجد بڑا محلہ اور بیادا لولکا ہے۔ بڑا کا دوباری۔ بڑا لال بیلی۔

ادر ببیادا لود کا ہے۔ براکا دوباری۔ برالان ہیں۔ میں اپنی نندسے کہوں گی طاہرہ کو بھیٹ پٹ اپنی بیٹی بنالیں۔ ادھر بجلی کے سوئجے آن ہوئے ہی تقعے کہ واحد میاں سکر آتے ہوئے بینچے۔ باکل وہی ٹی میدٹ سرما تقریبی سٹرہ مدوبیے کی باضا بطدر سید۔ مان نے کے لگا کر بیٹیائی جوم لی " میں اب میاں جھی خرید دل گی تمہار کا مشودے سے خرید ول گی۔ یہ تمہا دے ماموں قریس گھر کا دیوا لر ہی نکال ویں گے " باورد اجدمیال مبیٹے کہاتے اور کسکراتے دہے۔

اورد اجد میال بیستے لجانے اور سکواتے دہے۔ کوک مجتے ہیں شرم و میالو کیوں کا ذیو ہے ۔ اسکن واحد میاں نے بڑی چاؤسے میں زیورغود بہن مرکھا نفا۔ شرم ان کا مزاج متنی تومیاان کی فطرت اب شرم وحیا کے ان پرووں سے ماہر کل کرطاہرہ تک ایک حبت میں بہونچ جاناان کی فطرت کے مفاقر تھا۔ ان کے مزاج کے مثافی۔

کی فطرت کے مفافر کھا۔ ان کے درائ کے منافی۔
کی فطرت کے مفافر کھا۔ ان کے درائ کے منافی۔
میں آپی آپ بھیلتا بھولتا دہے۔ اور ادھراس سفنے سے یو دے کی آبیادی کرنے والے
میں آپی آپ بھیلتا بھولتا دہے۔ اور ادھراس سفنے سے یو دے کی آبیادی کرنے والے
میں آپی آپ بھیلتا بھولتا دے ہوں کہ جوا کا ہر سردگرم جھونکا ان سے مس ہو کر تھیں
جھوئی موئی کی طبح مرجعا دے قوجمت کا بدوان چر مفامو ہوم۔ آٹوش ہو ابھی ہیں۔
علیم میں کی مہلیوں نے خود اپنے کا فوں سے سنا کہ طاہرہ سکیاں بھائی سے کہ
دہی تھی سے السرد امید بھائی کا نام لے کر آپ جھے کیوں بھیلر تے ہیں ۔ دہ قوم

سكے بھائی ہں۔ سگ _ گے بھائی " اورمكين مجانى كيهرب يركليان سي كفل كن تقيين-مسكيين بهان بيار يألخ مبتول كي الحلي بري يادي زا دسفر كي طوريرا يف ساتھ لے آسے عظے ۔ اس فن انھیں موطول حاصل تفاریخ برکار کھلاڑی تھے۔ طامره صبي الرك وسرطيوكي حك كواجالو سكابيا سمحوم بطيني تقي مسكين مسال كى سرج لائت مين موش وحواس كهومجي - المحصيل السي خيره مومين سيسيم في مراكي الشرويج بجبيا قوميرك مك مح بجاتي بن يُه " الشروا جد معباً قوميرا مك كالحالي سي " ایک بار توا بیاتی ہواکر داجد میاں کو طاہرہ کے یاس بھا ہوا دیکھ کرسکین میاں نے کتے کے آتے طاہرہ کو چھڑا "میادک میادک " مُ اونی کے وہو تھیا تومیرا سگا تھا کئے ہے " " كيول توجه ناميراسكا بمعانى ؟" اورو اجدمیاں کے بیروں کے نیج ساری وحرنی ، ڈول کر رم گئے - یا التر يه كما موگ طابره كو ؟ میرید در تن فاندان بمرک فدموں کے نیجے دول گئی کسی فطاہرہ سے سدر دی کی بحس نے بے دفائھرایا۔ مدروں کی سے بوری سہریا۔ "سنتے ہو بھتی _ بھوری بگم کی لاڈ فی کے کرقوت _ داجد میاں کو تقیقی بھانی کہنے لگی ہے اور وہ بے پیادا ہے کہ آج نک اپنے سینے میں الادم سلكام خاندان بوكاكوراكك الوكيلين الافكيلين الموراب

"كياكر في تحبلاً من انتظار من كوئ عربتا في سے قورا و واحد ميال الاؤ ملا سے دكھيں يا أنش نشال سين ميں باليس و طاہره خود كھي ؤاكي حبنى موئى تھي سے سالا وُكي آئى اُنگار سے تھي قونہيں رہتی - انش فشال محصط بھي تو بڑتا ہے ديكن اس حلق موئى عبش كاكيا ہوگا جس كے شعلے اپنے ہى وھۇيس ميں هيب جاتے ہيں يا

مسكين ميال في استعلى بربيادكي أنى بايشس كي كما موش كونيليس بجوث

ں۔ بھوری سگر بس کر کرد کھیتی رہ گئی۔

مسكين ميال امرت ميت إدل كى طي ميعات و و " أو ط كري سے ادر بادل بھٹے و کو اللہ اور ميار ميار كالى اللہ اور بادل بھٹے اور بادل بھٹے و کھتے وہ گئے ۔ سب كے سب د كھتے كے وسكتے وہ گئے ۔

فاندان بو کے پہنے واحد میاں بھوری سیگم کے داا دند بن سے۔ ان کی بیاد کی المهانی کھینی برواحد میاں کی اس نے کھلے بندوں مڈی ول کی طیح بلغا دمجن فہیں کی المب نے کھلے بندوں مڈی ول کھی مبیقی فلی وہ فہیں کی المبین کی المبین کی فطرت میں شرم وسیا کا لبادہ اوڈ معرکر جو بزول تھی مبیقی فلی وہ بھیا ہوئی تو واجد میاں کی اس می فیات کے بیستے میں جھیا دی تھی میں کا اس می اواجد میاں واجد میا

" کیوں رے نو ہے نامیرا سامعا لی ۔!" لیکن بنلش میموری سکم کے دل میں جلیے باگریں ہو کر رہ گئی۔ تحيياكما وبيوت والاولم تقريب كالكيا تقارنها فدان بحرمين جس ك مؤشياري سے زیادہ س کے کا مد بار کی دھوم تھی ایس نے سراس شخص کو سال نظامس کو بھوری بمگرنے اینامجھا۔ خاندان بھرک عفروریات اس نے اُوسی تیتوں میں زاہم کیں جس ككرسي كل ما تالم تقول لم تذليا جاتا أكليا نعاموش شرميلارا-

بعوری بیگم کا منی کر دوجانیں - اس کی بائے رنگ بھائے کہیں طاہرہ کے بسے بائے گوگو۔

طاہرہ کے بیے ببائے گھر کو آؤ ایک وائے گئی شہیں۔ ان واجد میاں اللہ ہی اندرابیے بیٹھنے سے بھیسے مٹی کا گھروندا یا نی پڑنے میں جسطے بھاہے۔

ا کمیدون و محوری مبلکم سے ملئے آئے قرطام و سفے این نئی ساری الخبیں د کھلائی جووہ پنینے ہوئے تھی۔

وتج بھیات یر کبن نے میرے بلے مبتی رویے میں دلائ ہے اوج میاں مادی دیجہ ہی د ہے تھے ارتھوٹے ماموں کو سکے۔

ا داب الم كرىعدسب اين اين حكر مطير كية تو واجدميال مفسادى كا ير لا تقوم لے كرينور و كھا۔ برت تغريب كى _ بوراست سے كھا _ بعنى تعبين دویے بہت دے دیے ملکین فے ۔ باسی بوسی سے ذیا دہ کی بہیں ہے۔ " تولوطاه دل اسے وطاہرہ نے وجھا۔

" بالكل لوطما دو تعبتى "والعيد ميان بو ك-

" تو لاد مع الما المجيآ إلى من رويد من "مطاهره في مزيداطينان كرنامال-

" إلى مبئى لا دول كا يُ

ماموں یے میں بول اسطے میں میں میاں جہاں سے لائے ہیں اس دو کا ن کا بنتی تلاکر الخیس کو دے دونا ہے براس سادی کو لوٹا بھی دیں گے اور الیمی ہی دوسری لابھی دیں گے "

" علىك ب الليك بي واجدميان بدا-

ماموں مجنے لگے ۔ وجو البتیں یا دے نا ہادائی سیٹ لوٹا کو تم نے فوروج بجائے نفے یہ واجرمیاں نے شراکر نظریں جھکالیں ۔ پھراس طرح ترف کرماموں کو چھا جیسے جھ کہ دینا جا ہتے ہوں ۔ لیکن جگر تھی مذکر ہے ۔ یہی مذکر سے کے میں بنے ہی گھریں اوط لیا گیا اموں لیکن جھے نہ آپ نے بچایا ربھودی تھی نے۔

ہی کھریس اوٹ کیا کیا امول میں بین بیٹے نہ ائب دیجا یا زعبوری ہی ہے۔ طاہرہ نے سادی بدل کرنٹی سادی ولادی وہ اعتریس لے کر اٹھے اور جھا ہے سے با سرنعل گئے۔

اموں فے کہا " بھوری" دیجا تہ فے دہ آب دیرہ ہوگر بھاگا ہے بہاں سے ۔۔ بڑا ہے ذبان مالو کا ہے جی تجیب سرکتیں کرتا ہے ۔ خافران بھرمیں چاہے جانے کی خاطراس فے کبا کیا بہنس کیا ۔۔ اور ماموں نے فررا چھک کر بھوری کے کا ن میں کہا تھ ہے گیا تھا ہے کہا تھا ہے ۔ بہیں کھی مصنا کے ناموں " طاہرہ نے یو بھا۔

" کچونهنس بیٹی ۔ میں کھرد انفاعجیب احمق سالوا کا ہے ۔ ایک بار میں نے ایک فی سیسط بھبیس دویے میں خوید انتفا۔ اس نے کھا بہت میکا لیا ہو سترہ رویے میں ملتا ہے۔ بس اتنا سنتا نفاکہ تہما دی مانی گئے کا بار موکمیں کہ جا و کوٹا آو فوری ۔ میں دا جد میاں کے سائند سی جا کروہ فی سیسٹ لوٹا آبااؤ ستره رویے انجنبس وے دیے کروہ ایبائی لادیں۔ اسی روز واجدمیاں نے فی سیسے بہت اس دوکان سے فیم فی سیسے بین اس دوکان سے فیم لیا اور کمی کے بیسے جیب سے نوو پورے کر دیے۔ مجھے یہ بات کھ ون بعداس وکان والے نہ بال فی کروہ فی سیسٹ وہی صاحب خرید لے کھے جو لوٹاتے وفت آب کے ساتھ تھے اور میں بس شن ردہ گیا۔

ء أيبا كيو*ن كيا مامون سيسه طاهره بني سوال كيا-*ر

ریس ایر در کھایا۔ اور کو کھایا۔

م لب الشروطابره كامخه كلف كالحفلاره كمار

· تواتی الفوں نے جو کیڑے کم داموں میں "طاہرہ 'مجبوری سگم سے خان

ہی مونی تقی کر اموں نے بیج ہی میں است کاط دی۔

"اب يون سربات في مترمين جانا بمي كيا ضروري به بي

بحرود م محکم کا کو سبس بڑی _ انترو ہو تعبیب ا مامو سجم سنس بڑے ادر تعبوری کم مجمی -

مورتى

معلی بواکسنے اسٹی السلے اسٹین ماسٹرنے ایک میں اباکے نام دادمین مجوان میں اباکے نام دادمین مجوان میں سے سیرے ہوں الرکھے اس کے میں کرمین تصور وارنہ تھا آ وہ تصور میں قد من اسٹین اسٹین اسٹر ہائی سرکات و سکنات بریغور نظاد کو دیا ہے ۔ اس لیے ہم نے اس کے کھرکا طوان پہلے محفاللہ مکنات بریغور نظاد کو دیا ہے ۔ اس لیے ہم نے اس کے کھرکا طوان پہلے محفاللہ مکنی کردیا تھا۔ بھرجی بی کاک اک اتا تو ہم کس رکسی بہانے اس کا ساتھ و سینے برائل ہوجاتے ۔ برکا کی ہما دا بڑا پیادا دوست تھا۔ بڑا زیرہ دل ۔ اس کا نام مقبال دیوں سنٹی مارس بیلے جس کی بھی دباتے نام ان کا تھی کے دوی سنٹی مارس بیلے جس کی بھی دباتے نام ان کا تھی کا دوست سے بہلے جس کی بھی دباتے نام ان کا تھی کے دوی سنٹی مارس بیلے جس کی بھی دباتے نام ان کا تھی کو دیوں سے بہلے جس کی بھی دباتے نام ان کا تھی کا دیوں سے بہلے جس کی بھی دباتے نام ان کی کھی کا دوست سے بہلے جس کی بھی دباتے نام ان کا تھی کا دوست سے بہلے جس کی بھی دباتے نام ان کی کھی کا دوست سے بہلے جس کی بھی دباتے نام ان کی کھی کا دوست سے بہلے جس کی بھی دوس سے بہلے جس کی بھی دباتے کہ نام ان کی کھی کی دبات کے نام ان کی کھی کے نام ان کی کھی دبات کے نام ان کی کھی کی دبات کے نام ان کی کھی کی دبات کے نام ان کی کھی کھی دبات کے نام ان کھی کھی دبات کے نام ان کی کھی کی دبات کی دور کی دبات کی دبات کی کھی دبات کی کھی دبات کی نام کھی کھی دبات کی کھی دبات کی کھی دبات کے نام کی کھی دبات کی کھی دبات کی کھی دبات کی کھی دبات کی دبات کی کھی دبات کی کھی دبات کی کھی دبات کی کھی دبات کی در در اسٹی کھی دبات کی دبات کی کھی دبات کی دبات کی کھی دبات کی دبات کی دبات کے دبات کی دبات کی دبات کی دبات کے دبات کی دبات کی دبات کی دبات کی دبات کی دبات کے دبات کی دبات کے دبات کی دبات کے دبات کی د

د بوی سنگو کے والکھی اسی مقام پر دیاو سے اسٹینن ماسٹر ہی سنھے۔ اس کا تباولہ

چونکر کہیں دور دراز موگیا تھا اس بے اپنی ہیوی بچوں کوفی الوقت اکفوں نے مہیں بچوڑ کوفی الوقت اکفوں نے مہیں بچوڑ دیا تھا اور نو دیا رضی طور پر اس نئے مقام پر بیلے گئے منفظ ہجاں ان کی تعینا نی عل میں اکن کھی اور وہ اپنے شاویلے کے بلے کوشاں تھے۔ ویوی تنگیر کا ایک بچوٹا بھال بھی تھا جو ہیہیں ٹارل اسکول میں پڑھنا تھا۔

تحصی اوسه کرنی کاک کے اہ کا تباولہ ہوا قریم ہے اہتمامنوم ہو گئے تھے
اور جب گرما کی نقطیلات یہاں ودھان پور میں گرز اکر جب ہم اپنے اسٹ کا لیم کو
اوٹ نے لگے تھے قوبی کاک جھوسے جیسے گیا فتا اور ہاری آئیمیں بھیگ گئی تھیں
الیکن تھے اس نے فور آ ہی خطسے اطلاع وی تھی کہ اس کے والد فی الوقت اس
کے بھائی اور ال کو بہیں بھی وٹر رہے ہیں جیونیکر و و نیا بقام ہماں اب ان کا تباولہ
ہوا ہے ، بے تد کھیے وہ وہ ب

اس وقت وابس جلاجائے۔ بجیت کوئی بچر نہیں ہے، شام ہوگی قودہ فودگھر کوٹ آئے گا جیراسی نے بس ویہ شیس سے کام لیا تو دہ اور برہم ہوگیا۔ کہنے لگا جمٹریٹ صاحب سے کہنا کہ کھڑھا حب کے لڑکے نے بچھے ڈرا دھرکا کر بھگا ویا کرمیں سائے کی طبح مجیب میاں کے ساتھ نر دہوں۔ یہ اتثارہ میری طرف تھا۔ آبا کلگڑتھے۔ آب مجھ کئے ہوں گے ججیب سشام کوجیل قدمی کے لیے کلاتوا کے۔ جیڑاسی اس کے پیچھے پیچھے اس کی دکھوالی کے لیے دہتا۔ خیصا حب جب بیچراسی بیٹراسی اس کے پیچھے پیچھے اس کی دکھوالی کے لیے دہتا۔ خیصا حب جب بیچراسی بیٹراسی اس کے پیچھے کی با نہ مکر کو کراس کو اپنی طرف کھینچا اور اس کے سینے سے جینچ کو اس کے گا توں پر پیچا چرٹ کوئی و سے تبیت کو دیے۔

سے بیچ مرا سے و وں برجاجت ں وہے بیس مردیے۔ مجتب کاحال دیدنی تفا۔ کوری دیکت سرخ مواحقی تفی ۔ اس سے بہلے کدوہ احتجاجاً کچھ کہنا اخود فی کاک نے اسے جھاٹر بتان ۔ کہنے لگاکراب کھی وہ ملنے سطنے میں عور توں فی طرح ستر اے گا قو بھرے با ذار میں اس کے بیاد لے گادہ۔ مجیب نے ایک ٹرم می مہتی کھلکی گائی دی اور اس دن سے بنے تکاف، موکیا ۔ اور دانعی ہادے ساتھ جوں جوں اس کا اٹھنا بیٹھنا ذیادہ ہوااس کی نسائیت کم مونی محتی ۔ یہ فی کاک کاہی اثر تھا وہ جمیب کی شبنہ کرنا رہتا۔

بیماں بات برہ کرجب اس کا نام دیوی سکھ ہے نوبیں اس کا ان کاک کیوں کہر را ہوں۔ دیوی سنگھ اپنے گھر میں دیوی ہوگا، یا دیوتا، یا سب مجمد ہوگا۔ ہما دے لیے قودہ بس ان کاک تھا۔ ہم دوستوں میں اس کی شخصیت سے بعادی انھر سنگی تفی، تو بس اس ایک نام سے سے سے سی آپ کو ذراد صابحت سے ساری باتیں سنادوں، قونو داپ کو دیوی سکھ، بی کاک ہی کے نام سے عملا گے گا۔

كالج كابر كل ندر اطالب لم سبك وقت دومصاوح يزول كارسا كفا- ا مكب کتاب اور دوسر<u>ے حور</u>ت عورت کہیں دیے کسی دوب میں ہمی عمر کی وہ اس کوائیں نظوں سے دیجینا جیسے وہ دیکھ نہیں الم ہو ملکہ کیٹے فوج رہا ہو یعو تکیں بھی اس كى نظور ك واركو فورى محوس كرنتي ا ورلجا كرسم في كمر مرة جأني بعض اليي مي بونیں بوسینہ ان کر ہرواد سہینے کے بیانی او ہوجا تیں مکی تھی تھی اسے ایسی عورت سے تھیں ما بفتہ بڑجا تاجس کے صبحریہ بی کاک کی تیمبتی ہو نی نظروں کا کوئی اثر ہی نہونا ا در استے محسوس مُو : ایجیسے اس کی نظاوں کی کرنیں سو ئیا اس بن کر آنگھوں میں وهنسر مہی بس للين مودني تو الك السي عورت تفي ابو بهلي ووسري او زميري شق بيس تحبیر مبی شامل نرکی جاسکتی نفی ___ و ۵ توایک بیلتا بیم تا ایبا بها دو نفی حب کااثر مردير كم فوداس كى ذات يرزياده بو تا تفاكونى مرداس كو دكي على الم ويكي وه نود كسى مردكو ديكي كركيدينه بيدينه بيوسكتي فنى - في كاك اس مودني سي الكحيس المواف فتشمين بتا ہوا تھا - اس كوان باصا بطرر ياض كونا پڑتا تھا- ميں نے اپنے بنگے کی بائمی پرسے تن بار اس کو کھڑی دو بیر میں سبٹ نگائے یا ن کواس شنکی کے ينج بيرون كوا ابواد كيما تقا ابويورن كي وريح كرسامين تقور سفاصل

پرهی فظر بادی کایرسلسله اتناطویل بواکه بی کاک دات دات مجر میاندنی
مین کلی بود که دیل کی بطروں پر مبطیامور نی کو تا کاکرتا - بانی کی منکی کے فولادی متعطفہ
کی اوط سے اس نے نظارہ بازی کے ایسے ڈا دیے بناد کھے متع کرمور نی کو کرت کی ایک ایک چیز آسانی سے نظر آسکتی تھی اور وہ مجب بچمپ کرمور نی کو چلتا بجرتان والبيضابوا لياموا ديجرسكتا تقابه

مود فی کو فی حسین عودت نہیں تھی۔ نسکن سجل عزود تھی، اس کو و سکھ کر کھلے پاگلدان میں ہے ہوئے بھولول کا خیال نہیں کا تفار مجبولوں سے لدی کسی اسی حکفی میل کا خیال صزور کا نفاج کس کمزود درخمت سے چھٹ کررہ ٹنی ہواور جس سے کوئی انسانی الحقائ تکے مئس نہ مواجو ۔

مورنی سے بی کاک کی داہ درسم مراق فراق میں بیصورت اخست یا رکھی ذر

ف كاك كے والد كا تبادلہ مواتو نيا استين ماسرودهان پورايا-اس ك سائة المآبينا مذكعاده كيونة أواس كالبيتي ليوى تلى ومهادي بدن كاجوان آدمی نفائمیکن اس کو دیچرکرایک ایسے ساٹٹر کانعیال آنا تقابو پٹریوں کے بیجے ں پیج يمكما لات موك دبلوك الجن كرمائ كراا بيف شاب سرب أخبر وكرا ال وه برا الم سخن عقا - اس كي مو تحصير عبلي بهو في تعيين ، بالحل اس كي عبلي عبلي خورب كي طرح - ده را پنے گھرسے کل کرریاوے اسٹیش مک جا انظامی اس کھرے ہے لوگوں کو اس طلح مختلصوں سے دیکھنا جسے میں انداز نظراس کی ویو ٹی میں شامل ہے۔ يم لوكول كواسيف كموكا طوات كرت بوئ ويحد ويحد كوكفي اس كوم مت مذ بوتى عنى كمجى بمس نظري بياركرك إلى الفات بعا كافنست إ زرس كرے - دوال طرح مجوب سابها أب برابرس كرز رجا "المعيد بم سع ورقة ورقد ابنا كرمارا

مودن کی بال بڑی تیاست کی تقی۔ ہم اس کو کو تیں سے یان بر بر کر اے

لے جانا موا دیکھنے اور دیکھنے ہی رہتے۔ زائعی پرمنظرد کھینے ہی سے تعلق ر کفتا نفا ، آب نے سکل میں مورکو ناہشتے ہوئے تھی وسکھا ہے ؟ آ یہ نے برن کو پوکٹر می بھولتے ہوئے تھی دیکھا ہے ؟ مور نی منط دومنٹ کے وقعے سے ير دو نول منظر كي بعدد كيرسي سيش كرنى - وه ايني ميد في سي خويهورت سي ببتیل کی مشکی ایک مجلو ملے سے دوسری ہو کر کمریز کانے کے لیے اٹھالیتی تواپیا معلوم مو"نا ، جبيه معيلون سے لدى موئى ممنى حضّے بيضّے رە گئى سبے ۔ يا بيروهنگ دول كر قوط كئى سبے __ بجروه مطلق كو كو طبيح كاسهارا ديد كچيراس طرح عبلتى بييسه مورنى مبيك مين ناج رئبي مو، ويوى سنگونے أسى خرام نازير قريفية مؤكر اس كانا مرمور في دكها عقا - مم مرابرسي كرن رني موت اس كواس است احاس دلاتے كەسم صرف اسى كے ييے بهان ميكر نگات يون بين ، توده ابنى متوالی بیال اسطے کھول ما تی جیسے مرفی جو کرم ی مجمزنا بھول مات ہے۔ اس كِي كَاكُر سے يانى تھيلک تھاک كو جب گر آنواييالگتا سِيب مورنى كى مارى تى سوكلى در فى براجنادىن كركر دسى بدر

جب سے دیوی سنگر نے نئے اٹیشن ماسٹری بیوی کومور فی کانا) دیا سم نے اس کو بی کاک پکا رناشروع کردیا۔

دیا جہم ہے اس ویں اس بھی رہا سروں ہردیا۔
مینسی منسی میں بات کچھ اس طرح جلی تھی کہ دیوی سنگھ اور بحریث مام
کو میرے یاس آجانے ، سم تینوں جہل قدمی کے بیان تکلتے توہمیں یا فی کی سنگی
سے ہوکو گؤرنا بڑتا۔ مسکن کے سامنے سی نیٹے اسٹیشن ماسٹرکا کو ارٹر بھا۔ بم
سیا ہوکو گؤرنا بڑتا۔ تو دیوی نے ٹہو کے دے کو ما دی تو جہ ورنی کی طر

میدول کرانی 'جو اسینے لانیے بال شاؤں پر کھراہے انفیں کھٹاھی سے مجھا رہی تنی کیا فی کی تنگی کے بینچے کو دلیوی نے کہا آبایا اب میں پیمال سے ایک قدم الكرينين جلين كالم متت مواويم لوك مي مهرو، ورز جلية بنوي میں اور مجیب کھوٹس و مہشل کے بعیدا کے بڑھ گئے تو ویوی اطریان سے ور ادر بیب پھر پر بیٹھ گیا ہم نے پچھ دورباکر لمیٹ کرد تھا او دہ تھوٹے مجو المنكرا عُلَاكُونْكُ كيني الك التفل سي رفط كي كثيري بوك يان مين آئین قرت سے ادر اعقا کہ آواز ممیں تھی سائی وے رسی تھی۔ طاہر سے کہوہ الثيثن ماسترك ببوى كوابن طرف متوجه كرر إنظائبو كعرك مبس كعرف زلفين سلحها اس ك بعد كيد و ف كك بمادا يمعول بوكياكيس شام بول اورباني ر كى منكى كے ينبيع جب بنينے . ايك دودن قوده مهيں ديجيد كر كھي كورل مي هي دردا ک اوٹ میں آئم کوری ہوتی ۔ لیکن پھر ہمیں دیکھتے ہی وہ مجھیب مبانے لیگی ۔ کچھ دیر منظرا بن ك ببدتس ادرمجيب والمكركم برعوجان ويوى وببروه ادبنا- بيمر تقوش وبرك بيده ويملى أكريم مين شامل موجات اليكن جيب تعيى من الراطنين اور فانخانه - مجب كو يهم اكم تهاد سے ليے توكسى عورت كوبس ايك نظرو كيو لیناسی بست سبے ۔ اس کے بعد تم اسے اپنے تعقد میں لالاکوٹر اب کرتے ہو۔ تهاد ب في الجركا لفظ بعن سب - مين كمي ير نظرير ي ادر اسي شب مال موليار وه كيم مكر تا عيم شراتا ، توديس محك كراس كيكان مي جماك مودني كى سائفىيسلوك ذكرنا دە يىرى بىت اور داقعی اب وہ بھر پوراغتماد کے ساتھ مورنی کو ابنی کھنے لگا تھا۔ اس خوش اعتمادی کی وجہ صرف بیتھی کہ مورنی پانی کٹ سنی سے مبرے اور مجیب کے بیلے جانے کے بعد حب دیوی کو تنها کھڑا دیجھ پاتی، تو اس کو پھیب بھیب کر تھا کہ دکھائی۔ بعد میں تو بات بہاں کہ بینچی کئی کہ دیوی خود سمیں منع کہ نے لگا تھا کہ سم شنعی کی طرف مذہ کیس ۔ اس لیے کہ اس کا دومانس ان دلوں شباب پر سے ۔

طرف دا ہیں۔ اس بیے کہ اس کا دوا عن ان دیوں سبب برہے۔ اس پوری دو ان مہم کے کرنے کا سہرا ہو نکہ دیوی ہی کے سرجا تا تھا۔ اس بیلے ہم نے بلاانتحلاف دائے اس کو اپنا ہمیرو تسلیم کر لیااد داس کے راستے سے مرٹ آئے میں اس دن سے دہ نی کاک بچارے جانے لگا اور نئے اسٹیشن ماسٹر کی بیوی کو تو اس نے مودنی کا خطاب وے دکھا تھا۔

ن ہوں ہو ہوا می ہے ہوں خطاب وے رہا تھا۔
دیوی اپنے بڑھتے ہوئے نعلقات کی رو وا دیمیں مناتا - ایک ون
اس نے ہمیں بتایا کہ اب تو باضا بطر سلام و بیام بھی ہونے گئے ہیں۔ وہ کہنے لگا کہ
بہت جلد بہارا بی کاک، مور فی کے سابھ سرجو اگر مبھیا اس کھڑکی میں سے مردونوں
کو اشارے کرے گا اور تم دونوں پانی کی شنکی کے بینچے کھڑے میری قتمت پر شک

سیا کروئے۔ پی کاک تو فتح مندی کے ایسے خواب دیکھ رہا تھا اورا وہ زئے الیشن ماسٹر نے ابّا کے نام ایک چھی بھجوا دی تھی جس میں اس نے بی کاک کی اور جمیب کی محیت نسکا بیت کھی تھی کہ بید و نول دن اور رات کا بیشتر حصّہ اس کے مکا ن کے اطراف کھو شنے اور اس کی بیوی کو نا کھے اور اشار سے کرنے میں گز استے ہیں راس نے ریمی کھیا کہ آپ کے صاحبزا دے جب تھی تھی ان لوگوں کے ساتھ ہیں راس نے ریمی کھیا کہ آپ کے صاحبزا دے جب تھی تھی ان لوگوں کے ساتھ دی کہ یہ لوگ میر گھرکے سامنے آمو ہو وہو سے ہیں۔

ابا نے بچھے بلایا تو میراعالم دیونی تھا۔ ایسامعلوم ہو تا تھا کہ زمین نیجے

ابن نیچے کہ میں دھنسی جا دہی سے اور میں کھی اس کے تعاقب میں بلندیوں برسے

پیولا نگ لگا کہ یہ ہے آر ام ہوں۔ مجھے یا دہنیں کمیں کس طبح ان کے سامنے جا کہ

کھڑا رہ سکا۔ ایخوں نے اسٹیٹن ماسٹر کا خط میری طون بڑھا دیا۔ مجمس نظم لئے

کو تاب رہی ۔ ایخوں نے کہامیری طون و کھیو۔ میں نے دہ کھینے کی کوششش کی۔

وہ کھنے گئے۔ نہا دے دوسوں کی بری صبحت کے تعلق سے تجھے سو بینا بڑھے گا۔

یہ بایش کملیف وہ صد تک فری ہیں۔ آئندہ سے میں اس قسم کی کوئی شکا یت

ہیں سنوں گا۔ جا دیر موط بڑھ اور کن افوس ناک ہملات میں بقیل ہو گئے ہوتم

میں نے شام کو خط بی کاک اور مجیب کو کھلایا ، تو مجیب نے فٹ فٹ قسیس کھالیں کر اب محجی وہ یا نی کی منکی کا دمنے بنہیں کرے گا۔ مکین پی کاک سجیسے سپترین کر رہ گیا تھا۔ ایا معلوم ہونا تھا کہ اس کے جہرے پر مہمینہ ہوا کی تكلمتال كھلارت انخا- وہ آج آ مكي ايساوير ازبن گياہے بن نے نو دِرَ ويجو يون ك تحبي صورت كمحبى منبس وتحيى - مجه ايا لكا تبييم بي كاك اواكارى كور ماي -اس حاد شفر این عمز و گی سے مجد ابیار دی دے دیاہے کراس وفت تھی ہماس سے مرد دی کرنے کے قابل خود کو بنائسکیں۔ ممکن اس کا یہ انداز خو دنا تی جھے بكر بي أنهيس . مجيب أو خير توبر استغفاد برا تراكيا تقاراس كي الفغالبيت اس نے بیے سیرین گئی تقی اور و د بوری ایا فراری سے سی سوی د باتفا کراس فراب میں اور کی سے سی سوی د باتفا کراس فراب میں سوچھ کیا ہے وہ واقعی اس بلے فلط تفاکر یہ سب کچھ " بی کاک، " کراسانے ا در ترعیب ولانے پر موانفا۔ درمذاس کا مزاج توبس میں تفاکم عورت کو ایک بار د مکیما اور اینے ذہبن میں بسالیا۔ جب صروَرت پڑی ، زمین کی جار وبواری سے اس کو بکال کو اینے بہلو میں ہے آیا - اس میں ند مدنامی کا خدشہ تفا - د کھی کے عمّاب كا خوف ريس ول كُوجو بها كيا الذكوني روك مدمر الحمت الميره بندِي. وه پھرائین بیاد دیواری میں بنا ہ بلنے کے لیے خودکو آبا دہ کر حیا تفایض نے ان کاک ادر میں اسے جراً بھال کر با ہرکی موامیں مانش لینے کے لیے لے آ کے تقے۔ را می سخید کی سے مجھ سے مخاطب موکو یی کاک کھنے لگا۔ " ميں فكل بى شام كواس كا بيلا وسرايا ہے " " ادراس اسے کو آخری اس سم او " مجیب نے اس کو سمطا-اس نے جو اب میں کچھ کھے کی محامے نماموش سے پیرا کی۔ باریئے التيشن المشركا خط طرها- بمرمجوسي كين لكاكه خطاس دے وول -میں نے خط اس کو و کے دیا البکن ساتھ می احراد بھی کیا کہ صاف صاف

وہ بتاتا کیوں نہیں کہ اس خطاعے وہ کیا کام لیسے والاسبے اور اس کے دل میں سنويكن فسمركا شك وشبر بيد _

نی کاک اب تین سخیده کفا-اس نے دونوں استورندام کر مجوسے مری لحاجت سعمعان مانتكى - اس كو دكه اس بات كالحقاكم وفي كيشو برنے ميرے ا با كوخط لكوكرميري يوزيش مزاب كردى تفى - وه جا نتا مقاكداس يورى دمائي ہم میں میری ادر مجیب کی شولیت قرب ایک حدیک تفی کہ حب فی کاک نے ر) یا دان برطفتی مون مجتند کی بایتر کس می ندسنس منبس کورنا - بحب اس في شورك بلي م في الله سيد عيد الله ويد اس كرسا توبوك تو محيى مور فى كا ديدار محيى كرليا ورمز بنيس - اس يلي كروه اكيلا مر بوتا ، تو مور ن اس ئى سواگت كے بليے مز دروا زے تك آن، مذكھ كى بيں يہ كھوجي

مجھے ٹی کاک کی طبیعت کے کھلٹ دے بن سے انٹی تو نع بھی رکھی کہ الاکے المع ميرى الركبي كوده ال قدر البمت دف كا

میرے الم نفر تقام لینے بر اس کوجذ بابتیت کا شکار دیکھ کرمیں نے بہت زن سے ایجا کراب دہ اس خطاکا اکو کی اور کا۔

اس في رائد من الله الله الله

" مورني كود كالأوّ ل كا يا

مراكر على المارى يوس فاعود في مصيمدروي كي. اب بافى كيا د كه اس خ كون و " اس كرشة مرف كالماسوناكر الميش

كواً و الم يعن كر معن مور في في سارسه طوات كي اس كواطلاع وي سب

" مین ممکن ہے ۔ پہلے پہلے اس نے ایا کیا ہوگا " جینے بھی حایت کر ۔

" اب تم فے کون ما تیراد لیاہے ، جو اِس جہ بکے خش فیمی کے ٹسکار ہوکہ

وه تمها ريضاف ايك لفظ كوني نتبي منهم كي "

نی کاک کہنے لگا، تم اوگوں نے میری بات کا بینین نہیں کیا۔ بچمانو بار، تمہارے بی کاک کے انھیس مونٹوں نے کل میں رات اس کے ہونٹوں کا

رس بیاہے ۔ میں کیا بنا کو عجیب عورت ہے۔ بیب میں نے اس کو بازوں میں لے کر اپنے بطلتے ہو سے مونط اس کے سرد ہونطوں پر رکھ دیا

باروں بن سے بہتر میں باہل مفتدی ہو رہی تھی۔ اس کے سادے دیج دسی آئی تو دو سرسے بہتر مک باہل مفتدی ہو رہی تھی۔ اس کے سادے دیج دسی آئی

کا اگر کہیں مجھے کچھ اسماس ہوا قو صرف اس کے پینتے ہوئے آنسو دُں میں ہو اس کی سند ہی تھھوں کے بوجل ہیو ٹوں سے ڈھلک کرمیری کا اوں کو کھگور ہے

منف برف کے ایک فرد دے سے گرم بانی کے بھرنے کی روانی ۔ وہ کیفیت صرف محسوس کی جاسکتی سے کھی نہیں جاسکتی ۔

ا یا با سرحانے کے لیے تکلے قو بکا یک سماری انجن نا ز درسم برہم برگئی۔ رینے این سی تاسر جو سرمی سرکر اکرشیج بیورمور فی سر کہ در کیال کھیے

دیوی نے جانے ہی آہستہ سے مجرسے کہا کہ آج ہی مور فی سے لول گااور کیے لمبے وگ بھر آم والیجھے کی اوٹ سے گرد رکوا با کی نظروں سے بڑے نکلا ، مجیب تو جیسے زمین میں گو کر رہ گیا۔ مذیا وس میں یا را تھا ، نہ آنکھوں میں ناب نظارہ ۔ توسٹ گویا فی ٹر ہاسلسب موسکی تھی۔ اہا کہ سا سے نہیں گرد رہانے تک معلوم

نوت لوپانی نوباست موسی هی - ایا ندسا سیمنط در رجای مدن سعوم منبعی کفتی ایاملی مجیری بیراتی شامی بیش رو مبط میکار تو بی بازسها را در یک ا سے کرسی پرسمفایا۔ کچ دیر بعد مارے واس بجا ہوئے وی کاک کے اس طرح بھا کی سیا ہونے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئی کہ آج وہ اس طرح بھا کی سیا ہونے لگا۔ اس بید میں کہ آج وہ انگنا فات کے موڈ میں تفا اور مور نی کی بعد وفائی کا اتناصد مرامیع موا تفاکہ وہ انتقاماً کمی دازی پر دہ داری کے بید کما دہ نتھا۔

بجیب گردن جمکاگراس طی حدا بواجیسی خون دوعالم اس کی گردن پر بور

دودن یک ان دونه برسی سے کو ئی نہیں آیا اور میری شامین نہائیوں گی تھینیط پڑھ گیئیں۔

تسمیرے دن کوئی دو ہرکے دقت جبکہ ابا دفتر میں منفے فی کاک بڑے تطبیقے کا فل سوٹ پہنے تجو سے ملنے آ دھرکا۔ میں نے اس کی غلط فہی دور کرنی

جاہی ادرواقعی حقیقت تھی ہیں تھی کہ آبا مجھ سے بائکل ناراص نہ نتھے اور نہی مبرے دویت اختیاد کیا تھا، وہی مبرے دویتر احقوں نے اختیاد کیا تھا، وہی ہم ست مبرک در نش کے لیے کا فی تھا اور وہ جانتے تھے کہ میرے لیے مہی ہم ست

مار فاسردس نے میں 10 اور وہ جاسے سے سیرے ہے ہیں، ہست محر سے ۔ محر سے راز اور اس اور اس اس اس اراز اور اس میں

نی کاک نے دعدہ کیا کہ آج شام سے دہ برابراک گااور محبب کو بھی سا تولیتا اک گا راس نے بیمی بتایا کہ ان دونوں کے درمیان مجی وہ اور مجیب برابر ملنے رہے ہیں۔ بیشن کو تجھے اور مجی تکلیف ہو تی کہ میرے حصے میں بے وجرا داس اداس شامیں آئیں۔

آج اس فدرس کھن کو بھلے کا سعب میں نے وجھا ، تو پی کا کمسکرانے لگا۔

میرے اصرار پر اس نے کہات بس ان دنوں نو بُن مُن کورہنے می کو سُنتر بنا نا کھر " میں نے کے تلفی کے ناطے اپنے حقوق کا افہاد کیا۔ « اب نتهي نيسه بتأون « و ه كينه لكا،" كركو ني بها دانتظر هي ، تس كي ا تکوما دے لیے کروگفٹ پرنگی ہیں کوئی دات بجرہا دے بے کروس برات رسناميد كس كي المحيس و يحفي سے سادے اسطار ميں بند محميل تا كسي كو برابسط برسادي مركاكمان بو اليه-" " لو تفتى مل ديك ادروه الحركر طرا موكا-میں نے اُ تھ تھام کر کوسی ہراس کو قصیل دیا " بہتے مو وسی موسی نے کھا یا شاعری و گھری یا نری تکتی ہے ۔ لمرد هوط بگ نی کاک این مانگیس بیبلا کر اطبینان سے کرس پر سنم دراز مِوكِيا ِ۔ اس في كُرِط كُي مِنْن كلي كھول ليے توسي في كها اعما أَن كلي دهيلي كو أو وه كين لكات اتنابي منهس بو يكوكياً بد، وس تنهاري ديستي كى خاط ورىد ميرے ياس توان دنوں فالنو وقت باكل نہيں ہے " بی کاک کے تھاٹ باط دہیجہ کر مجھے اس کی کا مران اور کامیا نو کا اعرا كريينے كے سواكونی جارہ مذیخا-" كىيى بىم مورنى " ، مىن نے كويا آغاز كرس ديا-و محرسی قریب گلسید ی کربیدها موسیقا ، اس پرهمی اطینان مرجو اتومیری طرف تھک گیا۔

م حبی مشام تم سے خط لے گیا ہوں ، وہ سا دی دات مور نی ہی کے بہتر بر بسر کی ہے "

مَّينَ فِي مَذَاقَ الْإِلَا " فَوْمِينَكِينِ مِن مَا الرَّوْسِي "

" (جيماجي، وه تن گيا- بيتين نهيں آنا ہے: ما ، بيلينے و قت كان كيوكر ما بي كي منكى تك لے حاؤں گا- كرسكو گے متن ہ"

م من مات عصوا و س و مرسو سوس به بست به سیس نیم بات بهاری رکھی۔ بہیں نکی سیس نے اثبات میں سر ملاِیا۔ قوبس اس نی بات بهاری رکھی۔ بہیں نکی کے نیچ کسمیس کے عالم میں بھوڑ کر دہجینا کس شان سے مور نی کے گھر میں داخل ہوتا ہوں۔ و بھینا کہ وہ کس نوشی سے وہ میراسوا گت کرتی سیے ۔ و بھینا کہ تصرفی اس کو اپنی با بہوں میں لے کربچ متا ہوں۔ اپنا د ماغی تو اذن قائم رکھ سکو گے ؟ " کو این با بہوں میں نے اثبات میں بھر سر ہلایا۔

" قوتم خط و کھاکراس کی خبر لینے والے تھے" میں نے بو بھا۔
" جی ہاں! دات بھر میں نے صرف بیاد ہی بنیس کیا پہلے اس کی خبر لی ابھر
خوداس کو ہو توسٹس میں لے بیا۔ فرکھا جا فو اسک و فت کس فررسا دہ بھی ہے دہ
دور کس قدر برکا کھی۔ اس کی کیا گیا تعریف کو وں بحیہ تو بوں سمجھو بھیسے دات
میر بستر پر برکھلیاں تر ب رسی تھیں۔ ناگن کی طرح بنی میں بن کر کے بینے میں بھیا لو۔
بما نتی ہی بہنیں رجب بھا بمو ممولے کی طرح مٹی میں بن کر کے بینے میں بھیا لو۔
بور نی کو تھیں کو اسط ہی بہنیں سب ۔ تم فر بیلے ہو سے شعلوں اور کو ق
بعد دوسے کو تھیلے کو تی دا سط ہی بہنیں سب ۔ تم فر بیلے ہو سے شعلوں اور کو ق
بوتی بردے کا القال تھیں دیکھا ہے ، میں نے جب بھی اس بی سروا ورکی ا

تع جب معبى اس كے وجودكو اپنے وجو دمين صفح كرلينا جال المحي ايا لكا كرشط برون پردیک دید ہیں۔ اس نے چب اپنے آپ کومیرے سیر کرویا او مرف اس كربهت بهوت آنو دُن كى مرت على - بو مجار من كا اصامس ولارسي تقى - انتكا دى برت بركرت دى بىكى توكيا ماصل - برن بعل الطيخ سے تورہی - انگارے فو وسی جن مجل مجليس كے - ميرے ساتھ مجل سي موا ادرس مردير كيا رمنتا مخاكرعورت محجم محجرت نبيس آنى سبع مي آن مجي اس م کونهکین یا نتا مهول سکن اس و تنت مور فی میری همچر میں تنہیں آئی۔ میں اس کو ميور كرحب اس سے الك بوگليا أنو اسى نتح ير تداست كا احاس فالب تفات كيدوير خاموس ره كروه مجر كين لكا "مور في تو محيلوب سر لدى بوفي وه شاخ كفني مص فيخود مجاك كو مجيميل فورلين كي ليداكما إا درجب لركف بمصاكومين فياني مضبوط كرفت مين اس تمنى كرسرت كوعقام ليا وكلول ا در شاخ بر برون می برون جی مو ئی نفی ، بوکیدایسی بخدهی کرمیگیلتی کفی اندانی بن كومبتى كقى يُـ

بن کومہتی تقی ۔ " د ه دید تک اپنی بھیکیوں کو دباتی رہی۔ میں بے بس سااس کے سرائے۔ بعضا ہو ااس کی لمیں سیاہ نر لفوں میں اپنی انگلمیاں بھیر تارہا۔ وہ اٹھ بیٹی توانی شامہ کا زار ہا۔ میری مجومیں نہ آیا کہ وہ عورت حس کے انوا نہ سبردگی نے میری دگ دگ میں آتش میں آل ووٹرا دی تھی ، اپناسب کچھ کچ دینے تک کوٹر اتی سردیوں کی دات میں بڑی ہوئی سی تھرکی ساکس طیح بن گئی تھی۔ مودین تک میں تو یہ مجھ کر بڑھ ہوتا یا تھا کہ اس کی تضائی کی سیکن کا باعث بنوں کا ۔ سکن نشلگی کیامور لی کے پاس تو وور دور تک کسی صب جذید کا بھی گزر منتقا، وہ تو سرورات کا اوس میں بھیکا ہواسختر تقی، وہ برت کی ایک میل تھی جس کے اطراب میں نے آگ جلانے کی کوششش کی تقی ۔

جس کے اطراف میں نے آگ جلانے کی کوشش کی کتی۔

دہ چھ سنجلی، تو میں نے اس کو کیادا، مور نی : تم کیا ہو ۔ کہاں ہواوریہ سب کیو افرار میں اواز میں 'جھے فود میں انہیں کوئی اور کیاد الم ہے۔ جھ لگا کہ میری ہی آواز میں 'جھے فود میں انہیں ہوار ہی ۔ کیاد دہ ہے کہ فریب سے بھی اننی دورسے کہ آواز بہجانی انہیں ہار ہی ۔ کیاد دہ جب کچھ ناد مل موحی ، فومیں نے اس کے کیڑے اپنے می ہا کھوں سے وہ جب کچھ ناد مل موحی ، فومیں نے اس کے کیڑے اپنے می المحال اس طرح ہے ہے ہی سے سی مراجذ میں ہوئی حمیدن عورت کے اس کیے کیڑوں نے اس کی احمال اس کی کھیں میراجذ میں جو ان اپنے می احمال ات کی جو احت مذہب جائے۔

" بیس نے کنتی ہی اوھ اوھ کی بانیں اس سے کیں۔ طرح طرح سے اسس کا دل بہلا یا۔ بس میری شواہش ہی تھی کو وہ صرف ایک پادمسکرا وے۔ تاکہ اس کی اس مسکرا ہے۔ اس مسکرا ہے اس کے انووں اس داز نگ بہنچ سکوں جس پر اس کے انووں اس مسکرا ہے تاریخ سکوں جس پر اس کے انووں نے نظے یہ مسکرا ہے۔ اس مسلم ہے۔ اس مسلم

" آدهی سے ذیا دہ رات بیت جگی گفتی اور اس کے بعد پھر میں نے اس سے ترب کی کوششش نہیں کی تقی ۔ وہ جا ہماں بیسنے ملگ ۔ قومیں نے بڑے جا کہ سے سہارا دے کر اس کو بیسنے سے لگا لیا در اس کا سر اپنے ذا فر پر دکھ کر اس کے دخیاروں سے بیٹے ہوئے ان چند بالوں کو بر ابر کرنے نگا، بونی کے آنے یہ کے سہارے اس کے تنمانے گالوں پر سیاہ لکیریں بن گئے تھے ۔ میری انگلیاں اس کے شانوں پر گردن کے قریب سینیس نواس کو گد گدی

بونی اوروه بکایک مجلیم کی طرح مسکراا کلی ، میں نے اس موقع کوغیمہ جاب کراس کو بچوگدگدایا ، وہ بے اختیار سنسنے نگی - میں اس کو بچوگدگدایا ، وہ بے اختیار سنسنے نگی - میں اس کو بچوگدگداکر رہتر ترمزی برای بحق بی بجلیوں کا سمال دہ کھا - جب میری اسمح بین دول جن سے میں نے ابھی آبی میں سے دہ کی برے اتاد دول جن سے میں نے ابھی آبی اس کو و فعک ویا کھا ۔ اس لیے کریہ امٹیجو اب سانس لے دہا تھا ۔ اس لیے کریہ امٹیجو اب سانس لے دہا تھا ۔ میں اس کو اسی نام سے بیکا دتا ہوں - میچھ معان کردو ایا جمریری مجھ میں اتبا کو مور نی ۔ نم اما کے مقان کردو ایا استاد ہے مذہبیں ملتے ہیں ، نہ کوئی لفظ وجو دمیں اتا ہے ۔ میری اس ابتحاکو شری

كيۇرسكراكر اس نے كہا " اب مجوسكة بوقي "؟ " الله ميرائة موسكة بوقي "؟ " الله ميرات ميرات ويا-

غورسے من کر وہمکما تی ۔"

مان تم مردول كي مجومي منين اتقدين بين بات بعن ا ؟"

ا سے مردوں ف جھ ہیں ہیں آنے سے بن این بات ہے ما ہا میں لاجواب ہو کو بس محکم اس کو دیجھتا دہا۔

" مجھے بہتے پیلیسیے اله اوز مجلی کی طرح کو وہ لے کو اس نے اپنا ہیرہ میری غومٹ میں چھیا گیا۔

" أو تجراس مين رون في كيا بات كلى سبي في اس كا بائفة جومة وي

پویمها -وه کیم دیر تقیت کونکنی رسی - بیم کین نگی - میرا آنگن سونا سدے اور ای میے یلے نو میں اپنے بیٹے کی لاکش میں بیانِ بک جلی آئی موں کہ مخفادا المحقومة مقام كُرْ آگُ بِرُّ هُ مِسْكُول - زندگ و بيه يحلي گو رسكتي تفتي - بنجر دهر تن كار كھوالا اگر اس کے بنجر ہونے برمی نوش مو فود حرقی کا کیا جانا ہے۔ سکین عورت شا میخلیق کے بغير مكسل منهي بيون وبيوى اوربهت بجاري مباغدوا في تعادى مورني كوني اطوال

سے آل بھادے جانے کے بیے ٹرس دسی ہے۔

" اب شامد مفار ب محمد من التي مول كي " "سرمنيس كن مو حكم كموارسي مو "

مبرے انسوس ون اس بلے تھے کہ انے والے جہان کی آمری امیدس، میں نے کنٹن طری قیمت اواکر دی سے۔

" مقادى مود فى كواس كى بنصينى في مقارى اغوش مين كيينك وياب

ن کاک - مجھے معان محرووسی سی ساری اوٹ بٹانگ باتیں سوچ سوج کر یا دلی ہونی دہی ہوں ۔ مجھے معلوم مہنب کر انتفے بڑے سادے آنسوتنها کو

سیں جی کھول کرد دیلینے کے یا دسم و میری انکھوں میں کیسے کی دہے ہیں یہ مجھے محبوس ہواکرمیں بجور لو بیوں۔

لىكىن نوبعه درن عورت كالمبيمو ببوسانس لينے لگا تھا ااب زندہ مو

تجھے بحر دو کے نا سیکتا ہوا کطکتا ہوا۔ اتنا سا اسفار

بچرمور نی کا خوبصورت اور گرم حبم را بت مجرمرت میرے لیے تقاادر کی روح پیتر نہیں اپنے شو ہر کے پاس متی جواسیشن پر نائٹ و یو فی کو تاہوا آ

بانے والے مسافروں کی سفاظت کرد لم تھا یا اس مہان کے پاس میں کے اشطاری مورنی کا آنگن سونا ہے اس کی روح بیاسی ہے۔

میں بیں کاک کی ہائیں اس طح سنتار با جیسے مجھے سامنیہ سونگھ گیاہو۔ بی کاک وانعی بہت متاثر تھا۔ میں نے تھی اپنے تاثر کو وانستہ طور پر بھیاتے ہوئے ریم کر در طا

" قوتم اس کی مجبودی اور کمزوری سے فائرہ انتمانے کے بلیے اب وہیں جا

ہے ہو ہے

* یی کاک، ایبایی کھانٹرداسے ۔ وہ سمجھ گیا کہ میں اس پرطنز کرد ہا ہوں » کھنے لگا سے جی کیاا ب آپ دس کی مرد کو ناچا ہتے ہیں »

"كيامة فيمورني كيشو برسي مل كرباضا بطرانبا ذات في بيرواس

قدر وصيط بو كي بموكدون اوردات ود فول بخارك بير-

"اب أنه اس كو مجوس اجا زت ليني براع كي "

میں منس پڑا۔

پل کاک نے بتایا کرورنی کا شو ہر سر کاری کام سے اپنے ہٹر آفس گیا ہوا ہے اور ابھی کو نی مین روز تک اس کی حکم ان ہے۔

" منفيس يا د بے كرميں في مسے كيا يو بچانما اور جواب ميں تم فيصل يات تو كول كردى - بس ملكے اپنے معاشق كى داستان منافي ال

وه سویتے لگا۔

مين فريموياه ولاياكدمورنى كي شوبركا خط بره وجي برمي كاتر في اللهاد

کیا تھا ' وہ شاید اسی روزیبیار میں مبرل گئی ۔ سيح كها " اس فقه له كاكرابنا المقدميري طرف برهايا عي في ما كيا، تو الحفر كوا مواا درجات موس اتناكها ؛ "مورنی می کان کارمیراشو ہراب سر در بیمطمئن ہو گیا ہے۔ میں نے ہی اس كو اكساكر برخط كهوا ياسيد ورمزوه سيرا فس جاند كي بلي تزار مي من تقارير " برس کا سال اور پرفن معلوم موق ہے متماری مورتی سے میں نے کہا۔ * انتیٰ ہی معصدِ م تھی "۔ اُس نے اصافر کیا ۔ مصومیت تو اس پوری رو دا دمیس کہیں نہیں جبکتی یہ میں نے اپنی ہات " تم سلف سطح بهو با داس سے م اللطرح في كاك في ميرا بية كالما اور في تقريبط اكر صليتا بنا الجس كوسي الجبي يك كفاح بوئ كفاء شام كو مجيب محجرس ملي اقسم دونون صرف بي كاك اورمورني كي اِتیں کرنے دہے ۔ گھونے کے لیے تکلے ، تو دوں کے بورنے یا ان کی شکی کے نیچے کے جیسے دا ہ نائی کی ۔ مورنی کی کھولی کی طرف نظریں انھیں او نیاک أيني كسام كوا ما تك بكال د بالقا- اس في م كو د كيا قو لا تقسير في كے يا تاره كيا اور لمح لميروگ كورابارك إس اينيا-مجیب نے کہام میں ملاؤنا اپنی مورتی سے ۔ "كياكرو كم مل كو - مجه سے كوئى دسمنى كون جاہتے ہو۔ وہ تو تم لوگوں

کوبیاں دسکھ میں لے تو مجھ سے حفار میرجائے گی۔اس کاحکم ہے کہ یہ داز سوائے اس کے اور میر کے سی کومعلوم مر ہو۔ وہ ہنانے کے لیے یا گفاروم میں گئی ہونی ہے۔ سے وقعے کو بنا دُسکھا د کرکے شکے گئ اگدرات مجھے مثل کوسکے ۔ اتبحاجا وَ اب بهال من عمرو اورز مجمع بها دے بزرگوں کو خط لکھنا بڑے گا کہ میری معتوقه برودد فال ديد موت

يهم مينوں نے قہفہ لگایا ۔ اور وہ مزید کھو کھے سنے بغیرا بھر کے اشار سے گڈیا نی کہتا ہوامور ن کے گھری طاف لوٹ گیا۔

واقعي في كاك برمبين رشك أر الحقاء

بجيب كين لگا محرام ذاه و بهت مزے كرد ماسى الى كائىسى " يه بات اس في اس طرح كم م سيسي كمنابعا منا مبوكراج مين مي نفتر مين مسيرط

ال كاس كامعتود كو __رات كورنس تحور و ل كا _

کا لیے کھل گئے تو میں اور محیب تشرجانے کی تماری کرنے لگے رہی کا كنّا بون كاكيرانها- مهيشر البجهے منبروں سيخ امياب ہوتاء اس سال تو وہ اتحا میں امتیا ذی حیثیت سے کا میاب مواتفا۔ و دیو نکه شهر حاتے والا تقااس کیے اس كه والداس كودد اع كرنے كے ليے است منتقرسے رخصت يرودهان يور أيصف سم الليشن بهوين وخلات اميره وهي ايتأسوط كسي سبفال موبود تھا۔ میں المینجا مزور موالیکن سوائے خاموشی کے کوئی جارہ مرتفا۔ اس کے والديمى اس كوزصت كمن كم يلي النيش يرموجود تقى - حب كالري بطي تكى

اور یا نی کی منگی کے قریب ہنچی تواس نے کھکے در وارے میں کوے موکیانیے لمن لميه لا نفو بلائه مورتي نبي كواثركي اوٹ سے لائفر بلاكراس كوود اغ ا تارليا اور دروازه بحيط كرساد بياس برتق مرا مطها-میں نے سوٹ کیس در وا ذہے کے پاس رکھنے کاسبیب یو بھا تو دہ کراکر کے لگا کے والے انتین برگاڈی سبت کم تھرن ہے۔ تجھے مشایراب یہ بہنے کی صرورت مہنیں ہے کہ دوسری کاڑی سے بو ووهان يورى طرف جانى سي في كاك أوط جانع والانقار ليكن مجبب في اس سع إو يوسى ليا-م بہیں آنے والے اسٹیشن سے کما تعلق " ؟ م بوتعلق مبا ذکو منزل سے ہوسکتا ہے 'ی " تو كبرتم اين مَزل يَحِي حِيورُ كريها ن تك كبول صلي أنه " " والبِسُ لُو شَيْخ كے يعيم معودا م أستاجي كي خاطر سياں كك م ما بور-مور نی کی خاطراوٹ جا وُل گا۔ زندگی سلمے چند خیبن ترین کمجے ساری زندگی سے بهی زیاده نوبصورت موت مین میری تعمت مین و محل ایک دن ادالک ساری دات بان ہے۔ تم میری نوش نصیبی کا قراندازہ سی منہ س کرسکتے - میں جب حلائقا ومورنی بے حیای کقی۔ اب وہ مجو سے بہت تے کلف ہو گئی ہے۔ میں نے برٹ کی سل کا سینہ جرکو انگارے دکھ دیے ہیں اوراب لیکتے ہوئے شعلول كاسال وكيور إمول ي يو وملسل مورني كي إتيس كمة نا ريا ـ

استيفن آيا قو في كاك نے دورسے دن كالى ميں ملنے كا وعده كسا

کا لیج کی مامی نے مورنی کو ہارے ذمینوں سے آمیتہ آمیتہ کوردیا۔

ن کاک دوسرے دن لوٹ قرآ مالیکن کوئی جار ما پنج دن کاک سم سے اس کی لًا قات تنهي بوكى - وه سأنس كالح كاطالب المرتفاس يله سمر و دار كري ملتے تھے۔ ہارے آرٹس کا لج میں اور اس کے کا بج کے در میان فاصلہ کھ زمادہ ہی تھا۔ ال جب محمی نی کاک سے طاقات موجاتی اس کے نام کی مناسبت سے مورنی کا منیال بھی صنرور آمیا تا۔ یو رسمبی مورنی سے سادی ذمنی لیگا مگت ک کو نی و جرکلی برنکتی ' بیو که همیس د نو ن مک یا درمتی - وه جو کچونفی یی کا کپ کے پیے تھی اور پنرنہیں نی کاک نے کس کس طبح اس کو اپنے خیا کو ن میں مبار کھا گئا۔ دن گور نے گئے اور لی کاک کو ہاری ہی طرح زیادہ ووستوں نے ای نام سے پکا ، نا شروع کردیا ۔ بعضوں نے سکے مہل و برتسمیہ جاننے کی کومشش کی يوليني جان ومطين مو ي كرم جا ومين ويون المرك كارت من ا اب وه اتن زبانوں سے إيكاك بيكاراجا تاكردوستوں من اس كا فيح كا ناتم ير گاا دراب بي كاك ملتائجي تومور ن يا ديدا تي -

لى في تماك سے ميں تنها ملتا اوركوئى ووسرا نهوتا ، تو وہ صرور مورنى كو یا د کرلیتا بهکن آسته آستریه یا دن تعبی گون ی ده طنگ میک بن کوره گیس جن یر مجمعی سم نے تھی دھیان دیا تھا اور آج جو وقت کے قدموں کی ایک اسی جاب

ہو کر رہ گئی تقیں رجس کو شایر ہم سنتے کھی نہ تھے۔ ایک دات اینی باک شم کے إرجانے برمین شرامفوم تفا- دوسرے سال کی محبشیاں شروع بمونے والی حتیں۔ اس سال مجی شیار ہمادے کا کی کومکتا توسم کھلاڑیوں کی تعطِیلات کا بڑا معقبہ ا*س نوشی میں تشمیر کی سیرو تفریح میں گر د*نے والانتقار ابّا كانتبادله دوهان إدرس مويكاتقاريس ان كے سَيَّ مُتقربي عيليا كُنا، في كة تصتور سے يو رسمي اداس تقاكر و كار كوئى ميرا دوست مزتفا- بي كاك اورمجیب پھرودھان پورسی ایک جاہونے والے تھے۔ تبی اجام ایما س

میں نے کرے پر تالا ڈال کو با ہرجانے کا قصد کیا۔ سیرهیاں اور إ تفاكه بِي كاك بِيزيز بِيمْ صِيال بِرَهْمَا مِواميرے برابر سے گورگیا - اس كى محرت كايه عالم تقاكراس كى نظر مجوير يرى عبى ننسي سيب في أواز وكراسے دوكا- وه ليك كرود بن جست مين مجريك ايتيا- اس كاعالم ديدن تقادوه اس قدر عبلت میں نخا جیسے بھا ہنا ہو کہ بچرا کی باد گھری کی ہم کمک کو اپنے قبضے و دسترس میں لے لیا در اڑتے ہوئ کمے اس کے حضور محبم ہو کر دست بہتہ ہو جا ہیں۔ "مردكر ساكاميرى ؟"

مه کیا افت ویر*ی ہے آخر ہ*

" مورنىمىر ب سائق ب يىساس كوبالبركيس سيا آيا بون - دهاس كالى سے اپنے نئے ستھ جا رہى ہے ۔ اس كاشو ہرو ہيں ہے ۔ دوھان

يورس اس كانتياد له بويكام - وه مجوس طف كريا حلى آل ب "

* تم جائے کیا ہو " میں نے اس کی بے دبط با نیس سُن کر ہو تھا۔ م طرین فریر ه گفنشر ایس ب میں اس کو بہاں نے آیا ہو ب کرمہا دے كرے ميں سكون اور اطبينان سے جي مجركز بانيں كو دُں۔ تمباداسنگل دوم ہے ورمر میں اسے اپنے ماسل لے جاتا۔ ایک می رانس میں وہ سادی إتیں كهرگيا-بوشل ایجادج را و تر لے كرجا حكا نفا - اس بي ميں في حامى محرى اور این جابی اس کے توالے کودی-میرا با تع بکره کروه مخصی موثر تک لے گیا ۔ محرفتو دسی کیم سوچ کر مجھے کھ دورس ساجلنے کے کے لیے کہا۔ مورتی موٹرسے اتری تومین انھی طرح اس کو دمکیوسکتا تفا-اس کا حسن اور نکھرا یا نخا- اس کے بیپنے سے ایک حصوماں اصحت مندا در تو انا بچر حمطاروا ہے ۔ سب کے جھوٹے جھوٹے مائن یاؤں مجھے دکھان دے دہے تھے۔میرے ذہن میں ریزہ ریزہ یا دوں کی کتنی ہی کرجیاں کھٹک رسی تفییں۔ تجھے حیرت اس بات پر تقی کری کوک نے مور فی کی گو دہری مونے کی بات مجھے کیو لاہیں بتاتى - أبع اتفا تبرطور بريه سب كجومير بساسند نراجاتا تؤكو بااس جيتي جاحمى كهانى كاخاتمه ابك البيه موارير مبوحا تاجها ل صرف كهيدا ندهيام وتا ا بيا اند هيرا جال آنكھوں كا توكيا ذكر رول بحفي ول كو پنيس ويچوسكتا أبو-یں کاک نے بیٹے کومور نی کی گودسے لے لیا ادر اشارے سے مجھے اس کی طرف متوجه کیا۔

ادراس سے پہلے کر میں تھی اشار تا اس سے یہ کہتا کہ ہاں میں سب کھو مجھ گیا ہوں ۔ دہ سادی و نباسے بے نباد ہو کر سٹا حظ نے کو ہو منے لگا۔ ر کانسٹ میں اس وقت مور فی کے اتنا قرنیب میو تاکہ اس کے بھرے ير ما مناكى ريجهائيس يرطوسكتا اور الخيس ريجها وك مي سي يهي بوت درد ك يربهائيان على مجع نظرائيس.

بنیں قومور نی سے اتنے ناصلے برتھا کہ مجھے اس کے جرب پر صرف میں وجدں ہے، ہے۔ بے است ماری کا نظر ہو گھا وہ کا نظر ہو گھا تی ہوئی کلیوں کی مسلفتن کل دائے۔ ماریکا سے استان کا مسلفتن کل دائے۔ مریند

مِنْكُور اوں كوم احتى بخش دہے تھے ؟ ميرى نظرو س سے باكل بھيے موري تھے تَّيِكُنْ مِحْ لِفِنْنِ مِعِ كُرِسِ مور نُ سے قریب ہوتا وَ مِحْ ان كانظوں كى مِراتِيں اس كے ہمرے برمنرور تطرابیں۔

میں کھوا ور بھی اواس ہو گیا۔ در اک حالیکہ اس اواس کی کو ٹی اسکسس

اده و وهرب مقصد گھوم پر کرس اینے کرے برلوما، و بی کاک، مورنی ادر ان کا بچراہی دہیں تھے۔ میں لوشنے لگا قد دبی دبیر سنگیوں نے گویا براداستروک ایاریس این برجر کرک ایگ بره آیا ملک سکیاں برابرمبراتعاقب كرمي تقيل - مين في قدم تيزيجه سي تقييط كون كاك في تحفيدوك ليا-

وه يرا كحيرايا بواتفا ـ

· گاڑىكا دقت مور إب " دە كىن كالمىكى لا الىكى و"

" جى اسسيس نے كها " صرورك آكو س كا دكيك كميا تم مود في كواس عالم میں جدا کر دوگے ہ ؟ " بی مہنیں ' رات بہیں بسرکروں گا -اکہ موشل سے کل آپ کا محفر کا لا مجھے اینے سوال کے بے معنی مونے کا اصاس ہو امیکن میراموال بے معنى بھي تو نہنيں تھا۔ وہ تو يى كاك نے تواہ كو ایسے معنی بہنا و پے تھے۔ و مستعمل میں سوار مرد نے کے بیے مور نی کمرے سے کی تو منا بن کاک کی کو دیمیں مقا - اس نے قریب لاکر مجھے نعفے کو دکھلایا۔ دافعی برق نجھو ما سا پی کاک تھا۔ مورنی کی آنتھیں سوجی ہوئی تقیبی اور اس کے پیرے پراب کہیں مردنی کی آنتھیں سوجی ہوئی تقیبی اور اس کے پیرے پراب کہیں عُمَّلَفَتْن گل مائے ماز کا وہ سما ں تھا ہی نہیں جو میں نے موطّ سے انزتے ^{ہیے} و كيما لقاً- اب تو تجه صرف جراحيش نظراً دسي تفيس بو ايك جا جو كه ايك عورت کا پیره من تحی مقی ۔ یی کاک مورنی کے برابر مبیرگا توموٹر روانہ ہوگا۔ ابھ کیسلاکرونی

نے نیمنے کو فی کاک کی آغومشس سے کب لے لیا، میں بر می تونہ و انجوسکا۔ مجفے بقین تھا کہ نی کاک وٹ کو بھرمیرے کرے میں آئے گابنا پخ

وه لوطا تو كيم اداس اداس تقاء

ميرك دماغ ميں ده مسكياں اللي مك كوئخ رسى تفيس مجو اللي آك

یں نے سن تھیں۔ وہ گم سم معظار ارتوسی نے مور نی کے اس فدر ا داسس واپس لوطنے کا سبب پوتھا۔

نِي كَاكِ الْ كُرْتِحُ اس طَحْ عَمَا لِنَادُ الْبِصِيحُ كُونُ بِاتْ تَمْرُوعَ كُرْنَا جِاسِتًا ہو، تیكن سجانی زوے د لم ہو كہ تشرق محص طرح كی جات۔ میں علی خامومنس مود واسے بھراس نے قود كھا

" میں نے اس سے زیاد فی کی یادیہ

یں اس و قت کبی خاموسٹ رہا۔ میں تا ڈگیا تھا اسے اب دہ نودی سب کچھ میتا دینا چاہتا ہے تاکہ اس دکھ کی گراں بادی سے بنجان پاسکے جس کا بوجھ دہ اپنے سیسنے پر محسوس کور ہاہیے۔

" واقعي ميس في اس سي زيال كي ياد"

" لیکن جاتے سے اس نے میرے بیر پھولیے۔ میرے یا ڈن کی خاک ابنی بیٹانی برنگانی۔ میں نے اس کے افقہ تقام لیے اور یاز دکھنے کی کوشش کی، قو اس نے مجھ سے کہا مجھیں اس ا ماست کی سوگند ہے، اگر تم نے مجھے مغا سنیں کیا اور اس نے نفطے کے لیے اپنے اپنے اپنے میرے سامنے بھیلا دیے۔ میں نے جب یہ تعنی سی اماست اس کو موسی دی قو اس نے اسی تطروں سے مجھے فیما جیسے اپنے سادے وجود کو مجھ پر تھا ورکر دسی ہو "

" ميري نظرين خود بخود مجال كيس "

" میری نظری ' جواس کی تقدیں کے اسٹے بیٹیان تقیس "

وه کچھ دیر کک نمالی خالی نظروں سے مجھے دیکھتار ہا۔ میں مجھ کمیاکہ

وه محمد منس دمکي د اسي-

بمراس نه محمد سے يوسيما

" نتران كى سسكيون كاسيب مان كئے يونا ہوتم نے سئ تقين "

ميكن ين كاكب كي فشقى مد موكي كي كي سمجھ نم ؟ أوه يو جھ معجھا -یسی کرمورتی کا دہ جبم جرمتها رہے لیے سب کھر تھا ، مورنی کی سکیوں

نے اس کی روح تھین کرمتہیں دے وی اور تم اس کے صبم مک مربہ یخ

" بالكل مليك " وه كيف لكا "عجب عورت ب ياد"

وه صرف ما نسبى مان نظرانى م اس نے اپنی جب سے یوسٹ کا رڈ سائز کی ایک تصویر کال کو

مبرے آگے بڑھا دی۔ میں نے اس کے اعفرسے لے کو دسکھا۔

مورنی، نیخه پر بیجبگی او ندهی لیٹی ہوئی تھی اس کی تنگھی ں میں دنیا بھر

كى دعنائيًا ں صرف استابن كردہ تحى تفيس -

میں نے فو ن ٹن بین کھول کو تصویر کے نیچے " ماں "لکھااور فی کاک کولوطا دی۔

اس نے مجھ سے فون من من انگا۔ میں نے دے دیا تواس نے ملی کھھا میںنے دنچھا اس نے بھی ایک تھو قط سی سکیر کھینٹی کر بھڑاں کھے ویا

شيب

بین رکم ہے کے در بیکے کھلنے لکے اور ہوا کے تا ذہ جھونکے ماضی کی سادی
یا دیں سیسٹے ہوئے اس کے منہاں خانہ ول میں در آئے۔ میں اس کے مقابل
معظم ابد اس کی شخصیت کی شفاف سطح کو کھر درا ہوتا ہوا محوس کمرنے لگا۔
دہسترمیں اور محرومیاں ہواس کے مزاج کی سنجیدگی بن گئی تحقیں بڑھتے
بڑھتے اب اس کا مزاج ہی ہیں مجھییں ' اس طرح کہ خود اسے بھی ان حسر قوں
کے سہادے اس قدر دوز کل آنے کا کوئی اصاس تک بنیں ہوا۔
میں ابنی دیمنٹ میں سے کم عمر فوجی افسر تھا۔
اس نے فرج میں رکھی مونی محفظ کوئی دوسری قبل اٹھا تی اوراس ا

ميم برس احتياط سے فين كھول كر مگ مجراا در بوٹوں سے لگاليا۔ این کھولی ابری ! ول کی محفری اس نے کھول کومبرے رامنے جیسے بجها دی میں نے اس گھڑی میں سے گروکمیں اٹی مو لُ فرجی ور دی انتظال اور تجام محطک کو جیسے اس کی طرف بڑھا دی اور بلک تھیکتے اس نے ہی ور دی نریب تن کو لی اور بڑی کمیمیر ااور بانکین کے ساتھ میرے مقابل بیٹھا سکرانے گئا۔ فرج میں دکھی ہو تی بیرکی میلی مفتری فی ال ختم کر کے حرب وہ ووسری قبل الطماتيا قومين اس فرجي افسركوتوش كريد كين كي بيد تياد موما الموسور الرومان زیدی کی تہر در ہتخصیت میں اس طرح تھیا دیٹا جیسے مؤرمٹی کے نیے لک مرده وْسِن 'اكِ مُرده دماغ 'اكِ مُرده وْلَ بُوْ بِجائِت نُو دُحْمِي اكِي حَلَقَيْ مَيْرِكَ

دنیاد اہوگا ایک میلنائیو تاعالم کا عالم۔ وہ اینا مگر میز پر د کھوکر اس میں بڑی ہوئی تھنڈی بَرکو اسکھوں سے ببتيار ہا۔ پير کھنے لگتا۔

" میں اپنی رحمنط میں سب سے کم عمر فوجی افسر تھا۔ " ایک انگریزمیحرفے مجھ سے اور میرے ساتھی گرمیت نگوسے ایک بارا بانت أميرسلوك كيا تقا-مين في اينا فيقل كورك ميخ كي سيفي يرنان ديا تفامين گرميت تنگون ميرا إنفاغام ليا ميل فائرابوا ورگولي زمين كرمين میں دھنس گئی۔ ورن لبڑی باسٹرڈ (BASTAR) کے برحيِّ المجانة - اور تمقيس بيتر مع يدسب كي كون موا- صرب ميري نيديا کے بیے۔ شیباجس نے زندگی کی صعوبتوں میں میراسا تھ ویا۔ فیبا ہو ہرائے سے شام تک سنگا پورس جا یا نیوں کی قیدسے میری رہائی کی متظرر ہی۔ میری نثیباکی اس کیسے انگریز میونے بے حرمتی کی تھی۔ بڑی تزلیل کی تھی اس كى - أتنى كرخوداس كى قوم كے ميانهيو ل نے إس حركت يرنا ميند يدگى كا افهاد كما تقا ادر - مل ' وافعي قصور ميري شيبه كا باكل منهس تقايه

اس کی زبان دوسری وال کے آغاز برتینی کی طرح حب دستورسل

"كون تقى برتيدا ـــ نام برا نوبعورت بير يديم في بيا

" نتيبا — شي — يا — شي — يا ئەمعود نے دوايك باراسي طرح اس كا نام ليا - كيو ف كيف لكا يا ميرى كنتيا ، وفاداد جا ور ميرى وادلنك

میں اسے نب ویکھتا دہ گیا۔ میں نے ایک صدف کا سینہ اس لیے واکیا

مقا کہ اس میں سے ایک ورسفیۃ تھل آ سے گا۔ ایک گوہزایاب _ سین شیبا

ميراج بيا ستا تفاكرس اس فلط فهي كاشكار دمول كرشيبا قوامك سين وهمبل لوائن ہے۔ امك حلتا بهرتا جا دو ہے۔ زندگی كى صعوبتوں میں امیدک کون ہے۔ دل کی تاریکیوں میں موم سی کا نتقاما اجا لاہے۔ سرا یا آیک ایسے حن کا جیتا جا گتاوہو دہے۔حب کے ہونٹوں سے ہونٹ ملاكرمنود این اس دندگی كو بعول جا تا بوگا بو برلمحد موت سے نبرد ا د ما بوجانی

ميراجى اب مبى يبي جا إكرابي بيتي كوكتيا اور دفا دارجا فورك امس

یا د کرنے کے اس انداز کومسو د کی کوئی فوجی ادامجھوں ہے سیکن ہنیں ۔ ر ، ر ر ب ر ب ر ب ر ب ر ب ر ب ر ب ر بی بان کے در پے مو گئے تھے " " باکمل نہیں ۔ میں تو ایک عظیم عورت کے بیے ایک سمیوان کی جا" کے دریے ہوگیا تفاہ " سب کھر تحفیک کہدد ہا ہون " « مثیبا بها ذریقی تو کیا بموار مثیبا کے اوصا ن میں نے کم انسا فوں میں دیکھے میں ملکہ کم عور توں میں " اور اس نے بیر کا مگ مذسے لگاتے موے

کتکھیوں سے اپنی بیوی کی طرف دیکھا ہو کچھ سی دور پرمیری بوی کے ساتھ نوش كيتوں ميں معروف تقى يُ

« تم یقین کو و نشیامیری دوست تقی،میری مبرد د[،] د ه ایک بهن ر

تقى ايك ماك ئە

" سے کہتا ہوں ۔ تم شیبا کے دل تک کہاں پہنے سکے ہو۔ صبر كرومين تهبين سب بتادول كاكدوه كمايتى - مين أسه كيا مجمعتا عفا-" میکن اس سور کے بچے نے اس ملوطی باسطود گورے میحرفے اسے سائفرىيت براسلوك كيات

__ وه مختا گا . . . ـ

يم نے جايا ينوں كے آگے الحقي مجھيا د مندي والے تھے۔ بادرورير كهدى موتى خند قول كے اطراف يرنين لے كوسى م نے مہينوں كراد ویے ۔ رسمیں بیل کرنے کا آر در ملا تھا۔ نرجایانی ہی احدر نے تقے۔ نندگ الکی عجیب سی بے دلی کا نام ہوگئی تھی۔ ایک انسی کی جینت کا نام جو اِسبخ سی بھیلنے کے کیکھن کھا ڈے جانے کی آدادس کر میونی ہے۔ حالاً نُذُكُسى مِن لَبْاس كے ليے كيران كھا دُاسائے تو اوا د مختلف نہيں ہوتی۔ باکل دسی آواز مونی ہے ۔ میگن ۔ بس کھر سی حال زندگی تا بخا _ سب کھروسی تھا ، دہی زمین ، دہی آسمان ، وہی ماند، دہی ستارے ، وسی این کی تھنٹ ک، وہی سورج ، وہی اس کی تما زت، وہی صبح وہی شام الميكن بيفية إوك كيرك كواذكا اثر مرل كيا تقاب نيريس اثر جنسي علم كرا على كردستقل طور برزندگ بن كرا عقا -" فوب رولييني سي آوى كادل ملكا بوبا تاسيد دلين دولينايس

رب دوسیا در اوسے سے اول اور ان موں ہوہ ہوجا ماہے۔ ین دوسیا در اسلامی تو ہمو ۔ ین دوسیا در اسلامی تو ہمو ۔ میں قو ہم تا کا کا اس دو اسلامی تو ہم تا انتخاب میں مہمی تھے ۔ میں قو ہم تا باتا کھ اسلامی جو سے می تو ہم تو کیا ہو کہ اور کیا ہو اسلامی ہے ۔ موت اس سے بڑھ کو اور کیا ہو کسسکتی ہے ۔ اسلامی سے اور ذر ایک کے اس دورا ہے پر شید با حجم سے ملی ۔ معبوکی اسلامی سے اور ذر اللامی کا کا دورا ہے پر شید با حجم سے ملی ۔ معبوکی

" موت اورز نمانی کے اس دوراہیے پرستیں با تجرسے می ۔ تعبو بی سٹیماجر سے می ۔ تعبو بی سٹیماجر سے می ۔ تعبو بی سٹیماجس کومیں کومیں کو میں اور میں اسٹیمالی کے درست ہوگئی ۔ میری غنوار ۔ جہاں کوئی کسی کو تہمیں دیکھیا ہوؤہ ہ

کس محی ذی دور کا اپنی ذات میں دکھیں لیسنا ہوا واور جا بہت سے
بیش آناکتنی بڑی وولت ہوت ہے اس کا بنم اخدازہ نہیں کوسکتے دول یہ
یہ تفریق مسط جاتی ہے کہ نہیں جا ہتے والاکوئی انسان نہیں ہے جانور ہے
" تم نے زندگی کے وہ منظرہ بیچھے ہی نہیں ، بہاں آدمی اور جانور میں
تفریق کرنامشکل مہوجا تا ہے اور بہاں شرک تی آدمی ، آدمی ہو تا ہے اور نہ
جانور جانور۔
جانور جانور۔
تیں اپنی رجمنط کے ساتھ مور سے پر جاکر اپنی برنیش سنجال لنیا
تو نیسامیرے ساتھ ساتھ اس مرحد تک آئی جاں تک آنے کی میں نے

توشیبامیرے سابھ سابھ اس مرحد تک آق ہماں تک آنے کی میں نے اس کو اجا ذت دے دکھی تھی ۔۔ اُس کے بعد میں اُسے دالیس پہلے بھانے کے بیے کہنا۔ سرگوشی کے اغراز میں ہے۔ اس بیے کہ بیماں تیز سائن لیسنیا بھی خطرے کا باعث موت ما Go BACK SHEEBA مے ورشعبار منظ سے حدا موجا فی اور سمس زمین کے سینے سے حمط کر رمنگتا ہوا دکھتی رہی۔ یهاںسے وہ سرحد شروع ہوجا تی تھی ہماں سے مہیں دینگ کج موری بگ بہو نجنا ہو تا تھا۔ نظروں سے او مجل ہونے بک خو دہمی زمین سے ہاری طی ہی میٹی مو نی سفیم اہمیں و محینی دستی ۔ اورجب ووسری تفعف شب كومين ووسرے كيتان كوجارج دے كر لوثنا وتيريا تھے اس سر صديد ملت جها ل ميسف أن كو محيود أنتاب بو مبي كلفظ بغير كي كلي پیئے سٹیباً میری مُتظرِنتهتی - جب میں اس کے قریب بہنچیا قدوہ بے تھا شادور کی ہونی مجھ مک بہونجتی ا درمیرے قدموں میں لوٹنے نگتی ۔ میرے بھاری بھم

اوٹ چاشنے تھی ۔ ابھل ابھل کراپنے اسطے پیرادد اپنامخرمیرے سیلنے پرادی کو میرے استے برادی کے میرے اور کیالے کھرمیرے اطران کیل لگاتی اور بہ سب کچھ وہ استے صلت سے فدراسی اوا دیکالے بغیر کر کورتی جسیے وہ ابھی طرح جانتی ہوکر بہاں ہراسٹ خطرے کا بیش خیمہ ہے۔ اس کو اپنے قدموں کی جا ہے بر انتی تقدرت حاصل تھی کہاس مجتت کے مطامرے کے وقت لگتاوہ ذمین پر مہیں جب ملکہ ہوامیں معلق میراطوا من کورسی ہے۔

میراطوات کررس ہے۔
ہم دونوں سائف سائف کیمب ہے ہے۔
والیس ہوتی تھی۔ اس بلے نصف شب تو مجھ تہاوالیں ہونا بڑا فرا خوا کی سرص سے تکلنے کے بعد میں تہا در سائل والیس ہونا بڑا ۔ خوا کی سرص سے تکلنے کے بعد میں تہا در سائل وہ یہ سائل کی سرص سے تکلنے کے بعد میں دہنا وہ یہ سائل کی جہ میں جب تاکہ میں دہنا وہ یہ سائل کی طرح میرے سائل اور دمتی ۔ اوھ کچھ دفوا آ ایک گودامیج اس پر بہت ملتفت تھا۔ چھلی اور بہنے کو تا کو ایک کو دامیج اس پر بہت ملتفت تھا۔ چھلی اور بہنے کو تا کو تا ہونی اور بہنے کے سے انتمالاتی اور بہنے کو تا ہوئی میں جھے تلاش کو تی ہوئی سرے یاس کرا طینان سے کھانے گئی ۔ یہ میں جھے تلاش کو تی ہوئی سرے یاس کرا طینان سے کھانے گئی ۔ یہ میں وہ تی میں دور میں میں جھے تلاش کو تا ہوئی اسٹر و سے جو میرے شیل کا خانہ نیتے بنتے دھی ۔ دھر گیا ہے۔

اس کا خالی گسیس نے بئرسے بھر دیا تومسود نے مگ اٹھاکر اپنے دائیں گال سے لگالیا بھر ہائیں گال سے ۔ بھر ہو نٹوں سے لگاکراس نے آدھا کک خالی کو دیا۔

" تو _ گویا تم مقابت کے جذبے کا شکار مو گھے تھے یہ میں نے شہری-

اس نے مگ میز پر دکھا نہیں۔اپنے وونوں ہائھوں میں تھا ہےوہ ابنی سیقلیوں کو کھنڈک بہنچا تا دہا۔ لمحر بھر خاموش رہ کر میری مسکرا ہے گا جواب مسکرا ہر مطے سے دیے بغر کھنے لگا۔

"بالهل بنیں ۔ ، قابت کا سوال ہی بنیں تھا کوئی شیباکا خیال کھا اس سے اپنجا سلوک و تا قریقے سکو ل ہوتا ۔ لیکن اس بلٹری باسٹرڈ نے شیبا یرمظالم ڈھائے ۔ ایسے مظالم ہو ایک فوجی کے منصرف شایا بن شان بنیس ہونے بلکم اس کو نظر وں سے گرا دیتے ہیں ۔ ہم قوا پنے بنتے وضمن سے گئی ایسا برتا کو بنہیں کرسکتے ۔ یہ بلٹری ڈریسلون کے خلاف ہے ۔ چہ جائے کہ اپنی مجوب سے ایسا برتا کو کھیا ہائے کہ اپنی مجوب سے ایسا برتا کو کھیا ہائے کہ اس مفاوم ہے وہ اس نے دیک شکیان کی ۔ اس کو سکھا سے میں معلوم ہے وہ اس نے دیک شب شیبا سے اینا مسخ کا لاکیا۔

کرت است و معل جی کھی۔ میں نے شیبا کے کرا ہے کی اوازسی ۔ و بتر سے بالا رکمیل ، بھینیک کرمیں اٹھا اور آواز کی طون بین لینا چاہئے تھا۔ میں ہمن جلید کھول گیا تھا کہ مجھے دستانے اور لانگ کوٹ بین لینا چاہئے تھا۔ میں ہمن جلید اس محمیب کے باس بہنج گیاجی میں شیبا کراہ دی تھی۔ سیامی وصلت ہوئی دائے میں گہری بیند کا مزہ لوف د ہے تھے ۔ میں نے باسٹروکے کھیس کے داخلے میں پھر من گہری بیند کا مزہ لوف د ہے تھے ۔ میں نے باسٹروکے کھیسے کے داخلے میں پھر منٹ بھرکو تو قف کیا۔ بھر کھی ہیں واضل ہوگیا۔ کھیسیا کے ساتھ ۔۔۔۔۔۔ میں حلبتی ہونی اگ کی وجہ سے بہت گرم تھا۔ باسٹروسیوبا کے ساتھ ۔۔۔۔۔۔ شیبا کے انگے اور بھیلے بیر سزید ھے ہو رہ سے اور اس حوامی بلے نے اس کو اپنے انگو میں اٹھارکھا تھا۔ ٹیمبائے مجھے دیجھا نہیں۔ البتہ اس سرامی نے تجھے بڑی خشو سے دیکھا اور بڑے ہی تحکمانہ لیجے میں کہا " علاہ علاہ "

ین برجه سال می دون بول ہے، ن برده داری بی باری بادیک کا اس سرے جلتے ہوئے دماغ براس طح دکھ دے گا اسی نے سوچا ہی نہیں تھا۔ میں فر جب اس باسٹرڈ کے کیمیب میں اس کواس عالمیں دیجا تو عقد میرے ذہمن کے کسی گیتے میں نہیں تھا۔ ایک اصاب شرم تھا۔ ایک اسی ندامت تھی جس کی نہ میں کوئی تو ضیح کومکتا ہوں منو و اپنے ان اس اس کواس ماج کی دجوہ ہانتا ہوں۔ نما ت نواس نطفہ قند میر کو ہونا چا ہیتے تھی۔ نمرم قواس ماج کی باسٹرڈ کو اس فی چاہئے تی ر نواس نطفہ قند میر کو ہونا چاہئے تھی۔ نمرم قواس ماج کی باسٹرڈ کو اس فی چاہئے تی رہے ہیں اوٹ آیا اور دات کا ای صفتہ سونہ رکا۔ صبح کیمیب سے با مرس کا قوشہ بانے معول کے مطابق نہا بیت ہی گر مجوشی سے میراسوا گھت کیا۔ وہ میرے بیروں پر اوشنے گئی۔ میں نے زندگی میں بہلی بارشیباسے ایک عجیب قسم کی بیزاد کی محبوس کی۔ مذاس سے طفطھول کیا، مذکھیلا۔ میں بہری اس کے مقاکد شیباسے اس قدرمہ و ہمری سے بیشیں اگوں۔ میکن ایک خلیج سی اس کے اود میرے درمیان حائل موگئی تھی۔ میں نے مجھی سوچاہیں نہ تھاکہ میری شیبا بوری موٹس تھی۔ میری غم خوار تھی کسی مرد کے اس جذبے کی تسکین کا باعث بی بہنگتی معے۔ اور جب مجھے شیبا کے اس دوب کا اصاس ہوا تو مجھے اس سے تھن کئے۔ گئی۔۔

می کنی دن اس طرح گور گئے۔ میری عدم توجی پر کھی سنیدا کے مقیلے
میں کوئی فرق شہیں ہیا ۔۔ اوھ اس انگریز میری عدم توجی شیبا اس فرز وں ترمونا
گیا۔ مجھلی ادر بینبر کے میں وہ اس کی طریت بڑھا تا توجی شیبا اس کے قریب باتی وہ اس کی طریت بڑھا تا توجی شیبا اس کے قریب باتی وہ میری طریت
وہ نو وہ ترب آنے کی کوششش کرتا تو شیبا عزّانی ادر بھاک جاتی ۔ وہ میری طریت
ویکھ کرمسکرا تا تو میرا بی جا ستا کہ اس بے شرم باسطر و کا محفو نوج دوں۔ بیتہ نہیں
اس کی غیرت کو کیا ہوگیا تھا کہ تجو سے آنگھیں جا دکرتے ہوئے اکسے شرم نہیں
اس کی غیرت کو کیا ہوگیا تھا کہ تجو سے آنگھیں جا دکرتے ہوئے اکسے شرم نہیں
اس کی غیرت کو کیا ہوگیا تھا کہ تجو سے آنگھیں جا دکرتے ہوئے اکسے شرم نہیں
اس کی غیرت کو کیا ہوگیا تھا کہ تھا کہ تہا تی میں کھی شیبا کو میں نے آغوش میں
لینا جھوٹر دیا تھا۔ وس سے قرب کا احساس میرے وہ دنا قب نہ ہو سکا تھا یاب
لینا جھوٹر دیا تھا ۔ وس سے قرب کا باعث تھا ۔
لین تعقور شیبا سے میری بیزادگی کا باعث تھا ۔

" کچه ایامحوس موتا کقا که شیبامیری اس به اعتبانی که اصاس سند مجه سے اور قریب بونا چاہتی سنے ماک میں اپنا یہ رویر تنبویل کرود ل خوانج د ه اب کچونیا ده سی میرے قریب رہنے گئی۔ او هراد هربا برگھومتے پوتے محصيلے محقی کم مي جانی معول سے زيادہ مي ميرے پروں كوچا مل كميرے تعدمون يراوط في كوست كونى - يورز مل مين أكر بوا مب حسب كاتى اوم میره هی ترمنی سامنے کھلے سیران میں بجٹیٹ بھاکتی اور پیم ایک دم رک کو اسی طرح میری طرف دوش آتی میری ولدادی کرنے کی تحدیا کی اس اوا پر معطف ترس أتااريس اس كى محبتون كابواب جاؤا ودلاط سدديف كياب نا عَوَاسَة فُو وَ كُو سَيَا مُركِهِي لِيتَا تَوْرَاسُ كُو ابني انفوش مِين كِي كِعبنيميّا رُكُو دِ بن میں اٹھا تا۔ بس ذراسا اس کی میٹھ سہلاکو اس کے سرپر اینا إسم يھركو اس ك ر تھیں کے میں دیتے ہوئے کے اس وی تھے دیتا۔ ایسے میں کابی جب کر میں شیباسے يجه ولا دسيمين أو لم موتا اوراس ملذًى باسر فوى نظرتهم برير ما ق و تجه لگناكه اس كى معوكى أنكھيى اورسى جذبے سے تيدا كے صحت مد حرك كك اسى ميں - اس سم كو بو بجلى كى سى تيزى سے ميراطوات كور إنفا مجو بر كھا در يعدد بإبوتا- اس وفت اس حوامی ميح كى زبرلي مسكرام بط ميرے نن بدن ميس المكسس لكا ديف ك يدكاني موتى - دوتيباكوست يحكاد تارسجها مناكو قريب بلانے كى كومشش كر الىكن تىبا جىيے اس كے ساسے سے بھی نوف کھانی تھی۔

"اس واقع کے بعد میں نے معلسل دیجھا تھا کہ شیبا، باڑی ہاسٹروکی مینج سے البر منتی و بواس پر النفات کرتا۔ جاؤا در بیار کا برتا و کرتا۔ میرے آگے سعادت مندی سے اپنی گؤوں بھیکا دینے والی نشیبا اس گورے میرے لیے

اكي نا قابل نسخير شه بن محى مقى ـ

مين جب مورج برمو ازشيباسرحدبرميري منظرموقي مين جب

كيمب مب بوتا ومشيرًا بينيه ميراسا بربي رئبي -

سبب المرد المراد سبع بسبب میں سوکرا کھا و دن طوهل د المحقا ہے اس خطان اللہ دوز میں استے کھی میں سوکرا کھا و دن طوهل د المحقار میں کھی کہی ہی اس معول اس وقت میری کا کھو کا گئی کھی ۔ شاہراس کی دجہ بریمی حقی کہی ہی اور اللہ بیت بڑی میں اور طبیعت بڑی کی میرانیس شدی میں اور طبیعت بڑی کو سل مذکو ہی ۔ اس کس میسی کے عالم میں صحت ہوا ب دے دے و اور ی کے اصاس کی اصاس کی اور جب اور در جب اومی موت سے اسمحیس ملانے کے لیے نیاد ہو یہا تا ہے جو ای اور جب اور می موت سے اسمحیس ملانے کے لیے نیاد ہو یہا تا ہے تو ایرا محموس ہو تا ہے جسے اس کے سادے جذبے بہلے ہی رہی میں رسکین اس کے باوجو د و و و ذندگی کی سادی تو انایکوں سیت اس موت بر میں رسکین اس کے باوجو د و و و ذندگی کی سادی تو انایکوں سیت اس موت بر میں دنا جا اس موت بر اس کے ساختر زندگی کو بھی سمیشر کی نبیت دست اس موت بر اسلا و بنا جا ہتی سریشر کی نبیت دسلا و بنا جا ہتی سے ۔

میں اپنے جذ بات کے کفنا سے جانے کی بد واستان ہماں سروع نہیں کر وں گا۔ تم انتظار کر و بانی اوقت توب اتنا بھے اوکراس شام بھی جب کر میں سوکر اٹھا تھا تو میرے بوجل بیوڈ ں میں میرے ناتمام نواب ں کی کرچیں کھنگ دہی تھیں ۔ ان ناتمام نوابوں کی کرچیں بوکھی تھل زندگی تھے۔ میرے اعمامات پرکوئی میٹراؤ کرد اِتھا اور میں ول ہی ول میں ای لڈت بسک کو جمیاے میٹھا تھا ہو میری بیوی اور بچی کی باتیں نے تھے بخشی تھیں ۔ ° میں انتحمیں مانا ہوا کیمیب سے باہرآیا تو طلان قرقع شیبیا مبرے سواكت كومنس أنى- من في سويا كهيل كموم بيورس وكى -" اس نے برکا مگ خال کرنے سے پہلے ، ویکا دیکیا س اس بو کھواس طح سے اپنے ہونٹ مگ کے کنار د*ن سے لگائے۔ نویا کو ن ہی خی*ا اون میں کہیں دُور مليا گيا جيسے اس مگ ميں بير كى بجائے يا دس سيال ہو كور ، ه گئى ہو ل - اور جب نصوّدات کی اس و نیاسے وہ لوٹ آیا تو گُ نمالی ہو پیکا تھا۔ میں نے اس کا اور اینا مگ بھر لیا۔ " آج عنران طبح و ل كا اساسه بن گما خفاكه مبي غيالول كي انجن اسي سے سچا بیسنے پر آمادہ ہو گیا تھا۔ مجھے ڈریمقا کہ مدویژوں گا تو دل کی بیرہائیڑنا ز الجنن بھائیں بھائیں کرنے گئی اور پھر بہاں متناشے بولنے تھیں گے۔ خوب دولیں توبعض او قایت ایسا محوس موتاب به سبیمید زندگی کی تعبیت ہمنے ا دا کر دی ہے، جیسے زندگی کا قرص مم فیکا ویا ہے۔ ادرکونی قرص الرّبائ، توزین کتنا ملکا بھیلکا ہوجا تا کیے کتنامطین ماس کا اندازہ دس*ی کرسکتا ہے جی نے تھ*و هٔ ندگی نخر اری مبو- اور میں منہیں بھا متا تھا کہ میں یہ رض جکا ووں ۔ " ميكن اس وقت كم مع كم شيبا بى مجوس بياد كرك. " من اس سادكا طالب تقار " يكاكب مجھے خيال كيا نيسيا كسى معيست بيں گونستار تو بنيس بولھي ۔ اس بار ما سر ما اس نقط تندار کر وت و تهبي كو و

الكِ ثانيرس يدوسم تقين ك صورت انعتبار كر كيا - اورس اس كي

کیمپ کی طون جل بڑا۔ کیمپ کی طون جل بڑا۔ کیٹن ڈواکٹر کیمپین سنگھ جس کا میں نے پہلے بھی نام لیا ہے ہیں دوجہ ۸٪ سے دالیس لوط رائضا۔ میں نے اس سے باسٹرڈ کے متعلق دریا فت کیا تو گرمیت نے بتا یاکر دہ دال نہیں آیا۔

عین براہ درے ہیں۔ کی طرف تیزی سے بڑھنے نگا آو گرمیت کچھا ڈگیا۔ " میں اس کے میب کی طرف تیزی سے بڑھنے نگا آو گرمیت کچھا ڈگیا۔ س کرمہ کا ان اسٹر کی وجہ مخاصمت معلوم تھی ۔

اس کومیری اور باسطوکی وجر مخاصمت معلوم تھی۔

"اس لے مجھے دو کئے کی کوشش کی توسی نے اس کو صرف اتنابنا یا کہ

شیئبا فائٹ ہے۔ میرے تیور بدلے ہوئے کے اوج دسی نے اصلاقیات کو بالاک میرے ساتھ ہوگا۔ اس کے منع کونے کے اوج دسی نے اصلاقیات کو بالاک ماق دکھا اور در اتا ہوا باسطو فی کے کمیب میں گھس گیا۔ گومیت باہر سی ٹھہرگیا۔

" میں نے کھیپ میں بہنے کو دیکھیٹ باسطو یو نیفارم بہن دہا ہے اور میص کیا۔ گوشے میں بڑی ہے۔ اس کو سین اس نے اکھی سے میں بین دہا ہے۔ اس کو سین اس کے بین اس نے اکھی سے میں میں بین کا سے میں ۔ شیئبا ایک گوشے میں بڑی سے می توں بہت ہوں بہت ہوں ہے۔ اس کو سیا۔

میل سے کس دیا گیا تھا اور اس کے بیکھیلے دائیس یا کو سیسے بین کی سے میں بہت ہوں۔

دیا تھنا۔

رباطا ۔

الم بین بفر کھ ہے تیدبا کی طرف لیکا ۔ باسٹر ڈفیمیرے انداز نظر ہی سے

ہان دیا تفاکہ میں بہت برہم ہوں ۔ اس فرجعے بلا بعاد ت اس کے میب یہ

داخی ہونے برٹوکا ۔ میں نے پر دانہ کی ادر شیب برجک گیا۔ اس کا تا ذہ زخم

دس دباتھا۔ میں سمجھ گیا کو شیل کی گولی سے مشیب باکو زخمی کیا گیا ہے ۔ میں نے

دس دبات مرکھول کو اس کو ہزا دکر دیا تو باسٹر طور نے مجھے مرز دستانی خلام

که کم دخاطب کیا۔
دستیما میرے قدموں میں لوٹ دس تھی، وہ درد کی شدت سے کراہ دس کھی اور پہلے کے قابل مرحقی اس کو سیسے کراہ کا لی دی ۔ ملیٹ کی باس کو سیال مرکا ہی اس کو مقابل ہوگیا۔ میری البند اور سیلے کو میں میں واصل ہو بیکا کھا اس کے مقابل ہوگیا۔ میری البند اور سے بیا کو ترب کو میں داحل ہو بیکا مقالیکن اس سے بیا کو قریب کو وہ بیچ بیا و کر تا میں نے باسٹر و کے ایک می ترج دیا تھا۔ اس نے کھی ایک وہ بیٹ کی ایک میں کا ایک کواس پر فائر کر دیا۔ گر میں نے میں مضبوط کرفت سے جھکا نہ دیتی آو شایر باسٹر و دہیں جھی ہو میں مصبوط کرفت سے جھکا نہ دیتی آو شایر باسٹر و دہیں جھی ہو

گرمیت نے ہم دونوں کوجد اکمیا باسطرہ عفتہ سے کانب دہ ہوتا۔ وہ اس حادثہ کے بیعے وہ فی کار برا تھا۔ وہ اس حادثہ کے بیعے وہ فی طور برنطقی تیارہ نھا۔ برخلات اس کے بیس ہریا ن کے بیعے تیارہ بھا۔ اس نے خاموش رہنے ہی بیس اس کے بیعے تیارہ بھا۔ اس نے خاموش رہنے ہی بیس کہ اپنی ما نیست مجمی ایکن دکھا وے کے بلے گالیاں بکتارہ ا۔ اس اطمینان میں کہ گرمیت اب مجھے اس کے قریب کشانہ دے گا۔

"گرمیت مجھے گھیں کے باہر لے جانے لگاتو میں نے شیدبا کو گود میں اٹھا لیا اور ایک بار فرقی طرف اٹھا لیا اور ایک بار فرقی طرف اسے بلیا کو بار فرقی طرف وی مجھے مزہ حکیما ہے گا۔ ویکھا ہے گا۔ ویکھا ہے گا۔ ویکھا ہے گا۔ فراکٹر گرمیت نے کیمیپ ہاسٹیسل میں ٹیدباکی رہم مبٹی کی ۔ محاذ ہمیں تقیمین مقاکد میرے خلاف تادی کا ددوائی کی جاسے گی۔ محاذ

پر زندگی کی سکیا نیت سے دیسے بی س اکتابیکا تھا۔ میرے ساتھ ہو کی کریٹے ا والا تھا اس کے لیے میں تیاد تھا۔ زندگی میں کو ن س نو بھود تی رہ گئی تی، میں کے بھین جانے کاعم ہوتا۔ یہی ناکر لے دے کر ایک شیبائتی سو اس کائی یہ حشر ہوگیا تھا۔

" میکن اسی دان جایا نیوں نے ہم پر زبر وست حکم کیا۔ ہا دے ہدن سے ساتھی کام آک ادرجب ہم نے سمتیا د ڈوال دیئے توسمیں تی کر دیا گیا۔ کیٹین ڈاکٹر کرمیت سنگھرنے باسٹرڈ کی جا ان بچا تی جب وہ ایک کھائی میں زخی ہوکو او ندھا پڑاسسک د ہا تھا۔

" شروع شروع میں قوسم سے اساسلوک کیا گیا ہو جاؤر وں سے
کھی نہیں کیا جا تا۔ میں نے شیاکو آخری باداس وقت دکھا جب کہ جھے ہمتا
کرکے قید یوں کے عول میں لے جا باجا رہا تھا۔ اس کی بیٹائی پر زخم تھے اس کی جھیلی طاقت پر اس کے ساتھ دمینگ دسی تھی ۔ اس کو دمکھ کرمیں تھی گھی تو وہ گھستی ہوئی جھی سے دھکا وے کر آگے بڑھا دیا اور شیب باکے تھو کر لگا دی تو وہ کراہ کر سیمجھ سہط گئی ۔ میں نے بیٹھے سے دھکا وے کر آگے بڑھا دیا اور شیب باکے تھو کر لگا دی تو وہ کراہ کر سیمجھ سہط گئی ۔ میں نے بیٹھ سہار کے تھا وہ اپنے جم کا پھیلا حصد زمین پر آگائے میں سیمت بڑھ دی تو ہ کرا ہا جا اس سمت بڑھ دی تو ہ کے جا یا جا اجا رہا تھا۔

ایکے دو تو ں پا وُں کے سہار کے قسانتی ہوئی بچو اس سمت بڑھ دی تو ہ بیٹھ جس سمت سم قید یوں کو لے جا یا جا رہا تھا۔

سمت سم قید یوں کو لے جا یا جا رہا تھا۔

ا بس نے دیجا با سرو کے سر پر بٹیاں بندھی ہو نی تقیس - وہ اپن دیکھا

کا بہو تھالیکن اب اس کی کوئی اہمیت نظی۔ وہ ثبیبا کے برایر سے گزائے لئے اس نے بھاک کر بڑے چا و سے شیستا کی بیٹھ پر ہاتھ بھیرا۔ شیبانے کئی کوئی مزاحمت مہیں کی کیکن کسی جا یا نی فوجی نے بند و تن کے کمندے سے شیبا کے سر پر بچوٹ لگائی تو وہ ترفیب اُٹھی۔ زخمی باسٹر ڈونے اس لیمحابا پنی فوجی کی ناک پر پوری قوت سے منتظ برطو یا اور وہ لڑا کھڑا کو گڑگیا۔ ایک شور میجا سے جا پائن فائ فوجیوں نے اس اہائت کے جواب میں با سٹرڈ کو زود کو بسال اور سے تیدیوں کے اطراحت بندوتیس تان کی تحبیس ۔ اور ہم سر جھجا کراگے گئے۔

و وسرے دن جب میں داشن کی تقییم کے لیے لے جا یا جا، اکھا تو ا اسٹر ڈسجھ سے ملاء وہ میرے قریب آبا۔ اس نے مجھ سے کہا۔

" مخفاری گون کاش میرے بیسنے کے پار سوجاتی۔ نیس نظامی کے یدن و کی کے اور میں نظامی کے یدن و کی کے میں نظامی کے یدن و کی کے اور میں نے اپنے اور مجھے کے اور مجھے کا معرب اور معانی مانگی۔ میں نے تحقیق خلام ہزدونانی کہا مخفا۔ اس کا آنسومیرے لم نفوکی بشت برگر اا دراس زنم کو کھگو دیا ہو اس سے لم کھا تا ہے۔ اس کا آنسومیرے لم نفوکی بشت برگر اا دراس زنم کو کھگو دیا ہو اس سے لم کھا کھا تا ہے۔

" با سُبِلِدُ الگ مِن كاشا مِعِيوك اس ف الراس كوكالى مرب اور مك من علوالا اور مجوس بين كريد اعراد كيا-

یں اس دانتان پارکینس اتناکھو گیا ہوں کر تھے بر تھی نہیں یا در باکر تم مرے گھر میں میری میں مدارات کو رہے ہو ہ اُس نے مجھے امنارہ کیا اور گک اٹھا کر ہونٹوں سے لگا دبا۔ جب ہم نے بُرِخِم کو لی توا ٹھ کر فرج سے ایک اور باطل کا لیا ہا۔ میں نے وکھامیری مسر اکیلی مبیشی اپنے نومولو دکو ووجو بلا رہی تھی ۔ کیٹین مسوو الزمال ندیدی بھی میری ہوں کو تنہا و سکے کو بڑا غیرطنن سا تھا اس نے اپنی بیوی کو پھا دا۔ مسکی ، مسکی ۔ مسکین اس بیا دمجوی اوا ذکا کو لئ جو الجمہیں سے نہیں ہیا تو وہ خاموش ہوں ہا۔

سے میں بند دیجیا اپنے ہوئے پڑسکرا مبٹ کی بیا ندنی فیمکا لینے کی اس نے اس طرح کو سنسٹ کی جیسے پُونچھٹے تازہ قبرکو مورج کی کو مل کرنیں قبرت ان بھرس اس طرح کوسٹسٹ کی جیسے پُونچھٹے تازہ قبرکو مورج کی کو مل کرنیں قبرت ان بھرس نمایاں کو دیتی ہیں۔

مجھے پھرے کی اس بھاندنی میں دور دو ریک تا دیکیاں نظراکیں۔ ایسی تاریحیاں جس میں سب کچھے کھو پچکا ہمو۔ نبر کی تاریکیاں ہو ڈھانگ جارس ہوں۔ فبر کی تاریکیاں ہو ڈھانگ دی گئی ہموں۔ اور دمیٹین متعود الزال زیدی نے بیئر کا مجرا ہموا گگ اپنے ہونٹوں سے لگا دا۔

وه آ دها مگ پردهاگیا تو مجھ سے کہنے لگا کرمیں جاری سے بی جا وُں تاکہ ہم مل حل کو کھانا کھاسکیں اور میری ہیوی کی تہنا فی ختم ہو۔ مجھے اب سمجھ میں آیا کہ سعو دالز ماں زیدی کی جیسی میکی میری ہوی کو تہنا بچوم کرکہیں جاجئی ہے جب کرہم سب اس کے جہاں ہیں۔ " مجانی کہاں گئیں ۔ ؟" میں نے پو بچا۔ میری ہوی کو تنہا دیکھ کر ہی کے لین زیری کے سینے میں گولی لگ حکی تقی۔ میرے اس موال نے بھیے اس گولی کو کھینے کر باہر کال لیا اور کمیٹین زیری

میں نے تھی بات ہنیں بڑھائی۔ اپنی بوی کو اوا ذرے کراس میل پر بلا ایا۔ میں نے مخصر اس کو بتایا کہ ذیری اپنی محاذکی زندگی کے بڑے دلحيب واقعات منا دہے ہيں ۔

* كهانا بيس منكوالين بين رخيك بين ا

أورزيدي فيالأزم كواواز دي ريوحكم ديار

ميرے ذمن ميں اب وور دور مک خيباً کے يا كہيں مگر ننس مل -اب تو زیدی کی جبیتی میکی میرے ذہبن پرستھوا کے لگارسی تقی لیکن زیدی کواس درد و کوب سے کال لینے کے بیے سی اس کو اس کے گھرسے میم محاذ

" بأن توسيم كيا موا؟"

« کیا کہرد ہا تھامیں ہ^ی

" ين كركور ملون بالمروية اين زخى التقول سي مقارب المق تقام ييا ورآبريده بيوكرمعاني مأنكي-

ی دومرے دن ہم قیدیوں کو ہادی بٹالین کے مطابق مختلف کھییں پس منتشر کو دیا گیا اور مخت سے یا بند کر دیا گیا کہ ہم اپنے و ومسرے ساتھیوں

سنے ٹرکلیس ۔ " ہم دل کھول کر بخسی سے کچھ او چھ سکتے تھے نہ ایس ہی میں بات رکھنگتے تھے۔ سب سی رہ کرتھی ہم تہا تہا تھے۔ اس بے ولی کو دور کرنے کے لیے تاہیج ہى إيك سِيائق موسكة انفا-لسو و كفي مبيرز نفاكو في جايا في سيا ہي رحم كھاكر ا کمی اً د ه سگر میط کیمینیک دیتا تو محتی سیاسی ایک ایک شش لگا بینته اور یهی ا مک حبلتا ہو اسگریٹ کشنوں میں کی دیجو ٹی کا باعرث میو تا۔ نسکین طا ہر ہے کہ میری حمیت به گوارایز کرتی ۔ · مختلف انواً مب*ن بهم بسنة رسنة ، سمين توكيو له ب*هايا جائے گا، مهين شوط کر ویاجا ہے گا ، یہ بتانے کے بلے کرمے زندہ مسلامیت ہیں ہم سب تیدہ ک كورير يوسي أمك ابك نشريه كرفي انتظام كمياجات كامير اين سلامتى كايماً ہوگا۔ بوسم اپنی بیوی بچول کو اینے عوبیز دا قارب کو دے کیس کے۔ عرجب بهم في منظياً رنبي في أله تقي ا درمجا في رمصروه . مرجي مختام الم تحقة توسمين إيضابي كجواس في إدائه تقريد مرئة استرس ول سع موكر كورما تاب ميكن حبب سے بس بيد موكئے تقطيمه الساعالم تقاطبيے دل ايك ويرا يه ہے جہاں خانه بروستن یا دوں کا مک فافلہ طربیے۔ آگ حلتی ہے۔ التر محفظی موجانی ہے اور یہ قافلہ ردانہ ہوجا تاہیے۔ اور سم محفظہ ی را کھ كوول كرويرافيس إدهوا وهوار البوامحوس كتيبي-" يا دوك كي اس المر لي زو لي را كويس مجھے شيبا بھي نطراً في -

" ا بینا بچهلا و معرز مین بر مکام اکلے بیروں کے مہارے رسکتی مونی شیا

وه کچه دیرخاموشس د ل- پهر کچنے لگا . " پيكراكيا محوس بو تاب جني آج بحي اپني زندگي كوس اس طرح گھيدىك را موں 'چيے شياان دونوں كو گھيدي رہى تقى۔ " ميرا و من بجور كي تم كل طرف متنقل بهوا ليكن ميں نے ابينے ذہم سال کواس طی بیمال دیا جیسے انفی انفی ده نو دسمیں اپنے سی گھرمیں تھیوار کر حلی گئی تھی۔ قيد ببوئي مبين سيرادن عمّا أوه كين لكا " سأدب نيدون وكل میرا ت میں وهوب کھلانے کے یعے لا با جار یا تھا۔ پھر ہاداطتی معائن سونے والانفا- ليكا كب ميرى نظر كومت ميجريه فرى وه اكرا ول معيما بوانفا اوراس كرمائي شيباً يرى مفى منوشى مج اس طرح مل في جيب كسى بعدك نفير كو دائسته میں برا ہوا دویہ س جا تاہے۔ " نیسا د نده بنه تیکن گورامیجراس کے زخم سے کیٹرے کی کر کال رہا تقا ادروہ اس کے زخمی سروں کو بیاط رسی تقی ۔ا ، شي س إ - " سي في اس كو يكادا-وه اسطح الملى جيسے و نيا محرك طاقبتس اس في ميث لي بيں واس كي تھو

ں ۔ با ۔ یں بے اس یہ بیادا۔
' دہ اس طح اکفی جیسے و نیا بحری طاقبش اس فے سمیٹ لی ہیں ۔ اس کی تھو ۔ یہ میں کسی کھو کی ہو تی جیزے یا جانے کی مسرت بخش جک تفی ۔ وہ مجھے ڈھونیڈ مسری تمثل شی تھیں۔
میں کشی کھی ۔ اس کی اسمحقیس بڑی بے صبنی سے میری تمثل شی تھیں۔
میں تشدیا ۔ اس کی اسمحقیس بڑی بے صبنی سے میری تمثل شی تھیں۔
"مشیدا ۔ نشی ۔ یا "

میں نے کیر کیادا۔

اس في ترفي كر في و يحيا اور شاير يه يحبول كن كراس كانخلاصه بكا دمو

چکاہے۔اضطاری کیفیت میں اس نے جست لگانی اور وہیں گریٹری پھر انطی اور پوری قوت سے اپناجی گھیٹی ہوئی میری طرف بڑھی ۔ "کل سادے قیدی سائیگان لے جائے جائیں گے۔ ود لوگ جوریڈ او بر اپنے بیوی بچوں کو کچھ میام دینا جا ہیں وہ اپنے نام نوط کرا دیں۔ * لاَدُ وْ اسْبِکْرِ بِرِجا بِانْ مِيں بولتی ہوئی ، کک واز کا تر جم کھی سہیں فوری بعد منا بإجاد با بخا- سب كررب اس أوازكي طون متوج بو لكن كق ميري كهيس شیباکو نک رمی تقیں۔ میرے کا ن اواد کوسن رہے تھے۔ شیبا میری طرف بڑھ رسی کفی -اس کا او در مراجیم زمین برگھسٹ ر با تفار وه کراه کروم کجر کے بیلے ركتى كيم ورى قوت سے ميرى طرف برطنى - بنس خارواد او سے كے الكا اطلع میں کھڑا سَشینباکو اپنی جا سب برمفتا ہوا دیجیتا را گھا لے پر گونخبی مرد فی آوا ز كوستتار بإكل مجهيها سيصيل جاناب رشيباكواس حالت سي محموط كر-تنیباکوجو او هرمر عظیم کے ساتھ میری تلامش میں بیان تک علی آئی ہے۔ تيمباكو بوميري آ وازمن كوابغے مرتبے ہوئے عبم كى سارى تحليفيس بحبول سيكى ہے ۔ شیبا تراپ را ب کو مرجائے گی ۔ اس کے جم سے کیڑے جینے وا لا گوا مبر بم می کل بیال نبنی دید گا-مین نے بے طرح محفر ن سے کام لیا۔ جایا فی میا کی کرسے بن معاہوا بیل میرے ہا تھ میں تھا۔ میں نے برسے مجھواس قد آبزی سے کیا کہ وہ مز اہمت تھی مذکوس کا اور میں نے بیش کی سادی اُو ایا اِن ٹیسا کے یسے میں داغ دیں ۔ اور گولیوں کے معبر سی بٹل خالی ہو چکا تھا۔ نیکن اس كالجفيح كو أرساس مذتها اورمين خال مشل كالبنبي وبائت جار بأنقا- بيمان كر

کر دوسرے سیاہی جمع ہوگئے اور اعفوں نے بیشل مجھ سے تھیمین لیا۔ ﴿ گودامیر سیر منہ نہیں کب دوڑ کے میرے بیاس آگیا تھا۔ مجھے جب ہموش سیاتو میں نے محدس کیا کہ وہ مجھے مجھوڑ راہے۔

آیا تویس مے صوص بیار وہ سے بسور رہے۔ پیس نے شدھال موکراس کے سینہ پر اپناسر رکھ دیا اور اس سے پہلے کہ بیس دوٹروں ۔ گورامیجردور إنقا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ تم اگریہ سب مجھ مذکرتے قوس بین کرگز زنا۔ ہم اپنے کس جہتے کی ذندگی کو اس طبح قونہیں بچوٹ سکے کہوت اس بالمنسے اظاریر

اس فاستحرار آئے۔ "سکن جھے گورے میجر براس کے آنسو وُس کے با دہج درہم ہنیں آبا ۔ "سنے اس سے کہا تم چلے جا وُ۔ خدا کے لیے تم میری نظوں سے دور ہو جا وُ۔ دوروہ آنسو پونجیتاً ہوا کہیں کھ کے گیا۔اس کے بعد میں نے اس کو بھینہیں دکھیا۔ میکن وہ مجھے یا دم تاہیے۔

سیام برحی جایا نیوں کا قبصد موجکا نظا- اس بیدیم کورد ۵۸،۵۵ کے لے جا یا گیا ۔ جہاں سے میں نے رقر یو یر مائیک کے سامنے صرف انتاکہا کہ "مسکی میں جب و شراؤں گا تو تھویں شیبا بھا دوں گا اُر

یہ نہیں کی نے میری یہ آوازسی یا ہنہیں ۔ دیکن جب میں اوط آیا قریب کی واقع تک ثیبا نہیں بچاد سکا ہوں۔ سے تک تنہیں ۔ میں اس کو محص فرح ثیبائے نام سے بچاد سکتا ہوں ہ

اس کے بعد ملو دالزماں زیدی باعل خاموشس موگیا۔ اس کے بھرے پر بڑھا یا بھاگیا تھا۔ وہ مگفتہ ہم وص سے میں ابھی مجھ ویر پیلے اس کے اس کھر میں

ملا تعاده ميرب سامن منبي تفاء

میں نے اس سے گھوجانے ک اجازت جا ہی ۔ اس نے اثبیات میں مسر بلادیا تومیں نے مصافی کیا ہے اس کے ابچ برت کی طرح مرد تھے۔

اس نے بہت جھک کومیری ہیوی کوالوداع کمانیکن اس سے نظایر چار منہیں کیس میم سیٹر صیال اڑ کر پوٹٹر کی سکتے تو ایک موٹر اکر د کامیکی

برط مع وأسكس فرجوان كوالوداع كرتى بولى الزنى ـ

مُوٹر کی سینڈ لائمنس اُف ہو تھی تو میں نے دیکھا۔ یہ جوان متودالز مال ملک فی دوست بھاجس سے میں کیٹین مسود کے گھر ہیں ہی متعاد ف موسکا تھا۔

میں نے مسود کو تعد ا حافظ تھیا اور اپنی کا د اس ارم کرنے می کونفا

كر ككر سيحس شبك ك روف كى آواز آئى ۔

كيين سودالزمال زيدى بدواد موالها واستعطاكر كها

" منيسيا آد لم مول ساشيها واد النَّكَ " ادرمز ير انتظار كيه بغيروه

بیک کراینے گویں جا گھا۔ مگر زارتاں یہ س

مینی نے آتھ بلاکر ہم کوالو داع کرتے ہوئے کہا۔" شیبا ساری جکی ہے 'معوداس کے دیوانے ہیں وہ خو دھی ایک لمحرانھیں منہیں جھوڈ تی ۔ دہ سورس نظی' جاگ گئی ہیں سنا پریٹ

ر من جات ن سیدسید. میں نے کا دا سٹاد مشکر کے آگے کی لائٹ جلائی تو پر ڈسکومنور ہوگیا۔ کاسٹس میں کمیٹین معو و الزباں زیدی کی تاریک زندگی میں دوشتی

ك كون كون كيينيك شكتاء

كامش مين دنيا بوكى عبين شوركر ايك لمح كيدامس كيفال

بر مرکن ایک کھے کے یعے۔ مبلکی کامٹس تم شیبا ہوسکیش ۔ اور میںنے کار بڑھا دی ۔

رات کے راھی

كهرط المهرث الكيين

وه بوروں کوطی سے کے سے بائتی سے گرد کرسیٹر حید ں کی جانب بڑھتی آواس کا سایہ اس کو بھوڈ کر ٹیٹھے ہرٹ آتا کیو بھر سیڑھیوں تک پینچے بہنچے اندھیر کچھ اور ٹرھ جانے اور سایہ صرف اجالے کا ساتھی ہے۔ وہ در دانہ دکھولتی اور کمھے بحر کے لیے *مٹرک کی اُ دار*ہ روشنی کرن کر بن كراس طح اس كے ور دازے ميں ورا تی جيسے سينے ميں داز بائے مركبتر۔ اور محرد ومفسوط بالهين اس كرسادے وجو دكو حكوالم بيس سي اس كيراس

كالبيم ابن مأدى حمارتين البيني ماريدا صاربات ابني زأرى كميميز الممو الكِ بنَّ مُركز يرسميتُ كرايناسب كِجُوانُن دونوں كَھُلے ہوئے ہونٹوں كو يَجْ دِبنا

ج تیزی سے اس کے اسے براسے ہونٹوں کی طرف بڑھتے۔

وه ترط پ کراس کی با تنول سے کھے بھر کے بلنے مکلتی ۔ درواز ہ مبند کردیتی اور دونول امك دوسرك كوسهادا دي سرطيول يريشه كالني مي داخل ہوجاتے۔ آہمتہ آہمتہ پر دہاکراس محتاط خرامی کے با وصف جاویدلوا کھواتا تو ذکمه است سنھال سنھال نیتی۔

كميكن وكيركا سابراب ابكب اورمضبوط وتوا ناساك كيا كقول مجبور

كهرف وكهرف وكهيط

بالمحن سے گزد کروہ اس طبح سیٹرچیوں کی جانب بڑھتی سے اپنے بى سائے سے بے دہی ہو۔

كوف المحدث الكوث .

الكنى سے گزركر _

اور براس كا دوزسي كامعول تفا.

بالتحن سے لگا ہوا جا وید کے والد کا کمرہ تفام جا و مرح والدست دید

ذيا ببطيس كاشكار تحقاء ببتيها مبطيا ميكرا ماء بعن وقنت أسحميس مجالر مجالاً كر اجاك مين اسطح كلور" البيسية الرحيري مين تحما في ملين ف ر أ برو _ بعض و قت المحيس عمام عمام الراماليم اس طرح كفورتا جنب اندهیرے میں مجھالی نہیں وے دلی مو سیفن وقت بڑا بڑا اوکھنا دمتا - اس کی سادی قوتنیں میں شمیط سمٹا کراس کی زبان میں نیچے ہو گئی گھیں ا یک بل کلی صنا نع زکرتاا در فو را با تیس شروع کر دیتا۔ کوئی صر دری مہیں کہ حس سے باتیں کرد ا مو وہ جاریانے برس کا بچریا بچی نہ ہو۔ یہ جی صروری بہنیں کرجس آ دمی سے بانیں ہنورسی ہنوں اس کی اپنی بیوی پاس سی کہیں درد نه ه سه سیلا مهبین دسی موسد مذعری قید، نه موقع محل کی مخصیص بوسله، اور کفتے ہی نادک کوں پر یہ زبان ایناعل جوائی کودیتی اور وقت رقمی برندے کی طرح اس کے آگے کھر محطرا تا۔

بى دىرىقى كە دىكىد اينے جاسى دالے شو برك انتظارىس حب بدكل بوجاتى تواسطرح سانس دوكے برى دمتى جسے جاد بدكاباب اس كى تىز تىزمانو سے يداندانده لكايك كاكو دكير جاگ رہى سے - بچوده اس كو بكارے كا -

ذكية _ وكامين _ دوگونظ ياني _

 " ابا امیں اینے جا وید کا انتظار کر رہی ہوں۔ متہارے بیٹے کا۔ میرے اینے شو ہرکااور تم مجھے اس انتظار کی لڈن سے چھٹے رہنے دو ۔ * اما 'اب وه آئے گا اور اس کی پانہیں اس کے " اُت ابّا ، تم اینی موت کے تعلق سے کتنے غیر بخیرہ ہو۔ " تم تُواس طَح بَى ، جِد ہو جیسے کوئی یو پلاگنا کھا جا پاھنجا کپٹیل میدا ن میں اسی میند پاکواولوں سے بچاتا ہو " كفيف وكفيط وكفرط بالكفرط بالت وہ بے تحاشہ جا وید کے بیے بھاگئ میکن بالکن کک بینھے سینھے وہ لینے ہی سائے سے نوف کھانے نگئ - اس لیے کروہ کی نے کو بیڑھیو ل بھے سینیا صابتی تواس کا سابرا بآ کے کھلے ہوئے درداندے فی چو کھمے کو وسد دیتا ہواگر تنا اوراگرا ما حا گتاد مبتا تو اس سائے می کی ما زمش دیجیری گونتاری کا باعث نبتی ۔ مختفی تحقی ایبا ہوجا تا قریر ها این بہو اور بینے کو اس و قت تک دی کر تا جیب مک کرد ہ سکرش پر مذا نز اُننے اس وقت ان کی زیزگ کی سب سے بری تمتان کی اسی خلوت موتی -

نلوت جو د وصبول ادر و دول کا اتصال بن د و نو *ل کے نس*نس میں ساجا تی ۔

ا در اس وقت اباً اپنے بے مصرت دج دکا بہ جو اٹھائے ان کی بھولاں بھری دیکین خلوت میں بدریت کے کانٹے بھینئے کے لیکھیں کمجی جاگ جاتا۔ اسی بلیے ذکیر بائلتی سے گز دکر اس طرح سیڑھیوں کی جا سب بڑھتی جسے اپنے ہی سائے سے بچے دہی ہو۔ لیکن ایک زخم تفاج آئی سادی محیشو مر کے باوج د۔ اس بے بنا ہ

سین ایک ذم مقابواسی ساد ناصیتو می کے باوج و۔ اس بدین ہ م

ابک ابا ازخم بو محبتوں کی مفاظت مستھے نیے اپنی ذرم زر خلاش کے ماتھ دل کے فریب ہی کہیں بیلے سے نو داد ہوجا تنا ہیں۔

سِيكِ كُو يُركِيهِ لُولَ كُومُلَ رِ إِبِيو -

جیے کو ن گھنے مایوں ک ٹھنڈی نصبا عیں اٹھادے مینیک دا ہو۔ جیسے کوئ اپنے بیٹے کی قبر پر سر بھی کا شسے بیٹھادور سے آتی موئی ناتھ

کی آوا زسن را ہو۔

رین ما در این کچونهیں ہو تا نسکن اس ساست کچھ ز ہونے کو معی و محیس "

کمرتے ہیں۔

مرحے ہیں۔ اوراین زندگی سے طلن ہونے کے یا وجود ذکیکسی ایس ہی ہونے سے ووچار موگئی تقی ۔

« ذکیه کا جا وید تو مراشرانی ہے "

م ماديد برا زمين اورا عجا دوست مع حو شراب كم الحول تراه مو

الم ہے۔"

الس كے ليے دنيا بجريں سب سے تديا دہ بيارى شے شراب ہوا

" اس كے بعد ذكيد ! ؟ "

" تنتس "

ا ذکیر کے بعب رشراب کہوایا " بخاس ہے "

" يبخ شراب "

" بہنس کی ، پہلے ذکیہ ٹ

تم مى بتا دوكروكير ماويد ك دوست دكيرس سعيد يوميقة مده مسكرا مسكرا كوجا ويدكو ويحتبتى ادرجا ويدجا بسي كم كوظ الموجاتا _

جیے سب کے سب بچاس کرد ہے ہوں میکن پھرمی دہ ذکیا کا مق دباکراً مہترسے اس سے کھتا۔

تم مجھے ستراب سے زیادہ عزیز ہو۔ اس بلے کہ تم خود شراب ہوا

ا در و همسکرا کرجا و میرکو دکھتی رہ جا تی۔

لیکن ایک ذخم کفا بواس کے بینے میں کہیں دس رہا کھا۔ " جا و پیرنترا نیا ہے " جا وید شرانی ہے پر تر

" ہوز ندگی کا مادائش نشراب کے بلے تھکا مکتاہے " " بو ذكيركو

سدادر ذكير في الكدات جاديدك يا وك أنوول سع دهوديه-

" منراب مجعوثه و دجا و پد به شراب میری خاطر مجعوثه و دجا و بدبه میرب

میکن آدی مجی محبی و تعت کے اتقوں سے کیا کھور مجین کر قسمت کی مجھو کی میں پھینک دیتا ہے۔ صرت اس تعبّد میں کد دہشکی کی طرت جا داہے۔

مالانکر ایک وقت کی کھلے ول کی مسکرا سرٹ سے بڑی نیکی ہے۔ بھآوید نے وکیہ کو اپنے قدموں سے بڑے بیا وُست اٹھا ہا اور جب اس کے بونٹ اس کی آمھوں سے عبد ا ہوئے قو زبان پر شراب کی لکی کے ما يَوْاُ نُسورُوں كا نكس كھي نفا۔ سووں کا بات بن علام اور بھر ذکیر کے جم کے روئیں روئیں سے بھوشتے ہوئے سرکیے خرارے سمير سميريول بن كركفك ليحتر سبته عیدل بن نرصلے سیخت ر اور دکیدکوجا و ید س*کے اس و*بو د سکے سوانچوکئی یا د ندر ہا جو پیاس کھیتی ہم متواسلے باول کی طرح مجوم مجوم کر تھار ہانفا۔ ا در حا ويد نے شراب کہنيں مجھوثو کا ۔ كهط، كهط، كهدف ـ ادريه اس كاروزس كامعول تفا جا دید ایک پر ایموٹ نرم میں اسٹسٹ منیجر کفا۔ دن بحر بڑی مخت ا در لکن سے کام کرتا اس کی زندگی ایک بندها طیحا پر وگوام بھی جس میں اسپی كيها ميت المي لفي بوبجائے فود زندگی كا ايك طن بن كور ولئي كفي -رات كامتوا لاجا وبرصبح يو بحطية وقت مبدار مبو"ما - أنكفول ميس سرخ دو دول كيسواكونئ او مطلمت نه هو تى جورات كارا ذكيلانى جاسك-ذ کمیه انھی تک سونی رمین ہے جا وید شیو کرتا ا درغمل خانے سی گھس جا تا-اورجب وه بنها دهوكر دهان يان ساسيش بجاتا بهواغسل نماني سف كلتا تو ذكيه جاسيال لين بهوك التحرط أرال لين بهوئ سيدار مو في اور اين كيرون

کو درست کرتی ہونی مبرسے تھلانگ لگاکہ اس تھیا کے سے مل خانے میں کھش جاتی جیسے اینے بدن کی رعنائی جاوید کی نیز نیزنگا ہوں سے بچا رہی ہو۔ وہ دیر تک نہان دستی _ اپنے سم کو یان کے بھیاکو سے بچواس طرح عم مقم كرى فن الكرايا في تعليه كوني را كومل و بي موني تينكاريوں پر تھينے وے راہو۔ ده دهیمے مُسروں میں ہوانی اور بہاروں کے گیت گاتی۔ ایسے گیت ہو ہائے ثاع و ل فے اتھی نہیں کھے ہیں ۔ تر گک میں ہونے سے اس کی اوا دھجی تیز موجا نی توجاء پرس س کر آپ ہی آپ خوش ہوتا ہے تھی ان اوا دوب سے وہ نو د اننا تر بگ بب اجا ناکه انگرگرغس نهانے کے دروا ڈے کو کھکھٹانے لکتار " بیا ن مِن طِدی کو در بست مجھ کر گگ دسی ہے " وكيدائس كل أوازشن كرفهني اورا وينج سرد ل مين كأفي استختار تحمی تعیث سے درواز دکھو ل کرما منے آبا تی نوجادید اس کے تھوے الوسيحس كو ديجوكر معونجكا ره ما "ا-تحبی وه "ناک " کم ناسه اور ذکیبرا ندازسے پکارتی -" تم نے اخبار اتناجلد بڑھ لیا ؟ مران مان ایک ایک نفظ پڑھ نیاہے " " آرسی بیول م " الجبى آجا و وكى رببت محوك نكى ہے ۔ مچر د د و ن ل کرمیز بر د نیا محرکی بایس کرتے رہنے۔ بڑھا انے کرے میں محبی محبی سانس لے کر اپنے زندہ و جو د کا اساس انھیں دلا دیتا کی محبی

ومسس کی آواز ذکیبراورجاوید کے کا نوں سے اس طرح مکمرا تی جیسے کو ٹی م ستر نوام موج ساحل کو مکتے ملے حمد رسی مور وہ نا سنستہ کرنے کے دوران میں کمبی با در بھی سے معنی تھا اُر و لگانے دالے اونڈے سے باتیں کیے ماتا۔ دکیبر اور ما ومركو اس بات كا اساس منا بالحلى كه باورسي سال رستاة بالأكيديا مشکریا وو دهر کے لیے اتفیس اپنی سکرسے اٹھٹامز بڑتا کیکن ہوڑ سے ال کی اوا دسکسل آتی رمین جویا وری سے باتی*ں کر را ہو* تا۔

نا سنت سن ادع موكر ذكيه سنكاد ميزير دكهي مولى فوشبوك س ما ويد كركم كيرول كومعطركوديتي وابن إفذها ويدك كيرول يرتعيرن وتت يربات ص صاف طور براس كم محمد س احان كرجاد عدك ليداس كي برا داس كي القول من معداً يا

ي و كيرون بر دهان طي نوشبولمتي جيب ده اين آپ كوبي سنوار رس ب

یا دمدسج و هی کرافس کے لیے تیار موجا تاتو وہ ایک دوسرے ک با ہوں میں با ہیں اوالے دروازے مک جاتے۔ ذکیر بڑی محبّت سے جا دید کے ہا تھ ویا تے ۔ نیکن اکثر ایا ہو تاکہ بالحن سے بو کہ دردا ذیے تک پنچینے سے بیلے

الم بصب داسنة ي مين الحقين لوط لينا-

مها دو _ جا دو "

ه مم آبی دیے تھے ابا "

. " ميں آج تحجيلي بعجو ا دول گاابا- يا بھرآپ کہيں تو مرغ ، يا پرانس "

"برانس تعیک دہیں گے۔ برانس باکل تھیک دہیں گے "

"میکن مواوید ، مجھ سے کھا یا نہیں جا ۔ ایجھ ۔ برسوں میں نے تھوٹ ی
سی بڑنگ کھا لی تنی اور "شوگر" بڑھ گئی تنی ۔ دان بھر میں سونہ سکا۔ تم اس
دان بھی حسب معول وہرسے لوٹے کیکن مجھے بتہ نہیں وکیہ نے کی دروا ذہ
کھولا ۔ متہا دے لیے دروا ذہ کھولے کے لیے صرف وہ چوروں کی طح چھپ
کھولا ۔ متہا دے لیے دروا ذہ کھولے کے لیے صرف وہ چوروں کی طح چھپ
کھوپ کو جائی ہے کہ کہیں میں جاگ نہ جاؤں۔ وکید میرا بہت نیال رکھتی ہے
جادو ۔ وہ بہت اچی لڑکی ہے۔ تم اسے جمی تکلیف شربی انا۔ میرے منے
جادو ۔ وہ بہت ایس لڑکی ہے۔ تم اسے جمی تکلیف شربی انا۔ میرے منے
کے دور میں تہیں ۔ میکن تم میرے لیے برانس عزور تھی ا ، کیو بکھ واکٹو نے
میں مفید گوشت ۔ "

" إل ابا - مي آب ك يله يرانس طرور مجيمي سكا "

اس کا دیگ دیجے کے بیے ساتھ اور سے اور سے کا شن صرف سونگھنے اور اس کا دیگ دو ہوئے اور اس کا دیگ دو ہوئے اور اس کا دیگ دو ہوئے اور سے اور میں نے مجھ سے کہا کہ دو ہوئے مزیدار ہے اور میں نے مکھیا ہوتا ہے ہے ہوں تھی تو کہا ہوتا ہے ۔ میکن ہواس سے کیا ہوتا ہے ۔ میکن براس سے کہا ہوتا ہے ۔ میکن براس سے کہ دوں گا ۔ اس سے کہ دوں گا ۔ اسے ہی کہ دوں گا کہ دوں گا ۔ اسے ہی کہ دوں گا ک

" إن ا باخرور فرور ك اور جاويد " جاويد ذكية كرما توكر كسير با بركل جا"ا به برها اسب معیی باتیں کے جاتا۔ وہ کیارکر وکیہ سے کہتا۔ جا دو جائیے

تو تم اوحر ہوتی جاتا ۔ وکی میں اُن سی کر دیتی ہے میں کہتی صرورا وُں
گی۔ میکن وہ میں بڑھے کے باس دیمیکتی ۔ بیج پو چھیے تو بڑھا وکیہ سے
کچر ایسا نوش میں نہ تفا۔ جا دیر کے سامنے وکیہ کی تعریفیں وہ کرتا ہیں تو ان ان تعریفوں سیمیں ہوییں۔ کیدیک با جا ان انتا تھا کہ وکیہ کی نمیست اور نمایت
میں ایٹے نو دائس کو نقصا ن بہنج سکتا ہے۔ اس نے اپنے کرے کی کھولی سے کئی اس بارا بینے بیٹے کو وہ کھیا تھا کہ وہ وہ کی ان میں ایسا کے میں ایسا کے میں وعنا ویکا نموں کا بارہ از مرد نا مسکل مقا۔

ہاوید مطاحا تا قواس کے اوشنے مک ذکیہ کو اُپنے بھیوئے سے توبصورت گھر میں ٹری کمی محسیس ہوتی ہے وہ کچے دیر کے لیےاداس ہوجاتی ہے۔ ہرجیز قرمین م

نظری بین می می دری دمینی میکن زئید کواس طی المجن سی مبو نے انگئی جیسے گھڑا سے اپنی اپنی حکم دھری دمینی میکن زئید کواس طی المجن سی مبو نے انگئی جیسے گھڑا 5 یہ زئیت نہذر ورگ اور

قريبة نهتبس منهس موكرا بويه

اس کا مادن تنها تی کا یم مع جاوید کی شراب فرش کے خیال سے ایک کرھے۔ ور دسی برل جا تا ۔ وہ سوجی کر اس شراب کے باعث وہ دوا انہ کل جا تا ہے ۔ اس میں کراب کے باعث وہ دوا انہ کل جا تا ہے ۔ اس میں کے اور وہ جاوید سے اس کو جد ادمیا پڑتا ہے ۔ اور وہ جاوید کے ساتھ شام کی تفریح کے لیے تر سی جا ان کر جد ادمیا پڑتا ہے ۔ اور وہ جا وید کے ساتھ شام کی تفریح کے لیے تر سی جا ان کی مسیلیاں اس سے کو ید کر ید کر پوھیتی میں ۔ کوئی اس میں جا دید کا کوئی واسطم طرح بہدر وی دکھا تی تا ہے جیسے اس کی ابنی زندگی سے بی جا دید کا کوئی واسطم سے ۔ اوریہ سادی باتیں اسے بہت کھائیں جیسے کا لو لی بھرکے لوگوں کا ب

یکام دہ گیا تفاکراس کے زخوں کے یا قولبئیں یا بھریک بھڑکیں ۔ بس حين كحن كالتي جامنا دمي غمنو ار موجاتا -حب جاوید رات کی آتا و ده بالک کوئی بات سی مه کرتا-اس کی زبا بالكلك وفي بات بى ذكرتا - اس كى زبان باكل خاموسسى سى اس كى إلى قو ب كى يركات دسكنات كاتاشه كرتى ب - صبح كويرى نرمى سے ما بقوں كويو م كو جدا ہونے والا جا وید، ران گے کیف وسرور کی ایک وٹرالیے ہومے آتااولم فکیر کی زندگی کوراجیش دے وترارایسی داخیش جن کی براس زندگی میں برای مقبوطی سے دور دور کا کھیلی مولی ہیں۔ اند رہی اند ریوسطح سے نظر بنیل تیں _ تعفن باگل ان داخو س كوجذ برحيوا نى كا نام تھي دييتے ہيں اور محبت یلے بے کل دہنے کے بعد رات کو ذکیر آئینے کے ماسے بہو محتی قرابے من کو سوسوطرح سنواد كونوش موتى اورتصورسي نصورمبي جاويداس كواسي بانهوال میں حکر لیتا قصرف اس کی روح نہیں اس کے حیم کا رواں رواں اس کھٹ کھٹ کا منتظر ہو ابو اتھی در دا زے پر ہوا بیا ہٹی ہے۔ د ك جر كم كركام كان مين ذكيه كادل ببل سي جاتا كمي اينجاد م جاديد كے بيے وہ مونيسر تبنى كميں برهے اللَّه كيرانے مركور وكردينے بین می کوئی مصالفة مرحمیتی بر حاد مرکم بلیدوه روزی اینے ما تقریب کنے نتیار کوتی اور ٹرے بیا وُسے ، بڑے مبتن سے ہائے کیس میں رکھ کراس

كے ليے بھجوا تى ۔ ليخ كے ساتھ مجھى مجھى وہ اسے ايك دومون لكوم ي دىتى ۔

كب أوكر من تو بس تهادا انظار من كرد وكن مول __ مجھے کھناکر آج میں نے بال کوئ کسی بنان ہے ۔ كيالمقين لنج يرميري يادنهي أن _ تمهادك اتن بهت سادك دورت جو میں ۔ کیوں یا دا ڈن گیس ۔ بٹروس دالی بیجاری دیکھا بیل سی ۔ جی بے سبب ا داس ہو گیا ہے۔ تم ہوتے تو متہا دی باتیں اس گفٹن میں ہو اکے تا ذہ جھونکوں سے بڑھ کو مازگیا عطا کرتبس به آج کھا نابھجوانے میں اکیس منٹ کی دیر مہوکئی ۔ تم مجھے معات کر دوگے نا ہے تصور دار نتھا را لمازم ہے ۔۔ سرج نتم من سے سید معے اوھ رمیلے انا ۔ متہا رے ساتھ گھو ہے کو طبیعت کتناچا ہن ہے۔ با دير كيد نه كيوم اب دے كراسے رسحالبتا۔ مكن شام كو كلوك ك اسے توفيق من مذہونى __ حسب دستوري بلاكر دس ساڑھے دس بكے نك كلومنيجا - اس كى مد كاوقت قريب الأو ذكيه برأب بكان لكك اس کی مظرد منی _ وه جاسی کو وقت سبت تیزی سے گرد کو دروانے بہ بوفيدوالي كهد كهد كوجال مكين وقت صبيح اتناداس مضحل اورقيل ہوجا تاکہ اس کے قدم طری شکل سے اعظمتے۔ اور ذکیہ اس طرح مرتے ہوئ وتت کے انتقوں مجبور محض موکررہ جاتی-ا يا اكثر شام ك دوبيا لى جائ في كو اين آرام كرسى برعظ الجينارون

کی آوا زمیں کھے گانے گئتا کوئی ایبا فرہبی گیدن جس کا آغاز موت کے فوت
سے ہو تا ہے اور جو تھم ہونے زک زندگی ہی کا فرحد بن جا تا ہے۔ وہ ایبا
گیمت اپنی ما قبت کے صقور میں بناہ لینے کے بیے گا تا - میکن جب اسے اس
تصور سے وحشت ہونے گئی تو وہ ایک دم اس طبح خاموش ہوجا تا جیسے ہجتے
موٹ دیکا رڈی آواز دیڈ یو برسونچ گھا کر کی سخت ددک دی گئی ہوا در
مجرابی زندگی کا جوت وینے کے لیے کیا دیا۔

پر این روز در اور است و سیات میں اور است و توست و کیے تصوّدات کی دہ دنسیا فرکتے ہوئی۔ اس وقت و کیے تصوّدات کی دہ دنسیا کا و کیے ہوئے۔ اور کیے ہوئے ہوئے۔ اور کیے ہوئے ہوئے۔ اور کی ہوئے اس مرکز اور کی میں سور سی ہوں۔ یا مرکز کے میں سور سی ہوں۔ یا مرکز کے میں موں یا مرکز کے موں یا مرکز کے میں موں یا مرکز کے موں

این کرے کی علی ہوتی کھر کی کا پر دہ سرکا کر وہ اکنز بہتی ہوتی مطرک کا نظارہ کرنے کے میلے اواس اواس کھڑی دہتی ہے کہا کہ کو گئی سے کہ نااس کے بسیس نہ تفا۔ جا دیراس مطرک سے کہ نااس کے بسیس نہ تفا۔ جا دیراس مطرک سے کہ نااس کے بسیسی خفاجی سے اگر اس کھڑی تک ذکیہ بہتی مسکن قو مجوا پی آئے کھوئی اس کھڑی کی طبح کھلی دکھ کر وہ جا ویو کہ آئے کہ سکت قو مجوا پی آئے کے وی کو بھی اس کھڑی کی طبح کھلی دکھ کر وہ جا ویو کہ آئے کے برا بم ہے۔ سکت این اگل آپ کا طبح دگی میں اس کھڑی تک مہنے اکن بھی اس کھڑی تک مہنے اکن بھی سے اپنا گل آپ کا طبح دگی میں اس کھڑی تک مہنے اکن بھی اس کھڑی تک مہنے کے برا بم ہے۔

کالونی کے اکثر بوڑے با ہوں میں باہیں ڈوالے یادک کی طرف جاتے میں اس اس اس کھڑک سے نظر سے نظر سے سے دہ تصوّد سی تصور میں جا دید کی باموں

میں باہیں او الے نو دکو بارک کی طرف جاتا ہوا دیمینی ۔ کھو کی کے آگے سے گزرتے وقت کو ٹی ہیلی نظرانٹا کراشارے سے اس کو بلاتی تُو اسے محوس ہونا جیسے اس کی ہسلی اس کو بلا مہیں رسی ہے ملک طفر کے ذہر لیے نشیر لگا ہی ہے کہر دسی سے کہ جا دید کی مخالفت سادی کالونی نے کی تقی سیکن تم قواس کی ہرادا برمرتی تقبیں ۔ اب زندگی بھرکھ کی کھڑ کی گھوم کررا چکتی رہید-ایک ا مک دریجے میں اپنی تنظروں کی سوئریاً ن حیاد ۔ اشارے سے ملانے والى مسلى كانتا وه منه بوتاج ذكيه مجد لماكرنى - سكن أس كو ذكه برتدس مزور ا تا - و ۱۵ یفی شو سر سے کہتی جلیسی نوبصورت اور زیرہ دل او کی ایک بے دعم شرا نی کے پینے بڑگئی ہے ۔ نیکن اس کی سہیلی جو کھھ اپنے شو ہرسے کہتی وہ ذکیر ككا ول مك رسوخ ما تا- اوريه ذكير كريك تيك مونا-كونى سهلى عيول والے سے عيول خريد تے خريد نے إلى الل الكو وكي كويلاتى _كون زيادة تجلى موتى تو يجار كاركهتى _ ذكى پيارى آج ميرے سائحة گھو سے حیلونا کے مجھی کوئی اول کا محس آرہ کی کوشا بنگ کرا تا بھڑتا۔ ذکیبر جانتی تھی کہ پرلوکا اس لرط کی سے مسوب ہے۔ وہ قریب قریب سام کا کا لی کو بھا نتی تھی ۔ اس کی اُنکھوں کے آگے اُن مجتب بھرے بیتے ہوتے دنوں کی سہانی بادیں مجتمر ہوکررہ مانیں جوجاد پرسے اپنی سرگوں سٹنا یوں اور یا دکو سمیں مھی تھی کو ملنے میں گورے تھے۔ سکن یہ دن بہت کم تھے بهین مخضر _ اس لیے کر ذکیہ جا دید سے ان ادر اس کی ہوگئی ۔ جا دیر ڈکیر سے ملا اور اس کا ہور لم ۔ پھروہ میبت جلدوہ میا ل بیوی بن گئے ۔

جادید نے فرقن کی اگ دیکی اور نہ ذکیہ نے اس اگ کولینے واس

جاوید نے گھٹنوں کے ہل مجھ کر ذکیہ کا دامن تھا مانہ وکیہ نے جاوید

کے آنسو کوں کی بنی اینے دامن پرمحوس کی ۔ دوموجیس بڑھیں الملیں ادر ایک ہوگئیں۔

ادر ذکیر کو اس بات کا دکھ تفاکہ اس کے بیوی نہینے تک ہا ویدنے صرت ایک با دیکھنے پرشرا بھیوار دی مفی سکن وہ اس کو صاصل مو گئی توسو سوطرح منیتس کرنے پرنھی و ہ توجر مز دیتا اور بڑے ڈھنگ سے ذکیر پر پور پ کی باوسش کرکے اس کامن بند کردیتا۔

میکن اب سی محرومی ذکیہ کے کیسنے میں د ہس کر ایک تقل عُم بن گئی

ں ۔ ایک ایبا ذخم ہو محبتوں کی مفاطت کے لیے اپنی زم زم خات کے ساتھ دل کے قریب ہی کہیں چکے سے نمو دار ہو تا ہے۔ سيسے كوئى عوال كومل را بو _

بصبے کوئی کی کلیوں کو رو مور ابد۔

چیے کوئی گھنے سایو س کی مھندی فقامیں انکادے مھنیک رہا ہو۔ بيس كوئى أين بيغ بي قرير سرتهكات مجها فاختر ك أوادس ولم بو-نبکن جیب جا ویر دات کو در واز ه کفتگه شاتا تو وکیه کی میاری اوامیا

سادى محروميان سادے عن أميث ياتے ہى اس كو جيور كراس ياس بى

کہیں بھاک ماتے۔

ذكيه اكي عجوبك كل سرهيون كى جانب برهنى-بالكن سے اس طح كرد رق صبيے اپنے ہى سائے سے بيج رسى مو-اور بھر دومضبوط با میں اس کے بورے دہو دکو حکم المنیں ۔ بھراس کامیم این ساری واد میں اینے سادے اسامات این ساری کمبھیراکو الکیسی مرکز پرسمیٹ کر ایزاسب کھوان و دنوں کھلے ہوئے با زور ک کو دے دیتی جو برى محنت اور برے بياد سے اس كى طرف بر هي -ليكن صبح مونه بر ذكيه براس بات كادعل بهت سف مير موتا كدوه بغيرسى مزاحمت كم مردات جا ديدكوا يناسب كيدو ع كرجال ال کے اور خو داینے مبسی جذیے کی تسکین کا باعث نبتی ہے وہیں اپنے میدار کوجمودح کر لینے کاسبب تھی۔ اور شایریہ نز اکت تھی اس سے یو شندہ مز تقی که دات کوچا دید کےخلاف احتماج یه کرسکنے میں اس کی اپنی کلی کوئی کمزو مقسم ہے جب کا محاسب کرنے کی اس نے سکلیف ہی گوارانہ کی۔ نکین ایک دات اس نے تطعی طور پریہ طے کر لیا کہ وہ جا و پرسے کمر مگی كرده نثراب يا ذكيه د د نوں ميں سے كوئى ايك شے مين لے-ا در دات کو جب جا ویرلوٹا تو در دا زے براس کو لیسنے کے بیے کو لئے س عقا- دروازه بهايس بهايش كوتا كفلايرا بفاء مأومدني ويوادكا سهادالي

سيرهيا ل طيس احتياط سے قدم الما البوا البا كرك كرا كے سے

مو کو گؤن را ۔ پیوامک ایک کو نے میں ذکیے کو دیکھتا میرا۔ ملازم کوسیار

كيا - وه سيده و بآك ياس _ اس في لاعلى كا الهادكيا - وه سيده آياك پاس بینجا۔ دہ انھی ابا کے کمرے میں داخل تھی نہ ہوا تھا کہ ابائے تھینگروں كُنْ آوَا ذِّمْيِ كِهَا مِنْ مِينِ مِا نْنَا كُفَّا - تَرْبِيانِ آوُكُ -" اورسى بيكفي جائنشا مبول كروكيد كهان سبع -" اور مجھ بي كلى تم سے كهنا ہے كه اس في حركيد كياسي ورست كيا ہو-" اور ــــاب متعیل د وؤ ن میں سے کوئی ایک چیز بین میری سی ک ۱ مشراب یا و تحییر به " ا در میں متھیں بی بنا دون کریہ کا تطعی نصلہ ہے ۔ " إلى كيا تم إس يات سے واقعت منبي ميوكراسي شراب مي سف میری صحت تھی تباہ کی ۔۔ تجھے لوگوں کی نظروں سے گوا یا آم یا میں تھا آ سامنے شراب کی بربا ویوں کی زندہ مثال مہنیں ہوں ۔ جا ويد بوط مص باب كاسمف كتاره كيا تفا-اس كوتعجب بور بالخفاكم ا باس اج برسول يبلكي رعونت كها ل سيعودكرا في ب اس كم المج كى بيرخو داغتا دى اور برگفد ركھا ونحس تيبنى طا فتت كاسبىب سەپ و دې فقردل كى طرح كُوْكُوْ ا تا محقا و متخص ص كويه دا زمعاوم مو حيكا متقاكر اس كى زندگى ميں سواے اس کی اپنی و محیبی کے کسی اور کی و میبی شامل بہیں ہے۔ اور واقعی یہ زندگی کا کتنا بڑا الیہ ہے کرزندگی کے انفوں زندگی کی م درگت ہے۔ اورسي الميه اس كامقدّر سن كيا عقا - ليكن آج الما كهو في بوليس و تين بي كرك زندگى كى دا ه ير واليس جلا آيائفا توجا ويد اس كامنه تك ربائقا روه

سمحدر لائقاكه يذنئ قوننس اس كو ذكيبه فيعطاكي ميں ـ ابيق توننيں ہو اس احمال کاعطیہ مول میں کراپنی زندگی املی دوسروں کے بیے کی کرسکنے کی اہل ہے اورا باس الميين اوراعتادسے بات كرر سے تفے-ہا دیبرنے لڑکھڑا نے ہوئے کرسی سنجھال ہی۔ و ه بڑا بڑانے لگا سے میکن اس کو گفرسے جانے کی نمیا عثرورت تقی ۔ و ديهان د ه کوکني تو مجھ سے سب کھو کر داسکتي مخت " ا يَا كِينَ لُكُ بُ الْجُرِيمِكُن تَبِوتا قِدابَ مُك ده تم سي يُحديدُ كُوالينَ إِ " توبي ل كهو اباً _ اس كے اس فيصله ميں نو و تمعاله الحي بأنمو سبے " " مجھے اخفر ما ما وک اڑانے کی صرورت نہیں ہے جا دیر ۔۔ میں نے محب تم دونوں کی زُمْر کی میں وخل ویا ہے " " كيوكي تمقيس علم مقاتوتم اسے درك سكتے كتے " " جلت مونی آندهیوں کو کون روک سکتا ہے جاوید _ مرصح مت طوفانوں کو کون روک سکتا ہے ۔ لویڑھوا ور بتا تو کرمیں اسے روک سكنائقا ٤ جا دیدنے ابا کے بائن سے خط لے لیا۔لفا فرجاک کیا ادر پڑھنے

> " قرتم اس کے ان سارے ادادوں سے واقف کھے " " واقف کھا ہیں احمی انجی کرایا گیا ہوں " " میں شراب محبور دوں گا آیا "

" شاباسش ، مجور در ، مجور دو ، اسي وقت مجور دو س " ليكن كيا اب ده منس آسكتي ؟ " " تم نے خط بر محد سانا ۔۔۔ تعبلا اب وہ کبیسے اسکنی ہے " " تو کیوتم میرا مواب کل اس تک بہنیا دینا۔ میں اس کی ہدایت کے مطابق ساري باتيس تحو دوس كاي " إن إن تعيك ب يسكن تم حاكما ل دي مورسطي الله الحي تم سے بہت سادی بائیں کو و س گا۔ واکم کور واعقاد مجھے اتناس کے س مجھے اس وقت معات کردوا با ۔ من کل تہسے ۔ میں اتبناس کا تن مقيس كل لا دول كا ــ اور حا ويدني ايّا كا كره ليحور ويا-ده بيريسي كبار - اس في بيردرواز ه كلطكه منايار خورسي معفل مغيل كرسيرهيا سط كين الكنس يا ون دياكر كررا ادر يرك احينان يدميريم میں پہنچ کواس نے مرحم مرحم مری دوشن کا ملیب سلایا۔ کیڑے اتا ہے۔ اپنے خیم کاعکس ایسنے میں دیکھاا در ذکیہ کے مکیوں میں محق وے کرسمگیاں

ذکھیراب بڑھے ابا سے دن میں ایک آدھ بار صرور مل کیتی۔ اس کی اوٹ بٹیانگ بالمیں سنتی ۔ اس کو کچھ نہ کچھ کھانے کے لیے دیتی میجھی ابا

صبح ہوئی تووہ شراب تھوڑ جکا تھا۔

کو پیاکلیٹ کی بیسالی حبیبی نعمت مل جاتی تو وہ دکبیہ کی تئریفوں کے م^ا ابھ فيتة _" تم فه مير، نشج كومشيطان سي هين ليا ذك _ سيره بل سيريم ولان تم في مير عن ي كون ادروہ یہ کہتی بہو تی بھل جاتی ۔ " نہیں آبایہ سب نم نے سی تو کیا مع مصیں نے تو مجھے ٹرھا وا دیا۔میری مروکی ! اور برها مجينگرول كي آواز مين كانے لكنا - كو في ايسا زهبي كيسند سس كا أغا ذموت كيفوت سع موتا سع ادر بوضم موت موت و ذركي كما وه الك دم يونك كريم كارتاك وكبير - ذكي مبتى أ ليكن ذكيه اليي نو بعبو ريت تني د نبايي مصروت موحكي موتي ـ نسام كوافس سعباديدى والبيم كي تعتورسي من وكيدكا ون توش نوش كررجاتا-بعا ويدا فس سے گھولوٹتا قو دكتير اس كے يك بڑے انتہا م سے بيائ نتيار دكھنى - اسے اپنے ما تقو دھو كر يماك بي حكتا تواين إلى سي اس كل من في من كره لكانى ــ يركره اسى الي سی مدن تر کر ما دیدگره نگی سے قبل می اس کے ماعق میوم لینا ۔ تجرب دو ول

، بَّا بِکِادِکر کِیْهِ نَهْ کِیْهِ فرمانٹش کر دینا۔ ' ٹواکٹرنے کہا ہے میں بیری کھا سکتا ہوں۔'' اب ذکیہ کو وقت ہی نہ مکتا کہ کھڑی میں کھڑی ہو کرشا م کے وقت سر کو ن پر گھو منے والے ہوڑوں کا تماشر دیکھے اب قورہ ہو وہ من استقیں ، كهوسن يهرف والوبين جا ديدك والتومين والقردك كمين شامل موقى-دونون محوم تحركم لوطنة وجاوير شرا تحكا تحكاما نظرته نا-را بت كاكفان أب وه سائف بى كهانے ميكن بياديد كيم اس طيح و جيار لفتے ذہر ماد کر تا ہو ہے سزا تھا گست دل ہو عجیب بے ولیسی اس پر چھیا تی مسى - ذكير يوم يوم كم بائيس كون - أوموا دهرك دكيب قصة في منهاي-وه اس طرح إل مين إن الا تاجيع ول بي دَلِ مين النوبا و سع علي كادايك کے جنتن کرد لو زو - مجربیبل می برجامیال بلند لگتار پیر کھواں اج منت دو تك منهي مذاق كى باتين كرّ تا بيني فرض و را كرر با مو - كوئى شيخ اس كى ان سكرا شوك كو تصلان مون معلوم مونى - و مسكر ميث سلكا لينا- بجرا دعو مبلا سكر بيث بجديدك دیتا پھر شکنے لگتا۔ بھر سے سے سنز پر قبیٹ جانا کرو میں لیتااور کر وٹیس فیسنے کیہتے سوحا نا۔

ذکیه دیر تک جاگتی رمبتی کی دنگ برنگ اون کے تانے بائے میں اپنی است اپنی خروطی انگیوں کو سرکت یتی است اپنی خروطی انگیوں کو سرکت یتی بھی است اپنی خروطی انگیوں کو سرکت یتی بھی است اپنی خروطی انگیوں کو سرکت یتی سانانا با با بنتی رمبنیں اوراس کا ذمین احماسات اور تفقودات کا ایک ہمین سا مبال اس کے خوبصورت وجود کے اطراف بنتا دمتا۔ اس کے اندر جیبی جوئی مجوب براس کے اندر جیبی جوئی مجوب برسے سے درجے سے با برائل ای اوراس کے سامنے ہی کھوئی ہوئی کا ہوں سے مراس کے اندائی ایک ایک اندر کی بھیت سے مراس کے ایک اندر کی اندر کی ایک اندر کی در کی کھیتے اپنے جا ہے والے کی آمد کا انتظام ہوں سے کے در کی کھیتے اپنے جا ہے والے کی آمد کا انتظام ہوں سے کی در کی کھیتے ا

بى و محجة جليه كوالد بحف للكا .

اود ذکیہ کے سامنے بیٹی ہو نُ مجوبہ ایک پھیا کے سے باکھن کی طون

مبلی اور بالمن نک بیٹے پہنچتے وہ بیٹوں کے بل اس احتیا طسے طبینے نگئی جیسے

مؤ دایئے ہی بیروں کی آم سط بھی اسے گو ادانہ ہو۔ بھر دومضبوط باہیں اسے تھام

لیتس ۔ بھروہ مطلے ہوئے ' ترستے ہوئے ہوئے ہوئے انگیوں کی جبش کر جائے۔

کی طرف بڑھتے ادن کی سلائیوں اور ذکیہ کی طریطی انگیوں کی جبش کر جائے۔

"یہ میں موں ۔ بیس موں ۔ بواب ابھی جاویر کا انتظاد کر رسی موں۔

میکن اب مجھے کیا چاہیے ۔ بواب ابھی جاویر کا انتظاد کر رسی موں۔

میکن اب مجھے کیا چاہیے ۔ بواب کھی جا دیم اطمینان سے اپنے بہت پرسور ہا

ہے۔ بھر مجھے کس کا انتظاد ہے ۔ یہ سب کھی کیا ہے ۔ یہ کسی کمی ہے۔

ہے۔ بھر مجھے کس کا انتظاد ہے۔ یہ سب کھی کیا ہے ۔ یہ کسی کمی ہے۔

ہے۔ بھر مجھے کس کا انتظاد ہے۔ یہ سب کھی کیا ہے ۔ یہ کسی کمی ہے۔

ا در دکیہ نے ا : ن کے دکارنگ گولےصوفے پرکھینیک : ہے۔ ہرد باکونہ اسی طرح جادیر کے لیے کو اڑکھو لئے جا تی کئی ہے۔ وہ مود لم کتھا۔

لیکن ذکیرکوابیا لگاکرجا دیدی نبیندا کی ایسے مرافری نیندہے ج سب کچھ نٹاکر رہزنوں سے بے خط ہوگیا ہو۔

- ها ما در در مرون هے جام والومیا ہو۔ "کمیاجا دید اینی خوسشیا ل مثا کرسور راہے ہ

اور کیا سب کیم یا لینے من کی نوش میں تم سے تمواری نین دھوں گئ ہے، وہ اکبی جا وہ اکبی جا وہ اکبی جا دو اکبی جا وہ اکبی جا دو اکبی جا دو اکبی جا دیا ہے۔

جيسے کو اڑ بچ دہے ہوں۔

كوث اكوث اكوث كوث

" مقادا برن ایک سانس لیتی مولی بیا ندن ہے ذکی جس میں میرا وجود و وب دوب کو انجود ہاہے۔"

ادراس سائس ليتي موني جا مرنى يروه اطرت اور جومن مجاعة بادل

ك طرح محاياتا-

ایک دات اس نے شب خوالی کا دباس بینتے پہننے فودکو سرسے بیر مک کی کے میں دیکھا۔ بھراس نے اپنا لباس و در محصناک دبا اور مرز او بے سے اپنے بدن کو دیکھیتی دہی ۔ بھر نصور میں تصور میں اس کو جا دونے ہو ما ببال بیتان اس کھوں اس موشوں اور بیری انگلوں تک اس کے بدن برسکو نے کھیلے میتان سے بھرکسی نے محس کیا جیسے میں حکم الیا۔ بھراس نے محس کیا جسسے دہ کیفت وسرور کے دریا میں بہی جاری سے۔

اس نے اپنی مخروطی انگلیو ں سے سوئے ہوئے جادید کے کھنے بالوں میں مخروطی انگلیو ں سے سوئے ہوئے جادید کے کھنے بالوں میں کوئیا۔ کوئیا۔ کائلیمی کی۔ پیروائی سانس کا عطراس نے مجھاک کرجا وید کے پیمرے پر چیرا کرفیا۔

جادید نے بے نیاذی سے کروٹ لی اور وہ اس کے سرلی نے ملیگ کے سی کھے اس طرح بيهب كني جيسي فو د نهيس جهب رسي موملكراب سين كاندر محليتي مولي ایک د نیاکوتھا دسی ہو۔ كهل الكه الكهل الكهل كونى در دازه كمفتكه شاد ما تقا-اس کے اندر کی دنیا با ہرکی تقیقتوں سے کرااٹھن اوراس کی ساری ہی جینے لمح مجر کے لیے دول گئی۔ اس فعیوس کیا جیسے جاویرسونہیں رہا ہے، وہ تو در وازے پرکھرااس کی اپنی و کی کا متنظرہے۔ اس نے بیم ما دید کو دلیجا۔ وہ ستر بدید فیرسور التفا۔ بیٹر نعمیب کی ہر رشنی اس کے ہمرے کواس وقت بھی بھا درسی تفی بیکر اس نے روز کی طرح آج مشيوتهي تنهب كنائقابه اس نے اپنی مخروطی انگلیاں پھرجا دید کے گھنے بالوں میں بیوست کر دیں۔ کھٹ ، کھٹ ، کھٹ۔ كونى كيروروا زهطنكحشار لانفأ اس نے ہوائک کر اپنے ہا تھ جا دید کے گھنے بالوں سے اس طی مٹالیے جیسے يورى كوتى بوئى يكرسى كني بو-كھٹ، كھٹ ، كھٹ

كس في مجير دروازه كمشكها يا-

سے بھیا اوداس کے قدم باہمیٰ کی طرف اٹھ گئے تاکہ ملازم کو بھاسکے۔
بالکن سے گورکو وہ اس طح میٹر ھیوں کی جانب بڑھی جیسے اپنے ہی سائے
سے بیح دسی مواور سٹر ھیوں بک بہتے پہنچتے اس کا سا یہ بھی چیکے سے اس کی بھوٹر
کر دیوا دک اوط میں اس طح جا بھیا جیسے اس کی وابسی پر اس کی سا دی دھکی تھیں
تنا وی ، و بد د بے جذبوں اور سمی تنہی خوشیوں سیست اس کو وہ جے لے گا۔
تنا وی ، و بد د بے جذبوں اور سمی تنہی خوشیوں سیست اس کو وہ جے لے گا۔
ملازم اپنی دن بھرکی محفق ل کا بھل نمیندکی صورت میں وصول کرد ہا تھا۔

اس نے ملازم کو جگا یا نہیں۔

اس نے فو د بڑ موکر در واز ہ کھولا اور کھے بھوکے یلے سٹرک کی آوارہ دشنی کرن کرفن بن کو اس کے اس کے ور واڈے میں در آئی جیسے سیسنے میں راز بائے رہتہ۔ ا در بھیر درمضبوط با ہیں اس کے سادے وجود کو حکوم لینے کے بیاے آگے جیس۔

· ذي مجھ اينالو ــ "اس كى زبان ميں سبيے لكنت تقى مكين اس كى لغرشي يانے خوداس كوسها دا ديا۔ ور. بر در بروری و می شهی میون " و کمیه دیوانو س کی طرح اس کی میلیتی میرون " و کمیه دیوانو س کی طرح اس کی میلیتی مو ئی انکھوں کو دیکھیتی رہی ۔ " میں تو تقادے ۔ میں تو تھا دے ہے مجھور دو مجھے ۔ تھے تھور ال ليكن و و كفلے موے باز ووں فراس كو حكوم ما . اس نے اپنی سادی حراز میں راینی سادی قوت اینے سادے ادادو^ں كوا كي بى مركز. برسيط كر ا كي بى ترفي بي ايني آب كونلي و كوليا - ليكن ا ن مضبوط بأبول نے اسے بھرسہادا دیا۔ " ذکی ضد زکر و __ میں تمعاً من بیاسی آنکھوں کے برام بڑھ جا ہون ک^{ی۔} اور ... ۔ اور ... - محد شرار سے محدول نینے لگے ۔ میکن بالکن فے اس باراس کے سائے کسی مضبوط و تو انا سائے کے ماتھو عجد ومحن بنااین کمرے کی جانب بڑھتا ہوانہیں در کھا۔ المحنى كى مدهم روشينوں نے اس كے سائے كو تعرفين و تحيا مى بنيں -صبح موئی وسمطرهیوں کے شیج کا دروازہ بڑھے اباکے کرے کے درواز

كى طرح بعائيس بعياً تيس كمة نا كلط بيرا تخفا-

دوسرے دن رات گئے جاویر والیس آیا تو دروازے کی کھٹ کھٹ

سُن كو شريط الله في الله الله المحول من دروازه كهول ديار سر کی آواد ہ روشنی کو ن کو ن بن کواس طبح ور وازے میں درآئی بصیے کس بیوا کے قرم کے بیند کھل گئے ہوں۔ رات کے الو کی تنافے میں جادید کی آواذ فضا ور میں تریف کئے۔ "كون بموتم __ جانونو دكواين كرب مين بندكرلو-" ا ورجا و مرکار واز کے نیچے یو ڈھے ایا کی مسلماں دب در گئیں۔ كونى ديوامزرات بمردروازه كلفكمثا نارما _ كهرش الحصي الكهيش الكهيش الكهيش الكهرط . لبكن كونى ذك اين كسي جادوكوليين كم بليد مني الى .

مسكدودداست

اس مطرک کے بوڑے بیکے سینے سے میرے قدموں کی چاپ کا وہ کی تقلق ہے جو برے دل کی دھو کون کا - فرق ہے قوبس میں کہ میرے دل کی دھو کون کا - فرق ہے قوبس میں کہ میرے بیسے میں میراد ول لاکھوں انیا فوس کے دل قدموں کی جا ب کے سہادے اس کے میں ہزاد ول لاکھوں انیا فوس کے دل قدموں کی جا ب کے سہادے اس کے این دل بن گئے ہیں -

اس سڑک کا کشادہ سینہ کچوہی دنوں پہلے نک ایک اور جاب سما رازداں تھا۔ میں اب وہ جا ب کہیں کھو گئی ہے۔ یہ ایک بارہ سالہ لوٹر کے گئے قدمول کی چاپ تھی جو اس سڑک کے بے شار دنوں میں سے ایک نتھاسا و ل تھا ، جو مین دن کی مجیلیوں کا نعقور ذہین میں لیے اپنے اسکو ل سے نوش نوش ں کے وٹا نیکن کیا کی اس کے دل نے دھڑ کما چھوٹر دیا اور سٹرک نے اس کے قدمو کی چا ب بحو منہیں شنی ۔ میں کینڈل کا و نی سے کمل کر نبیناً لمبا بچکٹر کا ثبتا ہو اسٹینی گراز اسکول

میں کینڈل کا وق سے کل کرنبتا لمبا جلاکا تت ابوا اسینی کر لزاسلول سے اسین کر لزاسلول سے اسین کر لزاسلول سے اسین بینچ کو اپنی تھی وست کے بہلو میں بینچ کو اپنی تھی وست کے باو جو دجب اس عادت سے زیادہ خود لینے عظیم ہونے کا احماس ذمین میں سراطا تاہے تو خالی جیبوں کو کھول کو سرافزانہ کی دیا تا ہوں۔
گور دیا تا ہوں۔

ور دجات ہوں۔
ایک اور سیدھاما دا داستر بھی ہے ہو ٹسل فلا ور ہائی اسکول اور میسن
کرد نا اسٹورس سے ہو کو جان کمین کے باکل مقابل میں اسٹیرٹ میریک کی طرف
مرحوا تا ہے ہو ہیں بائمل کی اس ودکان سے ہو کو لے جاتا ہے جیسے کرکوئی دونن
درشان جیا تا ہے جو بیال مقامی نشاع دہ ہو ہے ایمان کا کے خطاب سے
کیا داجا نے برفی محوس کرتا ہے لیکن میں نے یہ داستہ اپنے بر من دکرد کھا سے ۔
میری بیوی کی وناوں کے لیے جب مک دہ کو یم کا باب اجابت والم ہوگا
یہ داہ میں میرے کے مسد و در سے گی۔

یہ راہ تحبی میرے ملے مسد و در سے گی۔
ا نسانی زندگی کا تعلق اسٹیٹ بینے اسکول اور بائس کی دوکان
سے ہیں کے کرانداسٹو اس سے ہے اور اس لیے زمین اسٹیسٹ مینیک کا مقروض
موں، نہ بائبل کی وکان کا ۔ اپنے نیچے کی فیس، اسکول میں تحجی فترض
ہو ان سے توکمی زکس طح ا دائمی کر دمتیا ہوں۔ اس قرض کی میعا وظلم کی میعاد
کی طرح طویل نہیں ہوتی، نمیکن میمین کو اند اسٹورس کی قرض کی میعاد میں طویل

كونى سال كوسىسى فيداستداين يرمندكرد كمايد مطلوم ميس ہوں یاکرا نہ اسٹیرس کا مالک حبن کا علّہ مین اور میرے افرا دیضا نران نے ڈندگی کی صرورت بیان کر استنمال کرایا ہے، فیصلکر کہ امکل ہے۔ معالم صرف سور دیاے کا ہے۔ ان سور دیوں کی ادائے جم میرے یا ان محمن ہوگئی کہ میں نے خو د پر کتنے ہی راستے کھول لیے اورکتنی ہی راہیں میں کرلیس وار یہ رائے کھول نیسنے ہے رائے ہند کر لینے تک کا جوجذیا تی وزعمل ہے اس سے میرے لکہ، کے نیتا نطعی وا تف نہیں ہیں۔

يه لوگ اس سے المد تھي نہيں ہيں كروہ صرورتيں جو يوري مي نہيں مِوسِحتِين أن كَ كَفِينْ ادر بِتْرِهِ عَنْ كَاكِياً سُوالْ البَيْنِ وَهُ بِهِ نَعْرِهِ وَالْسِتَرِ لِكَاتِيْ یں کھی فرو کی زندگی کی صرورت محسی داج بھوٹ کے طوٹر کا مینو تو نہیں ہے کہ وولوا وسع كفاكر كوافر يركو ومركع جذائر مدب الحطني كومطنن كرويا جائك يمكن ہٹائیے تھی' یہ باتیں میری زندگی کے نئے نئے داستوں میں میرا زاد سفر انہاں لیکن عضنب ٹوجی مواجب میں نے دوسرا داست بھی اپنے پر بند كرلياادريرداست توصرت ميں روپيوں كے يلے ميرے قدموں كے أنيخ سے

سٹیریال ملمان آوی ہے اسپے مانتوں کے میدود ہونے میں تحسی مسلمان آدمی اورکسی مبند و آ دمی می کوئی تضییص نہیں ہے بم مجھے صرف دمی

سے وض ہے جومبری داہ میں حائل ہوجا "اسدے۔ مشیویال کی سل فی کا تذکرہ مجھے یوں کرنا پٹر اکد اس کا نام رکن اوراس

كى بيوى كانام آمند ب يشيويال وكونى ادر بى خص تخابوكم اس يهو في سى وكان كا مالك تقا اورس كاكاروبار أنناجيكا تقا اكراس في قلب شهر من كين بْرِين من د وكان كرلى تفي اور اپينے نام كى رائلٹي رحمن سے وصول كى تقى 'جور قم اداكرنے كے بعد نودشيويال بن محالفا۔ اس مشيويال نا نِمِن كا كارد إرهبي اتناجيكا كراس في اين يحيد في عالى مسبحان کو ایک اور و دکان کھول دی جو میرے راستے میں نہیں بڑق گھی۔ مثیو پال کاونی کے شریفوں کو صرورت کی ہرچھو ٹی بڑی شعبے یا و ہجٹر میں کھیتا و فی کر کے دے دیتایا ان کی تحریر کے کو کینڈل کا وفی کے شریفوں سیس اس نے میرانام سرفہرست اس بیے دکھا تھاکس نہ بڑے آدمیوں کی کھے اكرة انتفارة بيمو فيه أوميول كى طرح كلكهيانا _ كلم ي ووكم ي ودكان يردك كم چلتا چلتا خان بریت یو چرایتا۔ آسنه یائ کی بیش کش کرتی تو و دکان بر کوشا کوشا مشکریه ادا کر کے مزے لیے لے کو جا ہے بی لینا ۔ دا د حلنگ سے راست منگوالیً كئ جائے كى يتى كى تعريفيس كرتا توشيويال اورمسزشيويال بيُوك برسماتے كھے-ميراسانجى موقف أويا اتنامت كم تقاكه منرشيو يال كى يبيش كش تبول كرك يس اس كى اپنى نظر فرسيس اور وركيس را مام كامكو س كى نظرو ك مي جيسے شيويال کے خاندان تجربہ اسمان کرتااور انہی میرے احسانات نے جب مجھے شیو یال کا میس دو بے کا مقروض کر دیا ، تو میں نے مارے شرم کے رقم کی ا دائشگی لک کے یے برداست میں اینے بربند کو ایا تھا۔

اب میرے لیے بڑی شکل ہوگئی تھی۔ گھرسے دفتر کک بینجینے کے لیے

میں زندگی کے بڑے لیے فاصلے طے کرتا۔ سمینٹ دوڈ پراس طی قدم اکھتا جیجے

ذیکیے سچروں پر حل را ہوں۔ میرے پیزخی ہوجاتے۔ میرے احداسات کلی

بحروح اکرب نے احداسات کی یہ جراحیت کا ہے کو محس کی ہوں گی جورا ہیں

مدود ہونے اور سمینٹ دوڈ کے سچھر کی نا ہمواد سطرک بن جانے کا باعث

ہوتی ہیں اور جن پر آوی اسمحیس بھاٹر بھاڈ کر جاتا ہے جیسے اس کوصرف دہی

داستہ دکھائی وے دام ہوجس سے وہ بھاکتا بھرد اسے۔

مثيبو يال معين الدين موسن سنها ، قلّت دينا ل ادر موامبيسي كيفي كاحبين سنيط يحبي كيس وطول سن كرزرنا بوتا-مومن سنها تعليم و می ہے۔ گر بیجو بیٹ ہے ۔ میں اس کا جنم جنم کا مقر وض ہوں، اس کے دادا نے میرے داداکو حولی میں سنے کو نرم گرم ایرا کن قالینوں پر قرص دیا۔اس كياب سے ميرب الا في اينا موثر دوكر كر قرض ليا- مين في على صلح علية سائیکل موسن سنهاکی ووکان کے بیٹ سے لگا کر کھوٹی کردی ۔ کیو کراس میں استينار منهي عفاا درموس سنهاسه كرم نيلون كے ليے وکن رسند وص لے اما-كيروں سے محرى مون اس كى دكان سے جب صرف ويره كركا كم مو کما تو بڑے تھتے اور مکنت سے میری ستر اوشی موتی۔ وسٹنڈ قرصٰ کی ہو کہ مانگے کی، وسلمٹر ہونی ہے کے خریدی ہوتی معولی جک کی تیلوں آپ کی راه مین کانتے تو انیس مجھاتی سیکن دیکھنے والے دا اگروں کی آنکھوں میں

ربر میں ہے۔ وسمیڈی بات باسل مخلف ہے۔ اوسٹیڈ کی تبلو ن میں تھی ہوتی "انگیں اگر سو کھ کر تھنٹھ ہوگئی ہیں تو تھی مضا تھ تنہیں چاہیان "انگوں کا ساداگودا کھیل کر کھی کا بہر پیکا ہو، اسکین آپ نے وشد کا غلاف چڑھا ویا ہے تو بچوراہ پیلے اوگر نظروں میں نظروں میں بچولوں کی بارمش کرتے ہیں۔ اور میں نے جب یہ خلاف چڑھا کیا تو وہ داست اپنے پر بند کر لیا ہو مجھ بھیسے ہرداہ گر کو طوماً دکر آ موسس مناف وہ کا است تعمیرادا ستہ تعابوس نے تو و موسس سناک دوکان کک لیا تا تعابید اپنے گھرسے میرے و فتر تک بین داہیں مرے اپنے گھرسے میرے و فتر تک بین داہیں مرک لیے مدود و ہو تھی تفیں۔

سے حدود ان سے بو تہر کی فسیل کا حمین سیٹھ تو ابسے دربان سے بو تہر کی فسیل کے مدد ورد ان سے بر کوٹے دراستر دوک لینے تھے ۔ میراان دربا نوں سے نے کم اپنے دفتہ کے صدود میں واضل ہونا ہمنت کرٹا مرحلہ تھا۔ اس بلے میں نے ان سے واضل ہونا ہمنت کرٹا مرحلہ تھا۔ اس بلے میں نے ان سے اتنا طایر اقتا طریق تعدید کرتا تھا، بلکہ یوں سمجھے کہ خودان لوگوں ہی تے جم سے اتنا طایر تصفیہ کرنے کے لیے اپنی عافیت جاتی سیکن فصیل کے ان ور بانوں تک پہنچنے کے لیے ابنی عافیت جاتی سیکن فصیل کے ان ور بانوں تک پہنچنے کے لیے ابنی عافیت ہم رہے ہیے دہ گیا تھا۔

یداست میرب ید سب نیا ده تعفن کفا- اس داستے سے ہوکرگز داکسی طرح کبی میرب بس کی بات نرحق - اس داستے برکوئی میرا بہت دور تک جیچیا کرتا تھا۔ وہ میرب انتظار میں جلیے و با سیحرط پر کھڑا دہزاا ددا گؤس اسے مل جاتات دوڑ کم میرب سینے سے جمع جاتا۔ وہ نمیح میرب یعے قیامت سو کم نز ہونے۔ جب میرا نفاقب کو نے والا یہ بارہ سالد لوہ کا میرا ہا تھ بکرہ کر مجھے دوک بیتا۔ میں اس کا چہرہ کمانا رہ جاتا۔ میں سو بادم مرکزی اکھوں میں محق مادا قرض كيسه ادا وسكتا مول متم قو بها رجى مو ميرادا ستردك كي موسيل مكر سكراس كامن تكتاد متاادروه آسمة آسمة ميرى نعتك آنكهون مي من كوليلند التا الجيرخون كى وند بوندس كرميرك دل مين انزوا - كونشر بن كونس نسس قريد كتا التي نكتا واس راكم كاقرض مجم برميرك المين دح وكاقرض بهد

کپ نے بیجان میا موگا، یہ وہی بار فرسالہ دو کا ہے صب کے مقلق میں افر مسالہ دو کا ہے صب کے مقلق میں نے بیلے بتا یا ہے کہ وہ تین دن کی تھیٹیوں کا تصوّر ذہبن میں لیے اپنے بیلوں سے نوش خوش کھر لوما الیکن کیا کیا ہیں اس کے دل نے دھو کن چھو ڈویا اور میرک نے اس کے قدم میں کے قدم میں منظے قرمن نے اس کے قدم وں کی جانب کھر منہ بیٹ شنی ۔ اور یہ داستہ میرے اس تنظے قرمن

نداس کے قدموں کی جاب میر نہیں شن ۔ اور یہ داستہ میرے اس تنفیے زمن نواہ کے اسکول کی وسیع عادت کے ساشنے سے ہو کو میرے اپنے وفر کو ما ثاہو۔ اس ارائے نے میرے اپنے کندھول پر میری اپن سبتی کا بو مجر دیکھ دیا ہے۔

یں فویہ سویا کر تاکہ جب وہ میرے برا برکا ہوکر میرے ساتھ ساتھ چلے گا تو زندگ کے کہتے ہی تھی داستے ہادے ہے سہل ہو جا بیس گئے، میں نے اس لام کے کو ٹوٹ کرچا الم ہے ، میں نے اپنے ذہن پر اپنے دل پڑ بہاں تک کہ اپنے مزاج پر اس لرم کے کی گوفت محوس کی ہے سیکن اس کے باوجود ، میں نے اس کو کھ تہنس دیا۔

اس نے کتنی منتول سے امتحان میں پاس ہو کو مجھ سے گوٹ ی مامل کی ، جو کچھ سے گوٹ ی مامل کی ، جو کچھ سے گوٹ ی مامل کی ، جو کچھ ہی دول بعید بعثی ایر گئی کا دیدہ میا اور سیٹھ تارا بیند کے پاس رمن ہو گئی۔ بھراس نے مجھ سے ایر گن کا دیدہ میا اور در سرے امتحان کی تیا دی شروع کو دی ۔ نیکن اس سے پہلے کہ اپنی بے

بضاعتی اورتهی واسی برمی شرم محوس کرتاء اس فے مجھے اس از ماکش میں مبلا ہی نہیں کیا اور منوننا کھیلتا کہ لیں جا چھیا ۔ مجھ کیا جریقی کراس کے پاس وفت اس قدر کم ہے ، میکن کو لی فوت ميري ول كركوشو ل مين سهاسمنا عزور تقار اكب برك سيميري القان أور والمم كے درميان جادى فقى ___ بان بررئم داست بوكت سيلت میرا سا بخفر مجدور دو گے ۔ نہیں ۔ باعل نہیں ۔ سر کسی دسم کا ٹیکا دیوگیا موں - میں اینے آب کوسمحانا - واسم بھیرت کی موت ہے۔ اور س نے خوالو ہی خالوں میں اس کو تنوم تعرفر جوال کا دویب دے دیا۔ میں نے تصور سی تعمور سي اس كوكتني سي بأرسمرا با غرها- ووطها بناكريسية سي تكاميا المكن جأف كيون يه خيا في سيكير مهيشر و حديد لا دهندلاس را يسي في اس وهند مركمتن مي باد وه تجفيها برط بحوس كي- تفتيرا تنا وهندلاتهي توبهبين بهونا بنيا بي تيكيراس طرح مط مط مط على قو بنين موق - بيويد سب كياب _ وسي نوت نهال الم دل سے مجرسرا تھانے مگرتا ۔ جاب پرد اہمراستر سلتے جلتے میراسا تقر رشیں ۔ باکل نہیں ۔ بیوا سمریع، اور واسمہ بھیرت کی موت ہے ليكن جب كليلية كيلية اس كرول كى دهرطكن بن بوكنى تو دوياد دن بعد یں اس کے ساتھی کو دہ فوٹ بک دوالے کے لیے اس کے سکون کے اصاطے یس داخل ہو ابواس نے امتحال کی تیاری کے پیے وہش لیے کی خاط اسینے ہم جاعت سے مامل کی تقی ۔ و میں نے محوس کیا کہ بعیرت آی اپنی موت مرکئی ہے اور واسم سکران کو اسے ، کہد دہاہے ، تم فے بھانا نہیں ، سی سی

تو بصيرت نخفار

بنی کی قویس شام کے تصور میں مرکز دال دیا۔ استام آئی، جوک کو اسی چا در میں ونیا بھر کے سمیٹ لیا فویس میں اپنی تنہا کی و شکر دل سے بھال کو کی تا دیا۔ اس دروک محک کم کم بی دسی، فزول ترکمی ۔ بو بین اکتی مجمد یر مبتی ہے۔ بنین اکتی مجمد یر مبتی ہے۔ بنین محلم اندوقت دکا۔

ميكن بدواست مين اينے ليے كفلاند كم سكا - إلى بر حزور مواسيے ك سِ مدرسته عاليه كے اس اما طے ميں داخل ہوا جوں ۔ ونيا كى نظر بچاكر جوروں ک طرح اس بار ہ سالہ لڑکے کے ساتھ اساطے بھر میں گھومتا پھرا ہوں۔ دیوارہ براس كانام تحفايد، ورخوس يراس كانام كلودايد، يها ل أمسس المل قاتيس مولى تخفيس- بها ب وه أنظول مين كها ناكها ياكر: أكفا ا ووك ك الجن سجاكرسين في زمين برركل يد، ويب ملاكب بين برانال كيا بد كيراس الجن كو جيك سے الحفاكرس في دل ميں عُما الماسے اور أسكول كے احا طے سے مکل کو اُکیا۔ اسی وٹیاس آگیا ہوں بہاک شیویال معین لدین موسی سنها، قلندرخان اور نبوامبیسی کا سینن شیخه میرنے منتظر ہیں۔ تھے بہرمال اس دنیامیں سانس نمینا ہے میں دنیامیں اُدیر بہتا ہے م سے میرے سادے ساتھی و نیا کا دو دار حلاتے ہیں۔ میں مرف اس حد ككي ايين يرقا درنبس بول كران رستون سے مركز رو ل عن ماستولىيد مجھے ان کی مز احمت کا مٰدشہ ہو۔ مجھے بہرحال امنی دا ستو ل سے گزر ناہے ' تحبی نظ براکر بحبی دامن بحاکر محبی سأشیل دورات موابوا بوا و ک کے دوش

یرسب کھ ہواہے ' ہونا دہناہے ' جانے کہ ہوتا دہنے گا۔۔۔
میکن اسکول کے اس داستے پرمیرے قدم اعلی بنیں سکتے ۔ اس داستے سے
گو: رہا نامیرے میں میں بنیں ہے ۔ میں نے ڈنرگی کے ووسرے داستوں کو اس
داستے سے لینے ہی نہیں ویا ہے ۔ میں نے آپ سے کہا ہے ناکہ اس لا کے کا رہن
بھر پرمیرے اپنے وجو و کا قرص ہے۔ سوس نے یداستہ اپنے پر نووہی بند

ایک دن مراکب بات موئی میں آنے والے خطرے کی آمیٹ بایکا تھا۔
حیین میٹھ کو بہت مجھایا ، منا یا، میکن وہ نہ نانا۔ ایک وف اس نے مجھ سے کہا
* تم منط بھی یا بندی سے بہیں ویتے ہو، آج بہلی تادی ہے ، سادا قرض ہجڑت ،
پیکا دینا ہوگا ، وریز تم اپنے دفر سے ابر نہیں براسکو گے ۔ مجھے اپنی وجہ ت کایا سی مقا ۔ بہی دیک ہون کے دست بر دسے بچا میکا تھا ابنیین میں میں مرسے بچا میکا تھا ابنیین سیٹھ آج اس کا در بے تھا۔ زندگی کی گاڑی قرمن کے بہتوں بر میل قوسکتی ہوئ

لیکن عرف کی حادث ترص کی اینٹوں پر کھری اہمیں دھ کتی۔ میں نے گردن بھکا

الی ا اثبات میں سرالمایا ، شام ہونے کے میں نے تنواہ حاصل کی کو کی اور ہیں

(ان ترصٰ تو ابوں کے والے سب کھ کر دیا جو جہینہ بھر زندگ کی گاڑی و هیکیلئے

والے تھے۔ میں مطب چکا تھا، میری جمیب میں صرف تین روپ استیں بیسے دہ

والے تھے۔ میں مرصے چکا تھا، میری جمیب میں صرف تین روپ استیں بیسے دہ

ہوئی میں میٹھا بھے اکر دیا تھا ہمیکن میں نے بھی تو واد دفت ہی میں بھیا ہے رکھا ،

ہوئی میں میٹھا بھے اکر دیا تھا ہمیکن میں نے بھی تو واد دفت ہی میں بھیا ہے رکھا ،

اند عیرے میں سرائے کے ایمال جم کہ کہ آبت ا بہتر سورج کی کو میں تھی جانے لیکن ،

اند عیرے میں سرائے کہ اندھیروں میں اندگی دھندلانے گئی ہے تو ور د

یں اینے جم کو بوروں کی طرح بھیا کر دفتر کے گیدٹ کک ہے آیا لیکن سوک بھیلی ہوئی روشنی میں مجھے جیادا۔ سوک بھیلی ہوئی روشنی میں مجھے حیون سیٹھ نے ویچھ بیادا۔ میری دوح کی بہنا یموں نے اس کی اوا ذشنی لیکن میں نے اپنے جسم کو اچھا ل کو یاس سے گڑندتے ہوئے رکٹا میں بھینیک دیا۔

حیین سیٹھ سائیکل پرسوار ہو کہ میرے تعاقب میں دواز ہو چکا تھا۔ اس کی نظریں چار و س طرف مجھے الماشش کورسی تقییں۔ مجھے رکشا میں سوارہ و جواات نے دیکھا بہیں۔ پھرا کے عارت کی اور شیمیں میں نے اپنا دکشا دکوایا اود کو دیڑا۔ ہو فتے میدان اسٹیٹریم کی زیرتعیم ارت کے مختلف صفول کے بیجھے خود کو بچیا تا ہوا میں ایک سٹرک پراگیا۔ میں نے بہیں صرف میری آنگی

نے پیچھے پلسٹ کر دیکھا جسین سیٹھ آتو نہیں د السبے - اور صلبری حلبری میں نے نہیں ، میرے قدموں نے سرک ناپ دی ادر جب ایک موڑ برمی نے رکھے دم لیا تومیں نے دمجھا کرکوئی بارہ سالہ زو کا اس سٹرک کے بیچوں بیٹ کھڑا مجھ يك داسيص مرك برسے كوركوسي زندگى كياس مور تك آبيني تفا-میں نے عور سے دیکیا، شاید یہ وہی سرك ہے جو عاليه كول كے سأتنے سے اورن ہے۔ شایدیہ وہی او کا ہے جومیری تہا کیوں کا ساتھی ہے اور سب کا قرض میرے وجود برہے۔ ثنایران جھی اس نے میراداسترد کناما انتقالیکن میں ف اس كا في توجيك و إا دراك برعد كيا - بين في كيس جبيكا بين حيين سيم مجمع نظرته أيا المكن يدادا كا برابر يحط وتجهير بالنفاروه برا دنگير نفاسي في أسي يهان ببا- ثايريه وي باره ما دراكا كفاره كهيلة كييلة مجمس مدا بوكيا تقا-میراسے بڑا بٹیا ، میرالحنت حبگر _ وہ مجھے اس طح حیران کوا ہوا دکھوکر مہت آ ہترمیری طرف بڑھا ، جب یاس اگیا تومیں نے دیکھا اس کی آ بھیں بھی ہوئی تخيين الممرايك ووسك كوبس وتصفة ربيع الجليه سيحاني كوشش كررب ہوں سکن جانے کو س میری ملکس تھی نم ہوگئیں آورانس کا پہرہ اور تھی دھند لا محیا۔ عویس نے ندا مرت سے گروں بھیکا لی ۔ ان ایس کس رہ گرو کے سیجھے کھے ا جكا تقار

مهمان

کوئی آر باہے کے ٹی آر باہے سے سی کا سے برسوں سے انتظامہ تقامین کے اور کی اور ہے تھا کہ میں کر لیا تقامے کسی و معاند لی مجاؤی کا میں نے کہ وہ ندایا اور ایسی مجتبی جواسے حاصل تقییں وہ کھی آئیستر آئیستر

اسے بھو ڈنے کئیں۔

شفی کی مال مجی تواس کی اپنی مال کے برابر تقییں ، میکن کس سفائی سے میں اور کو انتخاب کی توار مان کلے میں اور کو انتخاب کا بھی توار مان کلے اور وہ سوچنے بھی میری اپنی ائی قوبس مفریحتی رہ تھی تقیب ان کی مال کا رکھنے نام ہو گھنے نام ہو گھنے نام ہو گھنے کہتے زائم ہو گھنے کے توار مان کی مال کا در کا ہوئے تو کہ ہوے کہ ہے ، کہتے زائم ہو گھنے کے توار کا در کا ہوئے تو کہ ہوئے تو کہ ہوئے کہ ہوئے تاہم ہو گھنے تو کو ہوئے کہ ہوئے کہ اور کی میں انتخاب کے تو کو ہوئے کہ ہوئے کا ہوئے کہ ہوئ

بيرده زخرت ببس دستاسي ربنا عنا- بيسفى نے لگا يا عنارشفى ميلانند كا ب كوسنى ان كل يشفى كى تعيا وج بنيغ سيقبل لا وه نو تسفى كا ول تقى ، گوس سائة كعيلنا ، يُنِيِّي سِ سائقة كعيلنا ، أسكول مين سائقه يره هنا- كلمرو نديه ومكي مجمَّ مٹی سے بنے اگر ای ایک ہی ہو کی برسوال وائی اس کھو جاتی قاکلاس یں ایک س کتاب کے تفظ ف کے و فظ یہ فل کو گر کو ایس بیال یک کرمیں سود فى كا ديا بهوابوم ورك ايك سى تحريمت دوعلى د فو شكس س كيابوالمتا-ادراب گروندے بنانے والوں نے گرمایے تھے۔ گر یوں کی شاوی كى نويتنول فى برور انتفا ندهير كيشمور كي كدفر واس كى شادى سے گھر كا يعتبر بيتيريَّك اللها ؛ سلَّك الملها - أوثنف توبس إو لي موكَّن خفي " مين اس كي نن نبرین موں جی ۔ تھاری سالی ہوں یا وہ اینے بھائی کو پھڑتی و سیب سے يكال كردُرْ أياب وياب كاليا تجهيد وراما ول مين ميل آت كا تومين حماب يُهَا وُل كَن يَهِينَد سِيرَ بِهُمَا مَا من بعقيا جي- مو تن كو اللها فامت بيناب مِ

شادی کے گھر کا جومال تھا۔ وہی حال شغی کے دل کا بھی تھا۔ ایک

ایک کی مدادات کرتی مجرتی - انگن می مجیلم و یال مجدث رسی تقیس - وشفی کے دل میں لرو کھوٹ رسی تقیس - وشفی کے دل میں لرو کھوٹ رہے تھے-

ابین فی نے معملا جب یہ کہدیا کہ میرائجمیا تو ایک ایاطوطلہ ہو ہے تمر کی شاخ پر رام مجروسے مبیھا مجل بھول کا منظرے ۔ نرخزاں معلوم نربہا رکا پتر بس انتظار سی انتظارے تو اس کے دل پرچوٹ کی تھی۔

میکن دن تھے کہ جہنیوں اور برسوں میں تتریل ہور ہے تھے ... بیاری کو نکلے اور و بنے سے مطلب _ و قت کی ایک نمی سی متحیظی جو جی چھے جھوٹ میں اور کھا جو ایک ناہموار داستے دہی تھی۔ اس نے انھیں بھاڑ بھاڑ کراس کیرکو و کھا جو ایک ناہموار داستے کی صورت میں اس کے سامنے تھی۔ بھر یہی داست ایک جیش میدان بن کواس کے اطرا و بھیل گیا۔ و قت کا ایک ایسا جیٹیل میدان جس میں مزکو کی اینا تھا نہ برایا ۔ بس ایک ہوکا مالم تھا ایک ستنا ما۔ اور اس سنا نے میں اس کا بچو تھا تو اس کے ذخم تھے۔ سو کھے بھی کھی مہرے بھی۔ اس نے ان زنموں کی فصل کو اینے آنو و کول کا یا لی دے دے کوسنیا۔

یدا نوجی تو چیپ بعایب بهرنهنی جاتے ہیں۔ رشار کی سگفتگی، آنکوں کی بوت، برن کی تازگی سب اس تھادے یا فیسے دھل کو اپنا رنگ دوپ کھو ویتے ہیں۔

اس فے عمی اینا دنگ دوپ دھیرے دھیرے کھویا۔

يواس كالخانبين وه اسے زل سكاتو وه كاس سے بيوسنے لكا بواس كا

ايناتھا -

شنی کے بقیانے انٹرش گور تمنظ میں در تواست دے وی کرا تھیں دوسری شا دی کی اجازت دی جائے۔ کیو کر ان کی موجود ہیوی کے بطن سے
سات سال سے کوئی اولاو نہیں ہے۔ وہ قونے گوری جو مرکا دی عہدہ دار ہے
کے ناط شنی کے بقیا اس صر تک مجود تھے در مزجیٹ مثلنی بیٹ بیاہ ۔ ویکس بات کی تھی۔ النہ کا دیا ہواسب کچوتھا۔ نہیں تھا تو بس ان کے بعد جا کما دکا وادث نہیں تھا۔

شفی نے اوجوا تھا " بھیا ووری شادی کے بیے حکومت کو ورخواست وے رہے ہیں۔ تم بخی رضامندی ظاہر کرکے الن کی موکو و گئی تا یہ بلکیں جیک کراس نے شفی کواس طح دکھوا تھا جیسے بہجانے کی کوشش کررسی ہے۔ بھر نیا بک بوکھلا کرمنیس پڑی تھی۔ مجلی کہمیں کی بیم بی نہ موجا کھیلے سی و رسمہ رسمہ میں دولی کی بار منی رکی

تو بچر میں سنہیں ہے۔ بونٹوں کی ہوکہ زخوں کی۔ نواندان بحر میں بات اس طع بھیلی جیسے طبتی اگے پرکسی نے تیل سجواک دیا۔

عامران جریں بات الله برائد الله برائد من من من من من الله برائد ب

ہیں۔ سکن مہرر دی کے دوجاد لفظ جب بھی اس کے سطنے میں آمے ۔ اس نے جی بہمجا کو بعض ایسے بھی ہیں ہواسے بچرم نہیں سمجھتے اس کا ندامت سے سے سے کس سر سمجھی محجی اوپراٹھا بھی توبس اس سہارے کہ وہ بھوں کی نظروں میں بچرم نہیں ہے۔ دکھوں کی اس پورٹس میں جب کر اسمان پر سیکنے والے ستارے تھے مذکر نہیں مبنیاتے ، ہوٹ نگاتے ہوں ۔ عم کدے جلیے اس بین ذارس جبکہ کلیوں کی جنگ سے زخم ہرے میستے ۔ ہوں ، پُرواکی کے بیلنے سے روح کا کرب جاگ اسٹنا ہو۔ اس نے ایک آواذسنی اورسونی نگری گویخ اکٹی۔

میں آد ہا ہوں ہے میں آد ہا ہوں۔ تنا ویر سے کتا ہے۔ کریس سے سات

یخلیق کی دا حت *کقی جوکسی کی آ* مدا کا میتر دینی **تقی** -پیخلیق کی دا حت *کقی جوکسی* کی آمرا کا میتر دینی تقی

اس نے اپنے وجو دمیں ایک المکاسا ادتعامش محوس کیا اس نے اپنے میں ایک المکاسا ادتعامش محوس کیا جات اس الم مین میں ایک اور زندگی کو کھماتے ہوئے بہچان باراس نے محوس کیا جیا ہوا دیا ہوا دیگ دو ب بھرسے پا جکا ہے اور یہ سب کچھرس و فول ہی کی تو بات تھی۔

برسوں کے سناٹے اس کی ہتی کے اس فتے شودسے کھرامے اورسونی گمری گونخ اکھی۔ اس نے ماضی کی طرف طبطہ کو دیکھاتو وقت کا جٹیل میدان اب ہری بجری کو نبلوں سے جیسے بٹا پڑا تھا۔ ماضی کے کھنڈ دمیں بی مال کی گونخ شائی وے دسی تھی۔

وسے دوں ہے۔ اب کیا ہوگا؟ اس کی ساس فے سوچا شسفی نے بھی اپنی نئی بھائی الما کہ لی تقی ۔ بات نہ صرف بیٹی ہو جکی تقی ۔ ملکہ مجھر شوھا وسے بھی لے جاسے جا پھکے تقے۔ میں حکومت سے شظوری حاصل ہونے کی ویرفقی ۔ اس نے سُن دکھا تھا کہ حکومت

ك جانب سے اس كا ملبى معاكمة كلم يكوا يا جامع كا -

نیکن اب نو دیکھنے کد دیکھنے کسی نے اعلان کر دیا تھاکہ وہ اگراہیے اور اعلان کی گوئے جب اس کے دل میں مقید ند رہ سکی تو پیمرے پر تما ڈٹ بن کر پیمائی۔

ده کب به جا بنی کروگ اس کے انسار وں بر مجیلی مو کی شفق کی سرفی سے آٹھیں بھیریس۔ وہ کب یہ بیا ہنی تفی کہ اس کی ساس اکی تفی اُنسفی کے بھیا اس کی انگھی سر سر مستقیا میں د

ك و وجودت وتحييس في منهين من جوت في اس كرساد كا ساد استفل منوا مركه ديانفا -

ا پینے ہی من مندریں اس کو گئے ہیائے دکھنے کے اگراس نے مبتن کیے کبی قوصرت اس لیے کہ فود اس کوکس کی آ مرآ مرکا مجھ پور مقین ہو معاہے۔ مہیں ایسانہ ہو ۔ کہیں ایسانہ ہوکہ ۔ میکن تہیں ۔ : ہ تو ار پاہے ۔

مليكن اب كميا بوكا ؟ اس كى ماس في موييار

شى نے كلى اپنى نئى كيا نى كامش كر لى كى -

لیکن جب شق کونقین ہوگیا تواس نے اسٹے تھے کے گال پر جبھی تجرك كالا لوحي إنتهامت يليه مامي آب الكي گزالار سجاسي سه اون يهان

ا دن یا ادر شفی نے اپنی کھا تی کے بیٹ کو گرگد اگر اس کو فوب ٹوپ تنہایا۔ کھِل کومٹناکتن بڑی نعمت ہے ۔ آب اس نے محوس کیا۔ ڈخوں کا

ترستان اب تومغ مندکلیوں کا یمن زاد بن گیا تھا۔

تعنی کے دل میں میں سوئی ہوئی عورت انگردائی نے كر بدار ہوئى-این مجانی براس کو اتنا مبت سایراد آیاد بیار مومبت سے زیاد و جذبهٔ رحم

كأثابينده كفأ-

بھیا وفرے سے لوٹے نوشفی ان کی گرون میں باہیں دال کر بھول گئی۔ " لاد سی کر دومنو معیشا اور کل می اپنی در نواست حکومت سے دائیں

تجقيا كامخ كهلاكا كهلاره كميار

و مقى تو الخيس مبشر الحئى تقى - جس سے وہ اپنى زندگى كا نا طەمستوار

" كِيا لرِّوم عَوْسِ ركم بابد ؟ " شفى في تخسأ كو تو تحير الوده يوفيك-

ت - میں انکھیں اس کی ممدر وی میں نم ہوگئیں۔ انٹریٹراکارسازہ-

رانچے باد شاہ نیری دین نرالی ہے۔

شفی کے تھیا حکومت کے ذمر وارعهد بدار جو تھے۔ اعفول نے ابنی در نواست والبیں ہے گی ۔

وروا سے در بارے ں۔ اس کی ماں نے کھا "یوسف شریف باباکی درگاہ پرسی نے تھی عفی اس اس کی ماں نے کھا جس دوز شرے میاں نے تعکومت میں درخو است

نیا زندانز میں اس کی اس نے و وہرو مرفر کیا ، نقیروں نے کھا تا کھا یا '

نے کوں نے کیڑے یہے۔ اب تواس کے اطراب سادی فضاح کے اتھی تھی۔ جاند سکے کہ نہ سکتے بس سبدایا ندنی بی چانرن اطرات میں بجر می تفی من كعيف عن مون جوان الفطيا ول المرصيع أس كه قدمون مراط كن راور اس نے اٹھاکراس کھوئی مونی جوانی کو گلے لگا با۔ کچھ ون تویوں گئ رے کہ ہر کھانے کی نعمت سے اس کی طبیعت اوب گئی ۔ اس کے باوجو و بہانے وہ کون کھا بو دنیا بھر کی صحت وسکفتگی اس کے حصے يس كے آيا ہو-سي ار لو مول - مي ار لو مول -اس کے دوالے نئے جہان کی یڈیرائی کے لیے اس نے اینا بہت کھ تج دیا نفا۔ بس ون رات اس کے خیالوں میں مگن رہنے گئے۔ موز د ں کے زنگوں کا امتراج کھ دل کو معا یا نہیں ، تھوٹ سے موتیشر بننا شرد ع کوه مار لال اون کوسفیدا در کالے ادن سے بوٹر ہو کہ کر دیکھا۔ سوئٹر تیار موگیا تو سیرانسی دنگ کے موزے کلی طبیع جانے لئے۔ کئی ٹوپ تیار مود -مجر برس بن نو محد محدد نے دالی و بال ۔ شین پرجھو نے بڑے ما باسوٹ سے گئے۔ فراکیں ٹینی نے و كركر كدايا اور تكه طراق متين بر دور في موك كيرات سے نظري الحقيل ا مُكُرايس، شراكر فِي كيس بير إن بي تصورات من كم مركبير. نسفی کے کتبیا کو کلی اس کی دیواملی پر ایک دن سایہ آگیا۔ جب کہوہ

دُهِر سارے کھلیے نے تریک گھرو ٹی کھی۔ کا رکا دروازہ کھول کہ جب اکھوں نے
سیسٹ پر وسجھا تو بھینے بھی سخھے۔ نا ہے والا بھالو بھی۔ دوٹر نے والا موٹر بھی۔
گول جگر نگانے والی ٹرین بھی گولے بھی ، بہنڈ بھی اورا آلم فالم نمیا کجور نھا۔
ایک کرے کو نسخب کرکے اس نے ایک بھیو فلسی د منیا ہی سجادی۔
ایک کو نے میں خوبصورت ساگوڈ دیج نوان کا بیا اناجی ، بینگ بھی ایک گوشے
میں آئید سکی المادی۔ بیجوں بہج بھیو فلسی میز ، بچو فلسی کو سیاں۔
میں آئید سکی المادی۔ بیجوں بہج بھیو فلسی میز ، بچو فلسی کو سیا۔
میس آئید سکی المادی۔ بیجوں بہج بھیو فلسی میز ، بچو فلسی کو سیاں۔
میس آئید سکی المیادی میں گئی وہ بین وسٹس پر بچری ٹری سوجا تی ، کو کی فوابو

اس کو اینے تھولے ہوئے سبٹ بدا تنا بیاداً تاکراس کامی جاہتا کر حلیری سے اس نفی سی جان کو جو اس کی سبنی میں ساتھی ہے ہو اس کے سبٹ میں کمجی علا نیہ حرکت کونی ہوئی ہے با ہز کال کر سیسنے سے چٹالے اور خوب

نوب ہوسے۔

کیرا کی دات اس نے تحلیق کا کو ب محوسس کیا . . . ۔ بچریہ در د اتنا بڑھاکہ اس کی شدّت سے دہ نٹرھال ہوگئی۔

اسبل میں جب اس کی انکھ کھنی اور اسے بہوٹ کا یا قواس کے اول میں وہی آواڈ کو بڑ کئی ہو نیم ہے موشی کے عالم میں اسے کمھے بھر کو ہو کما گھٹی کئی۔
اس کا بھولا بھولا بیط اب بیٹے سے انگا تھا۔ میرا تہا ن کہاں ہے جو اس کے دل نے نو داس سے یو تھا ۔ اس نے ابنے پاس دونو اجاب

وليجاء وبال تو كير حلى منهقا-

" ده کهاب ہے۔ کهاں ہے میرا بچر ؟"

اس کی آنکھوں کے آگے اجالے اور اندھیرے گرایڈ ہوگئے۔ بڑی وقت سے اس نے اپنی تیفرائی ہوئی آنکھوں کو جنش دی نسفی کے بھیآ اس

وفت سے اسے اسے ہی چرف ہوں ہوں ہوں ہوں اسے بہوانے کی کوششش کی۔ دھندلا کے پاس کھڑے تھے۔ بلکس جھیکا کر اس نے بہوانے کی کوششش کی۔ دھندلا دھندلا ہمرہ واضح ہو تا گیا۔ نظری ملیں اور شفی کے تھیا نے مخد کھیرکر اس

نف كريد اورتيزى سے كرے كے ابركل كے -

شفی جوان کے نیکھے کھڑی تھی، اگے بڑھی ۔

اس نے بنیاب ہو کوئٹ عنی کے دونوں ماہتو اپنی گرفت میں لے لیے۔

" وه کہا ل ہے ۔ کہا ل ہے میرا ہمان ۔ میں نے اس کی اواڈ سُنی کتی ۔ میں نے میں نے اس کی اواڈ سُنی کتی ۔ میری استحبیس ترس رسی ہیں۔ شعنی

مجھے بتا در ئے

ایڈی ڈاکٹری ڈاکٹر نے تعنقی کواس سے الگ کر دیا قواس نے لیڈی ڈاکٹر کا اہتر پوری قوتت سے دیا کر کچھ یو بھینا ہی جا ہا۔ لیکن اس کی انتھیں مند نے تھیں بھر اس پرخشی طاری ہوگئی ۔

کچھ دن بین جیب اسے گھر لایا گیا تو دہ لوگوں میں گھری ہوئی بیں سب کا سخھ نکے جا رسی تھی ۔ آنتھوں میں دور دور تک آنسو وُں کا کہیں بینہ نہ تھا ایک وحشت نسی صرد دیتھی ۔ جیسے یہ آنتھیں کسی کو تلاسش کو کے مایوس اور خون زدہ

ہوگئی ہیو ل ۔

رات کو بہشنی اس کے کرے میں داخل ہو تی تو بہز خالی تھا۔ وہ بھاگی بھاگی سیرھے اس کمرے میں گئی ہونیج کے بلے سجا پاگیا تھا۔ کوشنی حبل دسی تھی اور کھلونوں اور سامان کو بھٹک بھٹک کو قریفے سے دکھور سی تھی۔ اس کا پھرہ فرا مطمئن تھا۔اس کی آنگھیں پرسکون۔

یں بیاں وہ اس کے اوط میں ہو کو اس کو سسے مبر نک غور سے دیکھا۔ وہ بڑی اختیا طاسے قدم اٹھا تی۔ کمرے میں ایک ایک شے کو صاف کو تی بھر رسی کنتی۔

ت د اخل مولی کرے میں و بے باؤں واخل مولی کئ - تب مھی اس نے شین

د مجها -د مجها -شفی نے کھانس کواس کو مخاطب کمبیا تو و و پلیٹ کوسمینشر کی طرح

سعفی نے کھا مس کواس کو محاطب تحبیا تو وہ بیٹ نر ہسیبر ن سرب سکوانے گئی۔ سندانے سکی۔

سرائے ئی۔ تسفی نے دہجیما اس کا بیٹ بہن بھولا ہواہے، بھیے نواں ہمینہ ہو۔ اس نے گدگرانے کے انراز سے بھیو کو دہکیا قوسا ری کے اندر کیڑے کھیسے ۔ رہنہ

ہوتے ہے۔ شفی نے جب گداگدایا تو وہ بمیشر کی طرح شر اکر منسنے لگی۔ میکن شفر کی بیمو کل گئی۔

ادر پيرو ه پيچيلے با دُن بھاگتى ہوئى اپنے كرے بك كلي زهيني كلى كا محبول نے اسے گھر ليا۔

اس کے اسے هرمیا-اس کے الا تفریا و سرد تھے ۔ وہ کیم مناجاستی تھی ر معبابی-

مجا بی سد کمین دہ مجھ نہ کہہ کی توانگی اٹھا کر اس کمرے کی طرف اسٹادہ کیا ہو آنے والے تہان کے بیے سی بیا گیا تھا اور حب کی روشنی کھڑ کیوں سے باہر بھل کر گھر کے صن میں تھیل دہی تھی۔

عالى بياريون كاملارى

اگر وه بھے یہ ہے سے بکادلیت ا۔ ابّا تو تھی کیا میں بل بھرکو اس کے لیے کھرسکتا تھا ؟ " انومٹی میں گرے کہ دامن میں جذب ہو۔ بلکو ں سے بھوشنے کے بعد مذکسہ منہ موتی " کویسی کمیسی داخیت کی کوعمر کی کشی ہیں ڈو لتے ہم کمتنی میا فیت سطے کر لیستے ہیں۔ مذبلیٹ کر ویچھائی قرنہیں ہو شرم سے گر و ن تھا کہ جائے۔ اور کتنے کھتے سے ہیں گو ون اٹھا کہ جاتا ہوں۔ مرافراذ مربلینے و نیکن سے ویچھو اور کتنے کھتے سے ہیں گو ون اٹھا کہ جاتا ہوں۔ مرافراذ مربلینے ہیں۔ قرسم کھاں کہاں جاکوائی مبیوا ذیر کی سے مصالحت کو کھیتے ہیں۔ داحت کی عمر ہوگی ہو دہ ہیں۔ بالی سی عر، گرطیاں کھیلنے کے دن ۔ کچھ سوچے بنیر نمیندکی آخومش میں ابنا آبا ہے دینے کی داخیس اور اسر کو کی اس منزل بدلی ہماں ایجی انجی میری میں کھیسی کھیس اور اس کے لیے در برج ھو کر پیکے تشہر تو ل سے اس کا دامن بھر دینا میرے لیے فوئی بات ہوتا۔ ایٹر یہ کچی المیال رواحت کا جی میرے ہوتے تھالا یوں ترمس سکتا تھا۔

پیقشرا ٹھاکر درخست ہر دے مارا اور لدی المیاں میں نے اس کے قدمو^ں بھھ دیں ۔۔

> بر ... ا در سم نے کتنی می کچر کیر جیا کر کھوک دالیں ۔

برمات سے حل تھل ہونے ہوئے میدان میں ایک دوسرے کو تھونے اور کی حلول اور کی حلول کا اور کی حلول کا دوسر کی دسترس سے بچنے کے لیے کھلوں

گھٹٹوں یا نی میں انرجانا ۔ یا کُن کے بھینیٹا اڈا کر کھیلٹا اور میرعو ْ رعوٰ دسے ایک دوسرے کے گیلے کیروں میں سے بھینیتہ ہوئے میران کو بھیا نکنا۔

کیوبا تحقر بر صاکر اس کی لمی تنبی گھنی میاہ اور بھیگی زلفوں کو ابینے ماتھ پر طال دا۔

د ه گرد می کفی ادر جب میں نے اس کو سپلی با رسنبھا لا بھا تو جم کے کتنے ہی خطوط ، کیتے ہی داد ید اکتنی ہی توسیس میری کا تکھوں میں بس کو دہ گری تھیں۔
سیجھلنے کے بیے مجھ سیمیٹی ہوئی جیب و می کنا دے تک بہنی تو گویا دہ کی بہت دور ایسے لے آیا تھا اور اب میں اسے را

کے بجائے دات یکا دنے لگا تھا۔

اب میں اس کی گڑیوں کے گووندون یک جاہیجا تھا۔ اس کی ان شادوں کے جاہیم کیا تھاجن میں جانے کیا الم علم و صوسونعتن سے چھپا سے رکھتی تھی۔

كورجيب سب كو بيحوار كواس نے كوروندوں مبن مجمع باليا -ان شاء يوں ميں مجمع يحيالا-

کوکٹ کا بلاگھا کر جب میں نے گیند پر بہن ڈورسے ہٹ لگائی تو بہ گیندمٹی کے اس گھروندے کو توڑ کو تکل گئی جورا سعت نے بڑے جا وسے بنایا تھا۔ لیکن اس نے کوئی بروانہیں کی میز سال دکھا۔

میں ڈرکراس کے قریب گیا۔ گیٹ دکومیں نے پرے پینیک دیا توہم دونوں مل کو دوسرا گھردند ابنانے میں منہک ہو گئے'۔

گوونگرے بناتے ، مجھوان میں باتے ، بٹاریوں میں پہلے میرے تحفے بھو جسے نو دمجھے بھیاتے ، میری جو تکھی گیند کے تیجھے بھاگ بھاگ کر ہلکان ہوتے ، جب وہ گھٹنوں گھٹنوں پانی میں اتر گئی توسی نے گراگراکر سنبھالتے ہوئے کنار پرلاکھان سے پوچھا ایک بائل نیا کھیل کھیلوگ ج

ادر وه نُسرأُ گئی -

کھریں نے زیادہ ما و سے شہوت اس کے دامن میں کجھروہے۔ کچی کجی المیوں کی و ملکیں اس کے سفو میں تھونمیس تواس نے زیادہ مزے مے لے کم کے کیے بیافرالیس- سمنے یہ نیا کھیل جا دی دکھا۔ اس کی آنکھوں کے دامت میں اس کے دل میں اتر تأگیا۔ محراس کے برن سی کا ایک مصر ہو کررہ گیا کہتے ہیں تواادم کی میلی سے میدا ہو ٹی نفتی۔

ابنی بھوٹی سی عرکی محفقرسی پورٹی لے کو دہ تنبی تیزی سے میری زندگی میں د اصل ہونی اتنی می تیزی سے اپنا سب کھ مجھ یر مجھا در کرکے مجھ سے جدا کھی ہوگئی۔ جب وہ اینا بسب کھو مچھ پر کما دہی تھی 'ائن وقت پذہبی میں نے جہم جم کے يلے اس کا مورہے کی سیس کھائیں ' نہ اس کا اعقاعظام کر اس کو تقین د لایا کہ اپ

اس طی اس کے قدم باقدم زندگی کاسفر وداکر وس گا۔ ہادے بٹکلے کے تیکیجا ایک مالی تا ان محل تھا جس کے احاطے میں ایک ہے خویصور سن ساجینِ نفا ہو ابنی رعنا تی آستر آسپتر کھود ما نفا ، اس محل کے ایک بھتے میں داحت اور اس کی ماں رہتے تھے۔ نیکلے کا نین یو مخفا کی حصر مفعل مقا -اطلط كے إع ميں جو بيرو فى كرے بينے ہوئے تف اكن ميں الكي مالى الكيد مالن اور اس کے نیچے رہنے تنفے میمن کی دیچر بھال اور داحت اور اس کی ماں کے اسحام کی تعیل ان کے ذمیمقی۔ اس کی ماں اس بڑے گھرانے کی بیرور دہ تھی۔ گھر کی بسگیم صاحبہ کوخوشش کرنا۔ اپنی الٹی سیدھی باقوں سے ان کا دل مہلانا۔ اواس ہوں نو سنسا نارىنىس دىي موں تو قىقچە سۇانا - قىقى لىكائ بائيس ۋىمرىھر توش دىسىن کی دھاتیں ماتگنا۔ نس بیم تعبی اس کے فرانص تنفیلیکن اب وہ بنگیم صاً حبہ ر انگی تقیس سران کوہنسائے کے حتین کرنے دانے۔ راحت کی ماں بھی اپنی وی ہوئی دما و کسین تا شروط عوند آن ده کنی اور آسته آسته جاگیرین ضبط موکسین به

احت کی اں نے بھی انتجے و ن دیکھے تھے۔ ان کے میاں صاحبے معماً

تنے ادر پھیں مبگم صاحبہ کی تمفی پڑھی ۔ دا حت کے ابّا کو الٹر کو بیادے ہوئے کوئی تین مال ہو گئے تھے۔صاحب اور مبگم صاحب کے وہ دن نزر ہیے نئے کہ اسخیس نوش رہنے کی دعائیں دی جاسکینں۔

داحت کی ماں کو ماہ بہاہ سینٹن برابر کمتی تھی۔ جاگیروں کی صنبھی کے بور مکومت نے ان وظالف کو مک گفت مسد و دنہیں کیا تھا جو پہلے ہی سے نظور تھے سوائفیں ماہ بہاہ نیشن مل جاتی ۔ اس کے علادہ صنبع بھر میں داحت ہر آئیل بہت مرغوب ہوگیا تھا۔ داحت کی ماں نے اپنی لاڈ کی ہی کے نام سے جب یہ بھوٹا ساکا دو بار شروع کیا تو اسے کا فی منافع ہوا اور دافنی منبلع بھر میں داحت ہر آئل گھر گھریس تھا۔ ہا دے گھر صرف ای وہی لگاتی تھیں ملکہ تھے کے طور در ہمارے بہندرست دادوں کو جب ایمنوں نے شبیتاں شہر بھی امیں تو بھر ہرماہ جب ارتبال

داحت کی ال تمنی تقیس کر شینوں کے لیبل برحق ارد کی کی تصویر ہے، وہ داحت ہی ک سے۔

داست بن وسید و در است می در سیم و میں آیا ، نہ سی میں نے کھی اس کو سیجھنے کی اُٹٹ کی۔
میراً مل کی تصویر میں اگر کو ن بجیز داحت سے مثابر بھی تو بس لمبی لمبی بیش بن مختص ہور او دعور دن کا رسکن جھے ان تصویر سے مختل ایسا و نیا ہی کیا نظا۔ میں تو داصت کی ان لمبی لمبی گھمی زینوں میں مفر بھیا کر سے محل لینا و نیا ہی کیا نظا۔ میں تو داصت کی ان لمبی لمبی گھمی زینوں میں مفر بھیا کر بھی اور دست ہیں آئی سے معطر دمہتیں ، اس سے کہا کہ تا۔

" تم خد اکے بیے بیت کی مت لگا یکر درات ۔ متعادی ذلفول میں جب

من علياتا بول تو مقارايتل ميركالون ير ميرك مارك يمرك برنگ ما تاہے۔ سوج تو کھلا اگرمیرے ہرے یر بہلیے لمیے بال اگ آگ آئی سے توتم مي در كرميرے تريب نہيں اُوگئ ر تب ميں كيسا انحيلا انحيلا بھوول گا-بن دات كاين داكميس تهايا ہے" اوراس كى زلفوں ميں محفر تھما كرسي ديھو، بن بن كواسي وداتا - كدكراتا اوروه الضلي لميه بالون سيمبرك إلا الماكر الحقيس زنخركر دنني -

كيس كيس كيس كيل اس مختصر من من سم فيديوا والع راينا والمن الميل وہ میرے سائقہ سائقہ کئی دسی اور میں نے بنلیجے کے سب سی شا داپ اور د محکین تھیو ل توٹر ڈوالے اور اس کا دامن تجر دیا۔ ان تھیولوں کا اس نے جب إر بناكر مجھے بینا نا یا اوس نے بھیٹ كراس سے ارتھین فيا اوراس كىلمى ساه دا تو م منبی زلفوں میں گو ند کو مینے واست میں کے میں منا رے مانک

ں پھر انہی سسیاہ را تو ں بیں پھپ چھب کہ انحفیں شاروں کی کھاؤ بیں میں کنٹن ہی باراس کا ہو ہو گیااور وہ میری۔ ایک دن اس نے سرتھ کا پر پو

تعظم المائيال سي أنى بين - ميراجي اوبنا دينام - مجه وه فجي المیاں قوٹر دونا یہ اس سے بیسلے کرمیں سخٹر لے کرلدے ہوئے المی کے در ہے ید دے مار تا۔ میں نے راحت کا کرنا اٹھا کو اس کے بیٹ کوسہلا یا۔ پوہیک كوينا چٽ بيٺ كو جو ميزلگا۔ اس نے حیران ہو کر پو تھا۔" یہ کیا کرنے ہو ؛ میں نے ٹوشی نوشی اس کی انکھوں میں اترنے ہوے کہا '' اس میں ابح مے مگلی ''

یر مبیر سے اس کی استحصیں بل بھر کو حکبنو کہ اس کی طرح سمک انتھیں۔ بھر صرف اس کی زلفوں کی بیاہ دات رہ گئی اور آنکھوں کے حکبنی جانے کہاں جاہیے۔

ين الحيي نومشس بي عقاكه وه اس قدرا داس موكيك -

مبرے بینے پرسرد کھ کر جب وہ سکتے الی توسیکے مسکتے اس نے

يو پيما ۽ اب کيا ہوگا ۽

ا در میں سوچیے نگا واقعی اب کمیا ہوگا۔ میں قراس قدر نوش ہو ہاتھا۔ راحت کی آنگھوں میں بھی جگنو جبک الحقے تحقے۔ نسکین شاید یہ کوئی نوش ، ۔ ۔ ۔ ہتھ ،

ہونے کی بات ہی رتھی۔

یس نے اُس کو دلاسا دیا۔ تھوٹ موٹ تسلیاں دہیں۔ بہلا یامنا یا ا در سب دہ کچی^{مسک}راسکی قو اس کو گرگرا کر منہا یا ا درا بنی جنیں تھو م تھو ہم گوا^س مرتجھا درکنیں۔

سیس مجھ گیا تھا کہ میں اور داحت اب کھوا ور دنوں نک ایک و وسرے
کے نشتے میں چور ندرہ سکیس گے۔ اب ندمیں اس کا دامن شہتوت سے بھر
سکوں گانہ تمین کے ثنا واب بھیولوں سے اب ندط دھیسی المیاں اس کے حکم پر
مجھے توٹولا ناہے مدوہ اب میری با مہوں میں بھومتی مونی انحفیں کچر بچر جا کم
تھے کوڑ ا

ر زھے یانی برسازے کا- میدان مجی جل مقل ہوں گے۔ مو کھ مجیدے ہم سے بھر جا میں گے۔ ہریان ور دور تک مخل کی طرح مجھی دے گی۔ نبو دیا رہیں کی ۔ خاک تھولا اس گھنے نیم کے بطریر ہواسے ملکورے کھا تارہ جائے گا ۔ مینڈک سرندام ٹرٹر کرنے تھیں گئے۔ میں انجبلا گوسے کلوں گا قدامت فذم قدم پر راسند د دکیے می بینیتی دوڑنی انجیلتی بھاگتی تعجو سے عیثی میری با ہنو ں ا سي ينمونت - سرب د دون ل إنفول كواين زلفوس سير زمجر كرتن النبق لكاني-يوده ايك د م مفتك كرده جائك كل - يهراس كي آنكه ليس مكبنه وم كمركو تَعْلَكُ بِن كَ م يهروه كرون جفكا كرا دامس موجائ كى ، كمروة مسكن ملكى ك یں اپنے تصورات کی د نیامیں اس کو کپ تک انتقاے انتخاب می کور کا ایک دن او دن يهرمس تحمي شهر ملاحها أو ل كاي

دون گرد گئے۔ راحت بہیں آئی رجب میں سرتام اپنے مخصوص راستوں سے مورد ہے گئے۔ راحت بہیں آئی رجب میں سرتام اپنے مخصوص راستوں سے سے میں میں ہواں دورہے تھے۔ کا نصف میں ہماں وہ دستی تھی، مالن ویا جلاکر دکھ دہی تھی۔ مالی نے مجھے بنایا داحت فی بہیت بہاد ہو گئی تھی۔ اس کی مال بہت بہاد ہو گئی تھی۔ اس کی مال بہت برائے ان تھی اس کو علاج کے لیے شہر لے گئے ہیں۔ اس کی مال بہت بر بیٹان تھی اس کو علاج کے لیے شہر لے گئے ہیں۔

میں لو طفیے لگا قو دا حت سیسے کرند المفاے اپنا نسکا بید میرے سامنے لیے کھڑی تھی۔ سامنے لیے کھڑی تھی۔

" اس کو جو مواس میں منہادا بجرہے " راحت کی مال اس کی بڑی جیئے تنفی اس کی نوش طبعی اس کے

آداب وتمیز' اس کے رکھ رکھا کو کا رقی ولدا دہ تقیس - مجھے بقین تھا کر آس نے ای سے کھونہ کھومنرور کہا ہوگا۔ میں نے کہ دکر دکرا ٹی سے او محتناچا بالمیکن الحقيس تو اس كالحفي علم مز تنظأ كه راحت اوراس كى ما ل شهر جيلے تشخير ميں يشكل آئھ دن گزیرے بول کئے کرراحت کی شادی کے دعوت کا نامے سمیس ملے۔ اتی نے شیلی گوا م کے ذریعہ راحت کی امی کومبارکیا و دی اورا کفیس نرک

میں چکے سے اس کے بلیجے میں بہوننج کر بہت ماوفت وال گوار

کا رج کھل گئے تو میں میں و اخلے لینے کے بیے شہر جولاً گیا کیو مکہ ا تی اسکول میں یاس کر حکاتھا۔

کھر ہی ون معدا باکا تباولراس صلع سے ہوگا اوراس طح را س لنے اسے ویکھنے ، اس سے صرف ایک بار بات کرلیپنے کی تمناکھی یو ری یہ نوکی اوراس سے پہلے کہ یہ نمنا بحسرت بن کو دل میں جا گذیں ہوجا تی ، اپنی موت آپ مركنی اور وه اس طح كرمجھ کھو متر بذهل سكا-

میں ° رات " کو بھول بھال گیا۔ عمر کی اس منز ل میں جبکر کا لی راتین کھنگا دنوں سے ذیا وہ ساری موتی تقیس میں داست کی ساہ زلفوں میں استے لاتھ کو کب مک رنجر دکھ سکتا ففا۔ کا بچ کے دن را ن ، سمامی میل بیل مجمالکھیں۔ بإل الكينحفي س يا دمخي بو دل كے حس تاريك مُوشع ميں تھيپ كرسهمي عی بیدگی تفی- ارزال ارزال، برامال برامال ر سیرے کی ماری می

تھیں ایسی ناگن کی ماست جس کا ذہر تھین میا گیا ہو۔ تھین کھول کر سر محال لینا تو آسے ، برطوس کو ترا یا نا بس میں نہیں۔

اوریہ بیصنر منا المحری تھی اینا بھن بیاری سے باہراس وقت بھالیتی ہے جب میرے فا ندان میں تسی کو بہلو بھی کا بچر ہوتا ہے ۔اور بھر خود ہیں اپنا سراند دکرکے جوجب میں سے اور وقت اس بیاری کا مخرل مجرمیں فوصنک دینا۔ داحت جھے اس و تبت بھی یا دنہیں آئی ۔ جب میں نے اپنی ولھن کا مدر کھوٹ اللاء میں فوطنک کرچو وھویں کی اس جا ندنی کا بود ہا تھا جو میرے اطراف تھیل گئی تھی ۔

ایک دن بیب میری بوی نے اپناسرمیرے بینے پردکھ کرتیجی بیکی فظوں سے محجے بتایا کرجی ایجھا نہیں ہے۔ و مضمحل ضمحل سی ہے ۔ اُسے ایکا تیاں می آئی بین ۔ تو جھ طے کسی لوکی نے کرنا بیٹ برسے اٹھا کر مجھ سے کہا " ایک بی بوس متھا دا بچرہے "

مجھے داحت سے جدا ہونے کے بعد بہلی باد ایا محوس ہواکہ ماری کی بٹاری میں جبی ہونی سے حزر ناگن کچواس طرح اہراکو میرے سامنے آئی ہے کہ مجھے ڈس لے گ ۔ بنتہ نہیں کس نے اس کو اس کا ذہروا او یا تھا۔ میں نے اپنی ہوی کے گال چوم لیے ۔اس کا یمبیٹ نہ ہوم سکا۔

یں ہے ہیں ہوں ہے ہی ہو سے درس کا پیب سربر ہم سے مت سے سرب سے سے سے سربی سے سے سے سے سی سے سی سے سی سے سے سے سی اپنی بٹیا دی میں جا تھیں ۔ جب میں نے بیلی مار اپنے نفے کو بچرا تو اس ناگن نے اہرا کر بچرا مک با دسز کالنے کی کومشش کی میکن میں نے بٹیاری کا مضمفولی

سے مبند کو ویا۔

کچو آستر آسترین ناگن مرکن اور میں مجول گیا کہ کوئی خوالی خالی بیاری میں نے اپنے دل میں بھیا کھی ہے ۔

آئ ہوت ہے میلے میں جب میں اپنی ہوی ہجوں کے ساتھ گھوم رہاتھ آؤ کس عورت نے مجھے سلام کیا۔ کھوس دور ہرو دکسی دوکا ن پر کھوئی اپنے ہجوں کو کھلونے دلا دس متن میری ہیوی کسی مہلی سے ہو اسے انھی انجنی لی متنی فری بیاری بیادی باہم کرنے میں مگن تھی سایا میرے بیتوں کو یاس میں کی ایک وکان سے کھلونے دلا دس متنی - میں نے کن انتھیوں سے بھراس عورت کی طوت دسکھا ہو جھی کو دیجو دی متنی ۔

کس اضطراب کا انہا دیکے بغیر المان خوا ال حیب میں اس کے قریب بہنیا قوکی افس ساپہرہ اپن چھب وکھ لائر سائے آتے آتے تھیب گیا۔ پوکس اولی نے اپنا دامن بھیلا کرآ مہنہ سے کہا اسے بچے بکے شہوتوں سے بحرو و اور جب میں نے دائن بھر دیاتو اس نے سادے شہتوت میرے قدموں میں ڈال دیا اور اپنی سیاہ لبی دات جسی زنفوں سے میرے وونوں لم تق طاکر زبجیر کریلے" اوہ ۔ اراصت "

" نیکن داک تھادی ذلفیں ۔ بے اختیاد میری ڈبان سے بھا۔ اس نے دھیرج سے کہا ۔ بہ چاند کے کا لی دات بھیا تک گئی تھی تھے ۔ دہ داحت ہے آئیل کے لیبل کی اس بھر پورعودت سے ہے۔ شابہ ہوگئی تھی جس کو کھی اس کی مال داحت ہی کی تصویر کھاکوتی تھی اور آج اسس کی وہی

سیا ه زلفیس مزدسی تقیس جو اس تصویر سے تھیں اس کی وجر شا بهرت تقیس۔ میں نے مال احوال و تھا۔ اس نے کوئی شکا بیت تنہیں کی۔ باس کوے ہوئے سات اکھ مال بچ کی انبہ کی کرمیرے نفایل کتے ہوئے یو جھات اس کو پہچانتے ہیں آپ ہو ر النم میں محفوظ اینے بچین کی نصویر آنکھ وسم بھرگئ جسے دیکھ کرمیری بیوی نے کہا تھا اس وقت کلی آب اسے نہی شری یہ ہوں گے میتے آج اس میں نے کوئی جواب مہیں وبااور میں اس کو دہ کھتادہ گیا۔ داھت نے محر " نہیں بی اناآپ نے ؟" میں نے کہالیہ تو میں موں رات " تو اس نے نظریں مجد الیں اور نے کو چٹا کر اس کے سریر ما تھ تھےرتے بوئ كما « اتفيس ملام كرو - نها سام خم بهوا _ نهفاسا لا نفو بيتًا كَنْ يَكُ اتَّهَا-اورمیں نے بھک کواس کی بیٹانی کچوم ل ۔

میری بوی این سبیلی سے دخصت ہو کرمیرے یاس الکی تھی۔میں نے داحت كا تعادت اس سے كوايا * ابا كے ذبانہ ملاذ مت ميں براورسم امك بمى ضلع ير تخفيه التي مين ادران كي دالده مين مرّابهنا يا تقار"

د دنول جانب سے إلا تقرا تھے۔

میری نظریب نو دسی اس نعقے پر انگفتی رہیں ۔

میری بیوی نے تھی جب اس کو و کھھا ؤ اس کی تنظریں اس کے ہمرے را مر كرم كوز بوكر و محيس راس في برى تفوص نظرول سير مجوكو و مجا - يعرب كوديك كرزيب كرت موت كيف في "كتنايماداساميه" میں نے اس کی ہاتوں سے و کھلاتے ہوئے کہا " بعلوملیں اب جب مم جدا ہو نے گئے تو میں نے راحت پر س احتی ہو تی تھا ڈ لى - اس سع نظريس بياديز كرسكا اوريز في مي كود محفا-جب ہم آگے بڑھ گئے توس نے کس دمحس بہانے لیٹ کرنے کو بھے كى كوتشش كى - وه مجھے نظرنہ آیا - اور ایسے میں اگروہ مجھے تیجھے سے يكا فر ليتا " الله " قو تحلى كما مي مل موكواس كم يليد تحكم سكتا عقا ؟ دا حت كى المھيں ليكن ميرے تيجيع تيبيقے حيل دسى تقيس ـ میری ہوی نے کہا ۔ وہ بچہ واقعی کتنا پیادا ہے۔ آپ کے بچس کی دہ تریمی تصویرہے ا۔ ہو ہو اس طرح۔" " اللها و "_مي فيرت كا الماركرت موك كما " بين فيور نہیں کیا۔ نہنے وہیں بتایا ہوتا یہ وه منهاں بڑی - کہنے لگی " محلا اسی بات میں وال کیسے کہتی مجھے یوں لگا بھیے میری بیوی میرے دل میں تھیں ہوئی مندمیار کھول رہی ہے اور میں جھیٹ کر اس کا ام مقام دا ہوں کہ اس میں ناگن

ليكن يمادى كمفلي وخالي فقي -

اس میلے میں اس بیل بیل میں اس کھا گھی میں کوئی تھی قرنہیں تھا جومیری خاموش پیاد منت کوئیں تھائی بٹاریوں کا مدادی ہوں۔ کوئی ہے بوميرا تا شاد <u>مجھ</u>۔

هعسفر

طوفانی بارت تعلی اور فرست کاس کے کمیا دی منط میں وہ المسلی تھی۔ ا

دات اس کی ذلفوں سے ذیا : د تاریک تھی لیکن کمپارٹ منٹ میں ہو روشنی تھی : د اس کی تنہسی کے ما چنے ما ندیٹر دسی تھی -

ا ديث كي مين الاقوامي فائش شروع مويجي تقى اورس ولى جار إنخا-

د کھنے سے قبل ہی مجھے آگی۔ نسوائی آدانہ نے بیوبکا دیا۔ سے میں میں ایک دن میں میں میں ریفین میں از کم ل گرز ط

" آپ توساداطوفان اندرلے آمے ہیں الا بعق اس نے کمپار تمنط میں داخل ہونے کے بچر کھی تھے میں میں کا میں اس میں اس

ك طرف ديني بغيراين موجوده حالت درست كريزمين مجهيما فيت نظرا تي-میں صرف اننا جا نت کھا کمیا د ٹمنٹ میں وہ اکبلی تھی۔ واقعی بان رم می تیزی سے میرے واٹر پر وٹ پرسے میں کر کمیا د ٹمزٹ ك فرض يركيبل رما كفا - مي في والريروف الأكر دروا (ع كوريب الكي بهو في كفونس سي ما نگ و با دركهيو ل سيراس كو ديكها . وه تومیری طرف سی و میچو دسی متی اور سکوادسی متی -میں نے بال درست کیے میک کرروٹ کیس سے تولیہ کا اناجا مات سوط كتيس غائب مخا- ميں نے إد حراد عر دركيها - درآ ب حاليكه اس طرح الماش كمن كاكونى موال مى مزعفا ميں في وبس كتيبى موط كيس بيبى دروايت کے قریب مکا ویا تفا۔ میں چا ہتا تھا کہ طرین کے ساتھ ہو یولیس کا نسٹل کے اس کومطلے کر دوں، میکن میٹی ہوسکی تھی اور ٹرین نے طوفان بارمنس اور کھیکڑو یں اہتہ آہتہ ثمرہ ع کو دیا تھا۔ "كيابات ہے؟ "الى نے ديا۔ میں نے اپنے لانبے ال بھٹک کونٹنگ کرنے ہاہے۔ اس في توليد ميرى جانب برها ديا س ليخ " میں نے شکریراد آگر کے تولیر لے لیا ادر مال نفتک کر تاہو اس کو بہت غورسے دیکھاؤہ تواس طوفانی ساہ را ت میں مرهم مرحم سااجا لائنی غضیب كالليح يمره البهت بي تنظير نقوش . مُنكِن اس كى يدية كلفي مِنْ مَعْ كَلِيمُ كُواره منه بعو تى - تجف كيم ايرامحوس

مواصيه اس كاحبين شخصيت الكي شش كهورسي موسيض وقت خوبصورتي بغركس ميندار كيتن تيو في لكن بيد. یں نے سرختاک کر کے تولیہ اس کو والانے کے لیے اعظ بڑھا ما ، تو سے

چونک گیا۔ یہ قولیہ باکل میرااینا قولیہ ہے۔ اس نے میرے ہا عقرسے لے کر بریھ کی بھیلی سیٹ پرٹانگ ویااور مائق مى ميراشكريكى اداكيا ـ

ں میرا سمریہ بن اداریا۔ میں نے کہا ! مشکریہ آپ اس بات کا اداکر رہی ہیں کہ تو لیہ میں نے

" و كيا يرتمي مكن عقاكراب دكوسي ليت " الله في مير ب سوال كا بواب سوال مي سے ديا۔ اب من اس سے دمجني لينے لگا تقا۔

« ونياس كيايير مكن نهيس يرسي فصى بلي بات كر دي-

و مكن مونے سے مائز و منبس موماتى "

" اس فے بھو ذیا نت کا ثبوت دیا ہے

" ليكن كون أن ونون جائز اور ناجا ترسي فرق كوتا ہے ؟ "من یے دھا نرلی کی ۔

" قرآب فاسى جائز اورناجا مزى تفريق ما فكم يد ايفات كووقف كرد كفاي و"

یود مف حرد تھاہیے ؟" میں ہنس بڑا۔ اس بنسی کے تیجھے کوئی ایسا بعد بُر بے اختیار قو تھا" ہوسکتا ہے کہ میں نے اس سے محدور کولینا تھیک سمجھا ہور سکین ایک بات

قربائل صاف تقی __ وه تولید میرانها جن سے میں نے سرختک کیا تا اور وه بقیناً میرے سوط کمیں سے بحالا گیا تھا۔ اسی سوٹ کمیں سے جوہیں۔ امہی انجی بہاں رکھا تھا۔ حس پر میرانام اوز محینیت آرٹٹ میرا بیٹے سد کھ درج تھااور جواب فاتب تھا۔

" آپ اپنے سوٹ کیس کے کھو جانے کی اطلاع پولیس کو دینے کے یا ٹرین کی دینچر مجلی تو کھینچ سکتے تخفے "

اس في ميس بعداد وقت منوده دبا .

" میکن دہ کھویا کہا سے ای میں نے یہ حلہ کہ کرجراً ت سے ام لیا۔ " کھر ہو کیا گیاہ : اس نے بھو نچکا ہو کر کھنے کی کوشش کی۔

بی ہے کہ اپنے ہم سفرگ دکھوالی کویں "

" ہم سفر کی دکھوال تو کی تھی مباکتی ہے میکن زاوراہ ادرہم سفرلکہ ہم سفر کی۔ ہم سفر کی دراہ ادرہم سفرلکہ ہم سفر کی اس فی میراب دیا۔

" تو گویا آپ مرف میری د کھوانی کویں گی ؟"

" ده توکوسی دسی بول "

" کیا کہا آپ نے "

" تولید دیا تاکه آب بال نونک کرلیں اور آب کی طبیعت ناما دنه ہو " " بال یہ تو سی ہے ۔ میں بھی کھیا اصاب فواموشش ہوں " میں نے کہا۔ " اصاف فواموشس کھی ۔ ما مان فراموش کھی ۔" اس نے پھر میری قرم

سوط کلیس کی طرف سچیردی ۔ « بیں نے کہا ناکرمیں ___ سامان فراموشش مہیں ہو ں۔ " یہ نولیر ہوائی کے تیجھے کھونٹی ہر انکا ہوائے۔ اس بان کا شاہر ہوکہ ميراسوت كيس آب نے كہيں بہن سفا طت سے جياد كھا ہے ۔" "آپ میری خوش مزاجی اور زنده د فی کامذات منبس اڑا میسے ہیں ملبحہ اس سے فائدہ اعقاد ہے ہیں ۔ يه حلمه ا دا كرنے كرتے و ەسخىد ە موگئى تقى -" أب تقاطباً ا داكاره مين " مين في ميروا في سع كها. م بى نېنىي " اس ئەكھا يامىي تو آپ كى ادانكارى ادركمال فن كى يەستار ا کی تا ش میں ہوں جو دیکھ دیکھ کو حیران ہوں کر کس طی جو رہے ری سے بما تا ہی سكن بيرا يعيرى سينبي جا تا ي "ببت وليب بي آب - كهان جادى، ين - كياكرنى بين ؟" وہ بغیر تحدیج اب دیے اٹھی اور اس نے سوط کیس سبٹ کے نیے سے بر السياط الما إور مجم سع من اللب موكر كهن الحى" يبى من اده سوت کیس سیس کی آپ کو تلامش کفی ؟ "

یر موٹ تحیس میرے موٹ تحیس سے بہت مانا جلتا تھا لمیکن یہ میرا اپزامہمی ہے ۔۔ موٹ تحیس ہے مہبت ہی داختے الفاظ میں مکھا ہو اتفاء " ونو د چند دا ما تفر" کا دفشٹ

جھ کو ذہنی ا ذیب سی ہو^{کی لی}کن بیبا*ل* تو ایکے عجیب ڈروا مہ کھیلا جار الفاد میری سجوس منہیں آر الفاکر آنویکیا جگرے ۔ یہ اگرمیا سوٹ کمیں نہیں ہے تو بھر میرا اپنا سوٹ کمیں کہاں ہے ادریہ لوکی مجھے آخو کیا

" آب نے کیسے جان دیا کہ میں بھی آد ٹرٹ ہوں " میں نے و بھا۔ " بما نا واناكم ونهيس ہے۔ اب كي زيا وه حكير دينے كى كوشش بتر كيجية

كرآب كيابي "

" بجرآب نے مجھے میرے ارٹ کا والہ دیتے ہوئے اتھی کھ وید پہلے مخاطف ہو کیاہے ہ

" جى ده توطنتركيا تخفا كيونك اس موط كيس ير "

يس نے بات كات وى " الها جى ميں مجھ كا "آب مجھے بوريا اليكا معمد المي مين المكن مجمع الناشر نفأ زبرنا وكيون روا ركفا آب تي

"كوكى عزورى نبىي كرمي سب كحيم آب كواسى وقت بتلادول ـ فدا

صبر کیجئے اب اسٹیفن آسی دہا ہے " صبر کیجئے اب اسٹیفن آسی دہا ہے اور سی متنی ۔ بارسٹس تقم ملی کتی ۔ میں نے کھڑکی کے باہرو تھیا۔ رات بالکل تاریک تھی اور کمیارٹ منٹ سے تکلنے والی

ر وسن باسر مینی مون مار محول کے زعے میں دم توٹر دس کفی۔

ترین بلیش فادم پر رکی تو ده اتفی اور لیک کو اس ف در وا ده کهول ایا وراتر کرسا من می کوری مولکی ۔ وہ بے بین سے سی کو دھو نڈر سی تقی در

الکھیوں سے مجھے دیکھے جاتی تھی _ میں نے دیکھاگارڈ اور پولیس کا بہل اس کے اپنے ہوا اس کے بید کو اس کے دیکھ میں سوار ہوگیا اس کے دیکھ میں سوار ہوگیا اس کے دیکھ میں سوار ہوگیا اس اور دہ میں میوں۔

کارڈونے مجھے و بھیا تو باضتیار سیس بڑا۔ میری طرف بڑھتے ہوئے
اس نے پولیس کا نسبل کو ہر مک سے میراسوٹ کیس لانے کے لیے کہا ۔ پھر
اس نے میرا تعادف میرے ہم سفرسے کرایا اورٹری ہی لجاجت سے اس کی
ملط ہی دورکرنے کی کومشیش کی۔

کا نسٹیل میرا سوٹ کیس لے آیا توکمیا دٹمنٹ میں دکھنے کے بعد میری ہم سفرنے میرے نام اور بیٹیر کوغورسے بڑھا۔ بجر کیا کیپ نو دھی آہم تہم مادکر نبس بڑی۔

نیں نے اس سے معافی مانگی کرمیری وجہ وہ پریشان ہوئی۔
اس نے سنس کو کہا کہ پریشان تواب ہونا ہے اس لیے کہ گارڈوصا
نے سبلایا کراس کمیاد طرمنٹ میں اوپر کی سیسٹ آپ کے لیے رزدوہے۔
میں نے سبی کش کی کراس کو اس انگین سے بچانے کے لیے میں کسی مجی
لے میں مبھر دموں گا۔

وه سکوانی سے مجمعے ملکی۔

م جب آب کو اُپکا سمحد میمی نفی آو آب سے انسا فوں مبیا سلوک کی اُ ب جبکہ آپ ایک شریف آدمی کی حقیبت سے میرے ساتھ ہیں تو بھلا آپ

كى يم سفرد بني مي في كي عدد بوسكتاب " كار دنيني دى اندسم دونون كوتنس كرنيداها فطاكها-ہم ٹرین میں سوار مو کئے قامیں نے ایناسوٹ کیس کھول کو قولیز کالا ا دراس كے ایک بڑھا كرائس سے خواس ش كى كھ اپنى نشا نى كے طور پر اپنا توليہ اس قرل سے بول لے حب سے میں نے اپنے بال نعثک کیے گئے۔ اس نے مسکرا کر تولیہ تجوسے لیلتے ہوشے کہا کہ واقعی اتفاق سے پر ير دونول نو بالكل ايك سي بس -الرین روانہ موئی قیس اطینان سے اس کے برابر مبھر کیا ظاہر ہے کہ اس نے کوئی اعراف بہیں کی ٹری معصومیت سے اس نے مجع شال یا کدوہ مجھ سے بڑی خانف کھی اور ٹرین کے دوسرے اسٹن کا بہو بیخے کے انتظا ىيى دە بادل ناغ اسند مجھے رحمارىيى تقى _ ماس كے شريفار برنا در كابس سى ا كبي سبب تفايه وه و درسي تفي كدا كروه يرض بها دكري وسي ويمت كرون كا ورمته نبنس اس كرسانقر كميا سلوك كرون _ وفو د ميندوا ما يوجي كا نام اس كربوط كيس يركها غفا اس كروالدمن -رہم نے دنی تک پیطویل سفرسا عقر ہی کیا ہے میراجی جاہتا تھا ک ترمين کي کہيں منزل ہي شہو- يا بھر ساله ي سي منزل کا تعين د ہواور م عليم رمين علية ريين مدوه اس سفر مين مجدسي بريث ما وس موكني على -اس كى شخصيست ميں بيندار كا و ه تھيوڻا بن ننبس مقابو مجھ كواس كى اضطرارى كيفيت اور بوكه لأمه مين شروع شروع نظرا يا كقاسدوه

بڑی ذہبین ملنارا ویولیق الطبع کفی ہے میں نے سو بیا کہ اگر وہ زندگی کے سنو بیں میری ہم سفر ہوجائے قو ہے؟! لیکن میری زبان ہر تالے پڑگئے کتھے۔ سی نے ایسی کوئی پیش کش محمنے کی جوات بہیں گی ۔ ت د تی اسکیش پرسم حدا ہونے کیچے نؤ میں تھی خامیش تھا وہ بھی شدید نفا موسشر تھی ۔ يس في اس سے دني زبا ن عين كها شد ميں في المفاد اسوٹ كيس موايا بنسي هذا ، ترجيان کي مو يسکن تم جو ميري زندگي کي ساري پوځي شير اتح بهاديس موتوكياس تمس تمكايت كلي منبي كوسكتا ؟" اس نے نظریں جھکالیں ___ کھر حدا ہونے کک آنکھیں بحار نہیں کیں __ بین ان تھکی تھکی فطروں کو وسی میں نہ سکا۔ مبت سنبغل كو بڑے ہى اندرونى كور سے اس نے كها " ہما دے سماج میں کنتے ہی ہم سفو بڑی ہے دلی سے ایک دوسرے کا اِنھو تفامے ز ندگی کا سفرطے کو د ہے ہوں گے ۔ میں براستا ہوں ۔ میری ثمار^ی مھینن ہی میں ہوگئی تھی کے میں نے سوچااس کا باپ اتنا بڑا آر فسط ہے کنتی ہی تصور ول

کافال __ سکن اس کی سے عظیم ترین علیق رور سی ہے۔ مجھے ابیا محوس ہوا ہمینے نائش کے لیے بیرے اپنے بنائے ہوئے سادے پڑیٹ دھندلا گئے ہیں اور میں انھیں بہان نہیں یا را ہوں۔

درد کارشته

تنیسری بینگ میں جب گھوڈے اگر بہٹ ایر یا (-- ۱۹ ۱۹ میری قد ۱۹ ۱۹ ۱۹ ۱۹ میں لائے گئے تو میری نظر یا بنویں گھوڈے برجم کو دہ گئی۔ قد میں سب سے اونجا۔ ہا نظر یا وں کا سے مید معا۔ بوقی بوقی ہوئی۔ ایسا محسوس بود المحقا بطیبے تھیونے سے کو نیٹ ہما دے جم میں سرایت کو جائے گا۔ میکن ما دے میں باتیس ہو دہی تقیس " لیے آت بڑکا ل " کی ۔ واقعی تھا کیمی خوب ۔ گرمیں تو لب ۔ " فرمینڈ مٹیب "کا ہو دہا تھا جس کا میں نے اوپد فرکیا ہے۔

" فرینڈ شپ"ک گردن کے اوری حصے میں گلے کے نیج ایک گول سابتیل کا علقہ لگا ہو انتفا ۔ دیکھنے میں ایسا لگت المجیے لکڑی پر اسکروسے فٹ

كبيانكسيا ببوء

میں نے من اور کھی کہرر ہے تھے کہ اس گھوٹے کو سانس لیٹ میں اسکی سے میں اسکی سے میں اسکی سے میں اسکی میں اسکی میں ہے۔ اسکا مار مانس لین میں اس سے مردمانس س

میں مو ش کھیلنے کے لیے کھڑی برہینچا تو بڑے تذبذت کے عالم میں تھا۔ "فربیٹڈ شب" کی ونڈ و پر ٹرھوں یا "بدان بٹکال" کی ؟ اس سے پہلے کرمیں تطبیت کے ماتھ کوئی اقدام کو مکتامیں نے بیک کو پہلے دور و پدکا سو ترتیج میر دیا ہے۔ اس بلے بھی کہ اس اثنامیں مز بیرغود کر لوں۔

بى تويە جاہنا تقاكە توٹ كھيلنے كے بيجائ بكينى بوكھيلوں ـ ميكن جيب مبكن خفي اوراس وقت آئى حيث ميكن جيب كرسكتا تقا ـ .س يرمسزا ديركه دل الگ بھائيس مجوائيس كور القاعجب بے دل كامالم تقا۔ ميں نے اپنى اندونى آ واذكے زيرا ترجس كو آ ب العتا (٧٠ ١٠ تا ١٠ ٣٠٠) كم مسكتے ہيں بڑھوكو" فرمينڈ شب" برون كا الك مكت مكت وير فروسے خريد ال

دىي شردع مونى توفرىندشپ اسادت ئونىش د عرب 5 mar م 4 عدر ۱۹ بر مب سے آگے تھا۔

مجھے بیتین مقاکر انجا مھا ڈیلے گا کونکہ اس کی سانس لینے کی بیاری گئ لوگوں میں عام طور پرتشہیر ہو حکی تھی اور اس پر سبطے کم لگا کی گئی تھی۔ رسی ج کر جب آپ بیب دهول کرنے کے لیے" ونرس ونڈو" برمینی ہیں تو ہردہ پہڑ جواس سمت کا نظر کا تاہے وہ کجونا پندیدہ سا مگت اہے۔

اگلی دس میں ایک گھوڈے نے دوآ دمیوں کو یا ننج یا ننج موری بر دوہزار روبیے فی کس دیے تقے - بھا وکا اعلان ہوا توہم دنرس کو بائ روپ کے ساٹر سے آٹھ دویے لئے ۔ بعیٰ ساڈ سے میں روپے میری بھی جیت ہوئی ۔ جی چاہ روپے بانٹے والے سے کہوں کہ صاحز! دے با وبع دیکہ تم اپنی عمر کے بچاس سال کھا چکے ہوا اپنے چاریا نی کے خرج کے لیے یہ سانسے روپے دکھ لو آئیک بس وہی بات ما فع مقی کرجیب میک تی اوول خالی خالی تھا۔ اپناغصہ اپنی ہی جھولی میں محفوظ کو تاریا۔

سا دسے آٹھ دویے ہے کو جب میں وٹ رہاتھا توعور توں کی قطار میں تاہی مجھے اشارے سے بلارسی تفی۔ تاہی بڑی خوبھورت اولی ہے۔ بہت تیمین ۔ اپنا جسم بڑے سلیقے سے برتت ہے اورحتی المقدور اپنے جسم کی مقا کم فی سے ۔

> ئیں اس سے بہلی بارجس وقت الما تھا تو بہرست اواس ہوگیا تھا۔ اس کو توکسی کے دل کی شہزادی مونا پراسیے تھا۔ اس کو توکسی کے گوئی رونی مونا پراسیے تھا۔

اس کو نوئسی کی زندگی مونا پهلیسے تھا۔ کسی کی دوح دمیکن خو د تاجی کی ربنی مذکو نی زندگی تھی مذکو فی روح - جو کچھ تھا بس حبم اور پہرہ تھا ۔ ایاجم اور چمرہ جو ہرکسی کی زندگی بن سکتاہے۔ برکسی کی روح ۔

یں تا جی کے قریب سینیا تو اس نے کہا ۔ میں نے فرر کا سط بھی مینیا ہے۔ تم مجھے یہ بیسے میں لا دور تھا و انھی نک نہیں آیا ہے " اس نے این وركاسط كالمحط ميرسد إلا من عقاديا ومي ني الماس كوم ادك وى اس نے گرون کوخم دے کرمبارک ما دقبول کی اور کھنے سکی کروہ میں میری منظری

میں نے پوٹھا سے نم اکیلی ہو کیا ؟" کھنے لگی " نہنیں۔سب بتان ہوں۔تم ذرابیلے ہوا ؟ " برى سادى بين لميوس اجى قيامية معلام مورسى تقى- اس كاسبعاد-

اس كى سى وظي -اس كى سياتا - وها ن كے كھيت كى الك تازه اور تھٹ كى لهلوا سرمط التي يوجهم بو كرمه محتى محتى المنتى مى نظرو ل في البينة الفي بالفريس اس

كو تنكيرا مركفا نقا - نيكن وه ان سب نظروں كو بہجان لينے كا كڑيما نتى نفى كەكون مى نظر کنتی دور تک اس کا ساتھ دے کتی ہے ۔

ميراجي بهرجا بإكراس كو نظر بموكر وتحفية اجلوب مومين يتياس كو وتحفا-

وه مكوائي تولوك ك بحف و سجااد رسي لمح بحرك يله يركبول كمياكه ميري جيب

بھی سک ہے اور دل مین خال ۔

فور کا سط دو گھوڑوں کے رمکیٹ مناکر کھیلنے کو کھتے ہیں ۔ شلگ تاجی نے ، نرہ گھوڈے کوون اور بنبر ا گھوڈے کو" ملیس " بناکم کھیلا اور سبیت كئ - فردكاسط كى جيت يربها دنستا بيزل ما تاسے -

يس كفوك يرمينيا بهال فور كاسط كى جميت تعتيم ، ودسي عقى قوالك

اذورا م نخا- میں بچھ گیا کہ نمرہ اور بنر اکٹریت کے بیندیدہ گھوڈ ہے ہیں۔
معاؤکا اعلان ہوا قو صرف المیس دویا البی کے حصے میں آک ۔ بعیٰ ہ دنیا
محکوف کی دقم منہا کرنے کے بی بولد و بیاس نے فود کا سٹ برجیتے تھے اور
ساڑھے بین روپے وان بر بودہ نو د حاصل کرنے کے بیے کیومیں کھڑی تھی
معال میں اسے ملا تھا۔ اس طرح اس کے لگائے مہوئ وس دویوں کے علاوہ
اس کو ساڈھے امیس دویا مل گھے تھے۔ یہ دفہ گھ بہت معمولی تھی ملین کیا
معال م تاجی کس مالم میں دفیر کورس مک ال کا تھی۔

لیں پیسے لے کو اس مقام بر سپنی ہماں تا ہی نے بتایا تھا کہ وہ میر نقط دیے گی نیکن تاجی و ہاں نہیں تھی۔ میں کچھ دیر و ہاں تھر برمح اس انتظام کمرتا د ہائیکن وہ نہیں آئی۔

اس دن کی چوتقی دیس بونے والی تقی ۔ وکی بنیراد رونڈ وز کی طوف بوق در بوق بڑھ دہے تقے ۔ س کچھ طے نہیں کو سٹا کھا کو کس گھوڈ ۔ بر کھیلوں یا بھواس بار کھیلوں تھی یا نہیں ۔ اس تو بغرب کے مالم میں میں اگر ہیں ۔ ایم یا "کے قریب بہنے کر گھوڑ وں کو دیکھنے لگا۔ کچھ عجب ما یسی کا عالم کھا۔
سامنے شہلنے والے گھوڑ وں بر نظر تھی۔ میکن ول وہ ماغ کمیں اور تھا "کمووٹی"
اور" البسلا بھیلا "کی بڑی تعریفین تقیس ۔ کمو و نی تھی تھی بڑی بیاری گھوری میں اور تھا میں اس میں اور نو اور کو واقع کو اور ن اور کو واقع کو بی اور نو کو کھیلا۔

میں گھرسے میلائھا نوتیس رویے میری جیب میں تقے۔ فرض نوا ہو^ں

کی در ان کی کو داشت سے بیچا کر یہ میں روپے سال تک لانے میں کا میاب ہوسکا تھا۔ اوی ما یوسیوں کے گھٹا ٹوپ اندھیہ وں میں جگنو کی جیک کو راستے کی دوشق سمجھ بیٹے قواس میں بیچا دے ول کا کیا تصور ہے۔ یا نبا ن عقل ساتھ مزتھا ا سکن ول کو تہنا بیچو ڈینے کے میعن محبی تو نہ نظے کو غریب بھا میں بھا ہیں کو ت ویرانیوں کا ہود ہے۔

یس نے دیس کورس میں تدم رکھا تھا تو چھرد وید واف ماک کے صر ب<u>بو گئے۔ اب صرف پوہیں رویے کتھے۔ امید</u> و ل کا ڈا فلرمیرے ساعقر اس طرح جِل، إنتاجيبِ (فره عِلْمُأَرْب مِعِيكا ريون كا أكِي بنول مير حِلومين يُهِ-امیدیں سورج کی مہلی کون کی مانندہ ل کے تا دیک گوشوں میں داخل مد ل فونوا ه محفرهاصل موكدنه مو يوصل تو ممهدمات مبي سيكن يم امبدس اندهوں كى طرح ول كے اندھيرو ك مب تھو كمرين كھا تى بھرين تو! بھینے کی ذیں تا ہے بخ تنی ۔ مجھے جالیس رویے تو مدالت تنفیر کھیں قرض كى بىلى قىطىكەطورىر دىموىي كوا داكرىغ ئىڭە درىنە تاراخى دلدىرچ جى قرقى لاكر گھر كا مامان الطامكتا بقأ ـ إلك مكان كاكرايه النك واكرنا بخفاء سابهر ويصبطوكم كرايه مكان مين سرماه يشكي ا داكرتا آيا مون - اكب ما ه كاكرايه هي ناغه نهنين مهوا-اس کے مادیود مالک کا اتنا تقاصر مفاکری بیابتا مفاکر مجاگ کوفود اس کے دل مين جا بيبون اور كيواس طرح كدكرا و ل كراس كو مجم يرترس آصائ يصف كيديديمقامس فياس يعتجود كما تقاكراس كمسواد نباكسي فظ ميس

مجى جا پھيتاتو ده مجھے ميرے تھو في تھو في بيخوں اور بيدى كى دساطت سے

وهو بنر بکالتا - میکن بها *ل جا تھی*نابھی آتناہی نامکن تقامینا گھر چھوڈ کراسا کے نیجے زنرگی کو ارنا۔

دو دهروالی کے تقاضوں میں آئی نرمی ا در لیک رمبی حتنی نرمی اور لیک نو دعورت کی نطرت میں رمتی ہے۔ بیال میمو آل کی تی سے ہیرے کا حکمہ كُلْنَهُ كَى بات مي نهين فقي - لو بالوہے كو كا ثنتا نقاا وربس - ميري مبيري أس

تقد خفتر فورى طوريرا داكرنے كفيرا كيب سويياليس روييے اور كھرميں د صرے تخفے صرب تنس مرد فیلے ۔ موسی نے "البیلا تھیلا" اور " کمور نی " پرکھیل

كرمار ديدادر بوكيو بجائفا وه موئب كي نزر موار ئے کے اور بع چھر بچاتھا وہ مومی ٹی مزر ہموا۔ بن نے کہانی شروع کی تھی- دنس کورس سے اور آپ کو تھل وے کرا ماہو اینے گھے۔۔۔ کہاں دنس کورس اور کہاں مبرا گھر۔ گویا میں جنت کی مسیر کر ات كراتي أب كو بهنم ميں گھييٹ لايا ہو ن - ميں بور پہنيں كو د ن كا - يركها ني ميرے گوكا بهي كھانة و ليے نہيں كرس كيانى كے بهائے آپ كو اپنے رض كى يان يا أ كاساب بتا دول - سكن شكل يرب كرة ض كى ودبيت كرده اس اداس سي ني کورس کی جیل ہیل کا نا نا فرور ہے۔ میرے گھر کے چہتم سے دلیں کورس کی جنگت کا کھور مشتہ تھی ہے۔ اور وہ نا تا دشتہ صرف اس قدر ہے کہ میں اپنی اس ماریس ادراداس نرنگ سے بھاک کوسیلی دیں می سی گھرکی ساری پونجی مبلغ تیس رمید كري الكويس بند كيمه اس طرح كو دايرًا مقا جيسه كو تن بهند و ساني سامي ايزا كلم بار

یچوٹد کر انگریزوں کی بھاکے سیے جنگ ارنے کومحاذ پرمیلا جاہے۔

ویسے دیں کورس برمیں گئی بار جا بیکا تھا لیکن ایسے تاشا کی کی گئی بور کسی کے جلتے ہوئے گھر پر بانی کے دو چھنٹے دے سکتا ہے نہ بینے ہوئے علی کی بنیا دمیں ایک بیخرابینے ہا کنوسے دکھ سکتا ہے۔ نہ کسی کے لٹ جانے پیمودد کا ایک لفظ نہ بیکا کیک بن جانے پر نوشی کا کو ٹ کلہ۔

میرے ایک دوست تف کی کمین سود۔ دہ اپنی کیتانی مجھ پر اسس مدیک میلاتے تھے کہ میں ان کے ساتھ ہوجا تا تھا۔ کئی بارتوا یا ہواکہ ہم دس کو دس پر داخل تو ہوئے۔ دس کو دس میں کو دس پر داخل تو ہوئے۔ در سرے سے جدا ہوئے تو دو دو گھنٹے ایک کو دوسرے کی خبر نہوئی۔ میدان حشریں کمنٹے ہیں کہ فوجو داور سے نواد نیج کھی جواس جھوئی میں ماں باپ سے جدا ہوگئے کے تھے سو کھ کہ اکھیں بیجان لیں گے۔ میکن دیں کو دہیں کہ دوست کے نیس کہ دوسری میانتا ۔ مذباب بیٹے کو۔ جہتی ہوی کے اوک کھی جا ان بیاادھیر بیجانتا ۔ مذباب بیٹے کو۔ جہتی ہوی جا کے ایک کھی جا ان بیس اور جھوئے یہ بیجانتی ۔ مذباب جھوئے یہ بیک میں مدبی دو ہو اکھی دس منظ میں منظ میں کو دنیا بھرکا مطلوم جا ن کہ آپ سے کھی میں مربکوں وال کی اس کے دان کو اس ملے کا دور وہ جس کو دنیا بھرکا مطلوم جا ن کو آپ

بہاں منط بھر میں ہزادوں کے دارے نیادے موجاتے ہوں۔ بہاں کھڑے کھڑے جیب کے فوسٹین بن کیا ہا تفوی گھڑیاں کیا کاریں تک

لائن توجهنين سمجه رسي تق اس فدر بشاش مجى كى بما نب دور تا موا نظر

كركا جبين وببتا بوالكوثرا بو-

بک بعاتی ہیں وہاں ہو ہیں روپے کی حقر دفم اپنے سے بھٹا ہے ہوئے۔ میں بھی رئیں کو دس کی دنیا میں علی طور پر صحتہ لینے کے لیے شامل ہو گیا تھا اور کیٹن معود الزماں کو مبل دے کرآگ کی لیٹوں میں کو دیٹر اعقاکہ دیکھوں نار ہمرود گلن ادنیتی ہے کہ مہنیں ۔

اسنے دوست منو وکوشل دینے کی عزورت بھے اس لیے بیش آئی کا اس کے اصرار بڑھی میں نے سمبشر رس کھیلنے سے انکار اور گریز کیا۔ او عایہ کھا کھر کی برسات میں آسمان کے بینچے کھڑا دموں کا میکن سر بریہ نہ بوند بڑے گی نہ اولے برسات میں آسمان کے بینچے کھڑا دموں کا میکن سر بریہ نہ بوند بڑے گی نہ اولے برسیں گے۔ آج یہ سامہ دعوے باطل کھڑے اور مکان مالک اور تا دائی ولد برح جی نے ول کو نہو کر کے دنص مبل کے بلے دئیں کے میدان میں تھے تھینیک نیام میکن تا جی کیا میک مل کو بی تو میں نے سوچا ۔ ولے نازم براین فرق کے کہنے بیاری وہ انتظا دکرنے کے بلے کم کو انتی گئی کہ لوق نہمو فول میں دیس کو دس کے اس محتربتان میں بھر تنہا یہوں کا برد کر دہ گیا۔

یں دیں رو رہے اس مرے میں ہر ہدوں ہو ہدی ہیں ہیں اس میں اس دوروہ کے میں دوروہ کا میں میں اور اس کے میں دوروہ کا کو ایک اور اس کے میں دوروہ کے میروں کے میروں میں بلیط پر انکے ہوئے سوری کے میروں میں بلیط پر انکے ہوئے سوری کے میروں میں باتھا۔ منے رہ اور کھ ایک آراد وار کیا کہ ایک میں میں باتھا۔

سے اپنے مککٹ کا بنرلا کر دیکھ د ہا تھا۔ میرے برابر کو اکوئی آ دمی کا مک بیج پڑا "اے تھا گا نے اور دھو تی سبھالتا ہوا مگرفٹ بھا گئے لگا۔ میں نے دو سبت میں اس کو فریب فریب جلیعے د ہوج لیا۔

" ذراتہم کھی تو بنا و کہ کمیا ہوا ؟ " میں نے اضطراری کیفیت میں و کھا۔ ایک بھٹکے سے اس نے با ہنر کھڑائی سے پہلا مبرآ یا ہے جی سے کھگوان کی

کریاسے "۔الفاظ اس نے دوڑتے دوڑتے سی ہانپ کرا داکیے ۔ سیب نے عرض و بچھا تو اس کی دھوتی بیروں میں اڈس کر کھنل گئی نقبی اورو و بھا گئے ، ہوئے ہی اُس کو برابر کیے جار ما تھا۔ تن و توش سے کوئی سیٹھیا معلوم ہوتا تھا۔ سوئن کی تختی پر پہلے منرکے موا ذی بارہ سوبیا لیس رویے کا فیگر جیسے میرے منه بر مقوک را تفا __ ا محلون برس کریاہے، ا مے تفکون تیری لیلا۔ "كياسوچ د معدمو واسامى في تيجي سيميرا إلخذ وبايا اوداس سي ييل كمي مرح کراس کو دیکھٹا وہ خو د میبرے مقابل آگئی۔ مركبا ب تفين تم ملير تحيون بين _ مجه انتظاركروايا ا اس نے کہا" معان کر و وجھے " اورميرے دونوں لم تقواين لم تقويب یلے ۔ اس کے اس بیا د بھوے اندا ڈیسے میں نے بھا میس بھا ٹیس کرتے ول میرکسی کے نا زک اورزم فدموں کی جائے تنی -"تم اکیلے باو آومیرے ساتھ دعو "میں نے براصراد کھا۔ وه ميرے ما تقريمو لاكرميرے تعولين برمنين ليرى - عجف سكى-" نوكيايي اس قابل بوتكن بول كداكيلي و كوكرول و " میں ثباید اس کی اناکی نوبعیور تی پرمنہں سکتا تھا۔ بطعت اٹھا سکتا تھامگر انمبی انھی میں نے اپنے دل میں حن قدمول کی نرم و نا ذک بیا سے تی تھی اہمی قدمو نه كُويا مجع تقوكر لكائل اورسي نو ديرترس كهاكرده كيار اس نے بھرمیرے ہانف تھا م لیے اسکن میں نے اس بار اپنے دل میں کوئی وار

ده بي ل كى طرح پي كاد كر كين الى سين مين الى و قت بڑے موثے اسامى کے ساتھ میوں وہ کمین ٹین کے کا وُنشر پر کھڑا بیر کا بائل غثار رہاہے۔ اوھرووماہ سے مجھ پر بے در بغ فرح کر تار اے آج مگر بحارہ بہت ادر اے ۔ جت لیتا قرمبركم علام موت - سب كه ماريكاب - أهي دو دورس باتي مين اليس اسی کے بیے دقم واسم کرنے کی فکرس باہر جاد السے یہ ٠ بابر جار وكي تواس كو بيمور كريمان حلى أن بوه ٥٠ میں فی طنسز کمیا ۔۔ میکن آمی فی مسکرا کر مجھے اس طی دیکھا جیسے جا ن محی ہم رکمیں نیچے کی چند کرد ام ہوں ۔ اس نے میری بات کا باکل ٹرا انہیں مانار کھنے مگی "كسى كى دارجيت كے ساتھ ميرے حم دجان كاكونى دست تنہيں ہے " كالني تعقبلي كهول كومبرك أسكاس في كليلادى الدابين دومبرع لما سے میراا مکیب الم خوتھاما ' اسے اٹھا یا ور اپنے کھکے ہوئے ہا تھ برو و را پ گفتگو میں تی رسی- اس کی جاہت کے وصل نرائے میں - اس کے پیار کے انداز اوسکے -ا پینے مجا ئیں کھا ٹیں کوتے دل میں بچ*رکش کے* قدموں کی چاپ می*ں من*نے

" قوتم اس كرسائق نهيس جا وكى ؟ "سي ف به صبرى مين جا ن لين كر و مير سائق د سير كى " يو يجار

وه نود مجھے بہاں مجھو ڈکر جارہا۔ اکس بر وڑھے کا ونٹ ہارٹن کی ملاش کر کے کسی مرحمی اس سے ملوں یا

سين مجه كبارو شهاكا ونش بارك ببت بي مشهور بيشر (ع ع مده م) تمار

لوگ ایسے دقیق سیس اکثر اس کی شب لے کر کھیلنے کے لیے اس کی طاش میں سرگردا رہتے ۔ تعبقی جیت تعبی موتی تحبی ہار تعبی جاتے۔ ہوتا دہی جو بہرجال ہو ناہے۔ میکن و دبتا تو تنکے کاسہاد انجی وصور بلد تاہے نا!

' جلو " اس نے میری با نہم مکیر اُرکہا اُکا وُ نٹ اِرٹن کو ڈھو ٹٹریں " ہم دوچار قدم بڑھے تھے کراس نے مجھے اشارے سے بتایا " وہی ہے جس کے ساتھ میں ہوں سے

ا کی عبادی عبر کم میکن شکیل سافرجوان گرے دنگ کافل سوٹ پینے کیس ٹیس سے باہر کی د انتخار اس کی نظروں کی بے جینی بتاری بھی کہ وہ کسی کو طبعو نڈر ہا ہیدے تاجی نے میرا ہا تھ وباکر کہا " وہ میری تلاسش میں ہے ؛ اور اس نے سیکٹ سے اپنی پرس کھول کو کچھ فوٹ کالے اور میرے ہا تقریب تھا کہ کھے

"انغیس تھی رکھو - اگرمیں ان ودربیوں میں عمی تنفیس مذلوں آونوا وکتنی ہی ویر مہوتم بیہیں باسر گیٹ پرمیرے متظریمنا "

اس نے برس کا زیب بندگیا اور اس سے پیٹے کر میں کچواور پو پھوسکوں
اپنا خالی برس ہلائی ہوئی اٹھلا کر تیز تیزقدم اٹھا تی فرجوان کی طرف چل وی۔
اس کے المحقومیں خالی برس مجھے اس طح لگا جیسے اینے سینے میں میرا اپنا
خالی خالی خالی دل - میں ان وونوں کو باہر جانے والے گیٹ کی طرف جاتا ہوا دکھیا
د یا۔ فوجوان اور تا ہی میرے قریب سے کو دیے قرتاجی نے بڑے بائیون اور
د کھور کھا وُسے مجھے سلام کیا۔ جیسے ابھی ابھی مجھ سے کی دیمی نہو۔ میں نے دیکھا

بھادی کو کم فرجوان کچھ اپنے ہی خیالوں میں کم کھا۔ اس نے تاجی کے اور میرے
پیام وسلام کو کچھ اہمیت بزدی مند نظر علاکہ مجھے و کچھا ہی۔ اس کی سوشیٹ و
بیام وسلام کو کچھ اہمیت بزدی میں نظر علائے والی اس کی ہیرے کی یا ایال تھیں ہو
اس نے کا فول میں بیہن رکھی تھیں۔ بیتہ نہیں ان با بوں کو دیکھ کراس کی جا فربنظر
تخصیت مجھے کیوں کچھ کھیے ٹی بھیو تن سی کچھ معولی معمولی ما نیز کھی ما میں اس نے کہا۔

وہ جمل خانج معمولی موری یہ کہا۔

میرے قریب اکر اس نے کہا۔

میرے قریب اکر اس نے کہا۔

میرے قریب اکر اس نے کہا۔

و كليسي تفيش و سيس في سوال كيا -

" اب میں نہیں سمجھتی کروہ آخری ووٹر سے پہلے آئے گا کھی "

"كيو ننهي آئي كا ؟" بن في بوروال كيا-

" د فرج فراسم كونى ب اس كو . بنك بند برو چك بي "

"كا فارسى بهيرون كي باليان جوبي _ سوكس دن كے بيے بين ؟ "مي

وتعار

"لو ____ تم یه اپنی اما نت سنجمال لو "_ میں نے پیٹیے اس کی طرت بڑھائے __ : در اس کی بات کاٹ دی۔

" تہنیں ۔ بنیں ۔ المجلی یہ اپنے میں پاس دکھو۔ میں ان کا مصرف تنمیں بنا تی ہوں "

" كتة مبي ؟" بين في يوسيا ـ

" بس جورا في عبو سكد اس في بتايا -

میں نے دہیں گن کر دیکھا۔ پہلے تھی اس نے اکتیں دکھو ایے تھے۔ سی نے

كها تُعيك ب اورابني جيب مين محفوظ كرياء

" اینے ساتھی سے بنسے بھیا تی ہوکیا " میں نے وجھا۔

" إن موريز وه بريش دني مني ما روك كالمسيد مين خود تين سب

كيه نبا ناچاستى مون نكين تم صرفون كرمسكوي

مِعْ الله يربيادا إلىكن مين كميا كرسكتا نفار

ا تکھوں میں آنکھوں میں اس کے ہونٹوں کو بچرم کو رہ گیا، اس لیے بھی کہ یہاں کتنی ہی نظوں نے ہمادے اطراف جال سابن رکھا تھا اور اگریہ ہال ناھی ہو "ناتو ۔

تا بی اپناجم بڑے سلیقے سے برتنی ہے اور حق المقدور ایفے حت کی سفا طت کم نی ہے ۔ سفا طت کم نی ہے ۔

۔ وہ بہت نوبھو دت واکی ہے ۔ بہت تحیین ۔ اس نے بکا کی میرا ہا کھ بکر کرکین مین کی طرف کھیٹتے ہوئے کہا۔

" بيلو يهب كي كو كلها في نين - يتنزنهني كلو سط كا وُنث و بين مل حاتين ي بم كين مين ك طرف مطفي قيمس في وجهار " اس دور مين كس كموري يركه بنس لكا وكى ؟ " " إيمل منيس __اب آخر يك كني دور مين كيم منين لكا وُل كَيْ اسى، ويد تجه اينه عوانى كو دينه مين در نه ده امتحان مين مبيم من الكلم ال نیں جا نت اتھا تا ہی کا ایک ٹراھیا تی تھاج یو نیورسٹی میں ڈرگری کور كرر إنقا اوريه اس كاتذى سال تفار " تم يا مو تو كليلو ي اس في صيح كك كر كها-میں نے نفی میں سربالیا تو وہ خاموش دہی ۔۔ پھراس نے فو دہمی بو تھا ہے کتنا إد سكتے ہو ہ " كُنْنَا جميت كيم به يو كيمو - من من في الني ثنا إن استغنا تبلائي -" تم اسی طرح جیتیتے و ہے ہو " اس نے میری با بند میں حیلی بوی اور ہم دونوں ون بھر عمر مبلی بارتھول کومنس سکے کا ونٹر پر مینے کواس نے کہا استیکے مي بلاد كه وي اورس نے اس طرح تراب کراسے دیکھا جیسے میری جیبیں تھرے بازار مين اس وقت الط كوره منى مون جيكر مين تحير بيد كرك كها وطي كرد إلخا-" س سب جانتي أول ي اس في مجوس برت ويب مو كر مجه كركايا بيب ميرا احامات ك ج احتى سميد الراد منين والول كم مفيدف

یں اس کی خاطر مسکوا سکا ا دراس سے نظریں چاد کییں۔ مجھے ایسا لگا جیسے اس کی آنکھوں نے میری آنکھوں کہ ہوم لیاہے۔ * تم اپنی بیشدیدہ بریر ہیں مساس سے بیش کش کی۔ میں ابکا دکوگا ۔

"بینا بڑے گی۔ میں اتنا ہی خرج کودل گی۔ یتنا میں کرسکتی ہوں تم مطبئن د ہو" اور اس نے گولڈن انگل بیر کا آرڈور دے دیا اور اپنے لیے کو ٹئ دوقسم کی آئی کو مملکوائی۔

لیں نے آئیں ہو یم کی اتنی دیوانی لوم کی نہیں دکھی ۔ برت گرہی ہو۔ آپ آئیں کو یم اس کی طرت بڑھا دیجئے۔ وہ بڑی شریر نظوں سے آپ کی طرت دیکھے گی ۔ بچورہ نظریں جن کے دیکھنے سے ایسا کی جیسے اپنی ماری مہتی ڈول رہی ہو بڑی ممنون دکھائی دیں گی۔

یں نے بئیر کا گلاس مجرا ہی تھا کہ اس نے بھاک کر چھے قربیب مہدنے کا اشارہ کیا۔ دہ میرے مقابل مبھی مونی تھی۔ میں تھی اس کی طرف جھاک کیا تو اس نے کہا۔

کچھ دیر تو تقت کرکے ذرا اپنے بیچھے لیٹ کر دیکھنا۔ یہ ساحب ہبت دیر سے میرا تعاتب کو رہے میں ہے

* تمها دا تغامت نُو میماً ل کنتی می نظریں کر د میں مو ں گی اور وہ نظریں ہی کیا ہوتمہا دا تعامیب نزکریں ئے

ده مکف ملی سے بیتو میں بھی جانتی موس کدکون کی نظامتن دور

مك ميرے ماتھ جي سكتي ہے ا

" توکیا ترسمجنتی موکدوه نظرین دور دور تک مخاراسا خودین گ ؟" " وور دور سک نهمین مین مجومی دور تک ادر سی غنیمت ہے " میں نے ملیٹ کر دیکھا ۔۔ اور صبیعے میراخ ن کھول کوره گیا۔۔ وه

تو ہما دے گھر کا مالک نتفاء ہما رالیٹ لارڈ - ساتھ کے پیٹے میں و دہری ہم ی کا

أومى __ سي نے فوراً مفر تجمیر لیا-

تاجی بڑی تیزلیوکی ہے۔ وہ میری نظار سسے تا ڈگئی کہ اس خف کوش صرف یہ کہ میں جانت ا ہوں ملکہ نا پینہ کلمی کرتا ہوں۔

"كيابات مع ؟" اس في يعام

' کچونهنس ' نیس نے کہا۔ میں اتھیں جا نشا ہوں ۔ ٹرے اصول ہے نیر آ وص میں ۔ میں انھیں کے اہاب مکان میں کر اسے بر رہتا ہوں ۔ الٹر کا دیا

پیست می است می ایک به نظری دوریک میراساند و سیکتی بین و "نامی

نے تھے استفار کیا۔

ر میں نے ایا کوئی علی نہیں بڑھا ہے " میں نے ختو نن سے کام لیا حب کا چھے فوری کو کھ بھی ہو اسٹیکن میں کچھ ایسے ہی موڈ میں کھا کہ دل تو ڈکر عمر نہ کود ل ۔ اور یول گزرجا کول جیسے یہ امھی ابھی جو ایک چھنا کا سامیرے کاؤں سے ٹکرایا ہے ۔ وہ داستے میں بڑے ایک ٹوٹے مومی نیبنے کے ٹکرٹے سے کسی بیر کے بچوم انے کا بچھنا کا ہے۔ من بو کے لیے ہم دونوں پر نمامی ملادی دسی-محص موا المن في برت الركام

" غضة من تحمل المين و تحمال ع ؟ " من في معالحت كما في كالم

پر بھا۔ " دہ آئیہ نہیں دیکا ج شری بے در دی سے تم دکھاتے بھرتے ہو" میں ول موس کردہ گیا اور نظری عجمالیں ۔

مجھے خامیش دمچھوکراس نے اینا کم تھ میرے ابتقریر کھ دیا ہے میں نے اس کے با وجود نظریں بیا رہندی کئیں تو اس نے جمیر مجر کو آئس کر ہم میرے لا تقرك بشت ير دال دى-

مِن نے اس کو د کھوکر کھا ہے معان کر د و تھھے "

و المسكرا رسى تفى _ سن في اتنى زخى مكراست زند كى ميس كا ب كو وسيمي موكى ميكن مين تومسكرالعبي زسكا تفاء تاجي مجهر سهادا دے در التي تقى -جیسے میں زندگی کے ناہموار داستہ برمحفر کے بل گریڑا ہوں۔

" لا و محفي الس كوم كمعلا دو "

سِينَ اپنے إِنْ مُعَلَى نِشْت مِن يسساب ٱئس كويم كھيل كويہنے كى تقى اس کی جانب بڑھا دی آواس نے اپنے ہونٹ اس پرد کھ دیے۔ اس کریم کھا بيكي توامنه سے مجھ كاٹ كھايا۔

مين سنس يرا تو محصينيا ديكه كربهت نوش نوش نظراً أن -میرے ہا وُس اونرنے یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا ،وگا۔ مجھے

تسكين مي مونى مين بتر إي جكا قواس في كها-" علومينكي كو وليجين من اس في بتأياكه بنكي ال كاس مالقى كانام ہے۔ میں اس طح المقركين مين سے كل آيا جسے اپنے مالك مكان كى موجودكى سے واقعت ہی نہیں ہوں۔ تاہی نے معی اس کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھا۔ ہم پینے کا اس کے مثبلائے ہوئے مقام پر انتظا د کرنے رہے۔ لوگ بانیں کردید تھے کہ ایک فلیک گھوڑے نے اس ووٹر مس مہبت غیرمتو تع بھاؤ دیتے ہیں۔ میرے دل یویہ باتیں جیسے تیربن کر لگ رسی تھیں مبکن میں نے نامی کو اس کا اسماس ہوتے نہیں دبا۔ اُنٹری دوڑ کے شروع مونے کا دقت تھی فریب آیا سکن ٹیکج شیں آیا۔ ياجي مجه كومضطرب فن نظر كف تى - اس كاير اضطراب مجھ بير سخيد كى ادر نفاموشي كي طرنت لي جلا -" بنكج كے بلے بيقرار او ؟ " بيں نے جوٹ كي . اس نے تراب كر تھے در كھا يہ موسى سكتى موں مقارب ليہ بقرام ہونے سے تو رسی محتجبی تحمیمی مل جاتے میو تو محقاد سے اور بھی اعقاتی ہوں۔۔ مخيس أو د كويسيا في من و ملتا بع تم اور د كي كا سكت مو ي الماسى تحقيد والم كلمان مولى الكن تطرآن-ليكن اس المحن في المسطح وس ليا تفاكه ميرا جابز مو احكن المقا-اس كى بق گوئى داس كى صاف كوئى سے ميں كيسے اكاركرسكتا تفار میں نے بیلی باد اس کو منانے میں بیل کی ۔ منبس کو میں نے ا*س کو گذا*یا

"اج تم ول كهول كرمجوير تنفاموني بهوسي متقار عضبط كوا زما تاريا بول-جیت ہمیٰ شرتھا دی ہو تی ہے امکن آج میں اس لیے نوش ہوں کہ میری جیت جیت ہمیٰ شرتھا دی ہو تی ہے امکن آج میں اس لیے نوش ہوں کہ میری جیت " میں توسمیشہ ہی اوتی رسی ہوں ۔ سکین اس ارجیت میں دھرا ہی کیا ہے۔ بل مجرك لمن والے مسافر جین جا میں تو كيا۔ إرجابي تو كيا يا " بهت سمجه دار موتی مبارس موسیس فی محداس کی نعر بیت کی -" تم ملتے ہو تو یہ نہیں آئی ساری مجھ یو جھ کھاں کیے آجا تی ہے " " يهان يوميري مي براني موني "_مي في ألماء " مِنْ فِي كِبِ اسْ كُوتْسَلِيمُ اللهِ عَلَا يُداوده اس طرح مَنْ كُرْمُسَكُوا فَي جِنسِيم میری برانی پر فخر کورسی مو - تحفیاس کی پدادا بهیت بهانی -اس نے گھٹی ویچھ کر ٹری کیاجت سے کہا۔ " ميراا مكيب كام كم دو ك ؟" میں نے ہیت کی اوب سے بھیک کر کھا ہے میں مرحکم بجا لاؤں گا ت اس کے ہمرے برس نے خوش کی نامین موٹی اُن گنت کر نیس و تھیں۔

اس تورہوں بریں مے تو میں ماہ م ہوں ان صف تریں و یہ یں۔ * اس قدر نوش کیوں ہو "_ میں نے پو بھا۔ * تم پر تکر جلانے میں مزہ مل رہا ہے ۔" اس نے فوری جو اب وہا "

" حكم و تم ببيدو برحيلا في ببوك ؟"

" على المركب لي ير لطف تهي تنهي آيا - يسكون تعبي تنهي لا "

" البهاجي _ توجيلو تقيين نوش كي ويت بين "

نیکن ده چوکی بنیس ، کھنے لگ سے اس نوش کرنے میں کہیں تھا دی اپنی وشی کھی تو دسشیر د بنس سے ۵ "

وش ہمی تو پوسشیدو نہیں ہے ہ " مجھ اس کو بھٹلانا کچوا ہجا نہیں لگا۔ بچر بھی میں نے کہا۔ تم اس نلطہ می میں مبتلا میوسی توکیا مصا کہ ہے "

اس فراس دوب میرے ہا تو میں دکھ کر کھا ت یہ بھائی کو بہنیا دو۔
دہ ماؤش برمیرا نمظر ہوگا۔ میں فراس سے کھا تخاکہ میں نو داؤں گی سادادہ
نخاریس کے دوران ہی ہیں بیکنی کی کارمیں ما وہٹی تک ہو آؤں گی بیکن بیکی ابھی
آیا نہیں ہے ۔ بھائی نمظر ہوگا ۔۔۔ اس کو شام تک یو نیورسٹی بہنچنا بھی ہے ہے
آیا نہیں ہے ۔ بھائی نمظر ہوگا ۔۔۔ اس کو شام تک یو نیورسٹی بہنچنا بھی ہے ہے
میں فراوزو ایک یا دویے لے کو اس سے جانے کی اجازت جاہی قو اس فے کھا۔ یم ا
مزاوزو ایک بات قبوں ۔ دہیں کے خمتہ ہونے تک میں بینکے کا بیس انتظار کووں گی ۔ اس
کین اب مجھے اس کے آنے کی امیر کر ہے۔ اوس ہو کو کہیں بھنے کے لیے میٹھ کی ابرگا۔ دہیں
خمتہ ہوتے ہو ہی ہو اور کی ۔ "

" اوراگرینی ایجانے تولیں دات بھر مازشی کے گیٹ پر کھڑا مقارا انتظار کروں ؟" " بالحل نہیں ۔۔وہ اگر آجائے تو بھی میں تحقیق فید احافظ کہنے سکے یہے وہاں آئر ں گی یہ

ين مخرت كيدنه معيوها __ نس سرطاكروبا ب- يطارآيا-

ما دنتی برتائبی کا بھائی اس کا نتینطر تھا۔۔ اس نے سٹیکریدا واکی اور بس بکڑ کر چلاگیا۔ وہ جا چکا قرمیں تاجی کے انتظاد میں مائونٹی پر کھڑا دیا۔ لکین تا تی میرے ول و دیاغ میں تہیں نہیں تھی۔ ول میں اس کی جگر پھرا بنی بھائیں جھائیں

كرنے نَّا وِّں نے بے لیمنی حبیب میں گھرسے لے کرمیلا تھا۔ ان ستَا کُوں میں الکب مکان اور تادامی ولِد برج سی ہرنیوں کی طرح 'ناچ دستے تنفے۔ میں نے اپن آگھیا جيب مين اوال كرج كيوري وإخام الا _ مديغ بيب كل كاننا ت عن -جى پاہتا بھااب تاجی نہ نبی آئے تو اچھا ہے۔ میں کہا ں کہاں اس کی منہ سنس كرولدارى كرمسكول كالموسعين ونذي كنشي جيمو في بجيو في خقيقيتن زندگى كي كنيز برات امتحان لیتی ہیں۔ میں تاجی سے صرف اسی ہیے مجاگ، د لم تفاکہ تنہی اس وقت میر نبن كار وكن بنيس كفي -

ميں نے سوچا كيوں زيامة سے آتى موئى من يرسواد موجا دُن-

" اجى كيله نه ياكر على جانب كى -

بس مرکی تومین اس محشکش کے عالم میں اس کی طرف بڑھا ۔۔۔ ووا وی لیک کو اس میں مواد ہو گئے برکھ کھڑنے سیٹیل فل ہوجلنے کا انہارا شا دے سے ر. كماا دريس بره كري - ميں درا بيجھے مثالوكسى سے كرايا - ديجھانو - اي كھڑئ سكرا

اس نے کہا سے صرف ایک بات مان او ؟

میں اٹھارنز کر سکا۔

و ه کھنے مگی ہے تم بہبی " نان کن " میں ببطی کر پینے ر ہو۔ مجھے صرت و د کھنے کے بیے صروری کا م ہے۔ میں تم سے بہبی ملول گی ۔ * اور اس نے میری جیب میں دویے کا فوٹ دکھ دیا۔ پینا میری کمزوری سہی ۔ نیکن تاجی کے جو صلے اس قدر کیسے بڑھ گئے

انواس کا مجھ پرکیائ ہے ہواس نے اس نے کلفی کا مظاہرہ کیا۔

سکن میرے لبسل گئے تھے۔ میں اس سے یکھی نہ کہد سکا کرمیں نے اسکے بھائی کو اس کر اما نت بینجا دی ہے۔ سر ہی اس نے مجھ سے یو بھنا صرز دی سمجھا۔ دہ تیز تیز قدم اٹھائی ہوئی پھر دیس کورس کی سمت میلی گئی۔ میں نے تنان کن " کے قریب بہنے کر دیکھا دہ دور کھڑی ہوئی کئی شکسی میں سواد ہو رسی تھی۔

کے قریب پنج کر دہجیا : ہ دور کھ طبی ہوئی کھی شکسی میں سواد ہو رہی تھی۔ میں شمجھ گیا۔ بنکج نہیں آیا تھا۔ اس کا تو اپنا ذاتی موٹر ہے۔ بھر تا ہم میں

کے ساتھ کئی ہے۔ ہ

ر المبار المبار من المبني كو مين في وسكى كا أداد ديا قو تا مي ك قدمون كى بعاة المبرك دلي توات المبيرات ولا مير المبرك المبرك والمبرك والمبرك

یس بیتاد با اور اجی میرے ذمئین سے بچڑمی بہوگئی۔ گر باد بوی پیکے کچھ اس طبح میرے دل میں آکریس گئے کو اب تو دیاں کسی کے بلیے کوئی جگہ نہیں۔ میراحال اب اس بھری ہونی بس کا ساتھا۔ جس میں خو دمیرے بلیم بھی جگہ نہیں۔ میں لئے سوچا اب مجھے جل دمیا جا ہیئے۔ ابی مجھے یہاں نہ پاکر و اب و رہ میائے گی۔ اس خیال کے آنے ہی میں نے مزید میں وسیش نہیں کیا۔ مل ادا کیا اور کیا سے یا بر کل ہیا۔

تیز تیز قدم اتحاتا میں ایجی بس اسینٹر کک بینچا بھی مذیقا کہ ایک کیکیسی تیزی سے آکر باکل میرے پاس دکی ۔ در دازہ کھلاتو تاجی مسکراتی ہوتی تعلی۔ دہ الحیالی تقی ۔

" كهال بعاك د ب تق تم ؟"

میرا دل جیسے دھواک کو تھر گیا۔ لیکن میں نے بات کوطول دینانہ جاہا۔
" اب مجھے برانے دو تا جی ہے میں اب اور نہیں کرکسکوں گا "
اس نے دیکنے کے لیے اصرار نہیں کیا۔ میرالی تھ اپنے دو نوں ایکھوں میں
لے کر طری محبت سے سم لایا۔

م بیں سب کیجرہا نگئی۔ مجھے سب کچھ سبل کھ میں اور ایسے ۔ میں نے اتنا و تن مقادے مالک مکان کے مانقوسی کو اداسے ئ

اوراس نے پیپلے سے ایک کا غذ میرے النظ میں تفعادیا۔ میں نے ابنا بند الخ کھول کر دیکھا ۔۔ سور ویے کا فرٹ نظار وہ لوٹ کم تیزی سے شکیس میں سوار ہونے الکی قرمیں نے بیک کو اس کو دوکنا چا ہا ۔۔ " تاجی ! ۔۔ اچی ! یہ نمیں ہوگا "ناجی ! تم نے یہ بیلیے اسی میرے ہا کوس اوٹم سے ۔۔ "

ہو کا نا بی بہ مے لیہ پہنے وی سیرے ہو جو روز ہے ۔ " محقیں اس سے کیا ۔ جو نہ ہو نا کھا ہو چکاہے ۔ اور ۔ اور کیو۔" اس نے بحر آئی ہوئی آواز میں کہا ۔ ناخفارا مجھ سے دست ہی کیاہیے ؟ " وہ موٹر میں سوار ہو حکی تفق ۔ میں نے ہا بحقہ شرعقا کرنوٹ اس کے قدموں میں بھینک وینا جا ہا ۔ اسکن وہ موٹر کے بٹ وروازے کا شیشہ پڑھا چکی تھی۔ موٹر ٹرھنے لگا تو میں نے شیشے میں سے دہجھا تا جی نے اپنی سادی کا بلوائی آگھو پردکھ لیا تھا۔

تیں ہے سطرک پر کھڑا سوچنا دہا۔ واقعی تاجی کا میرارسشتہ ہی کھیا۔ بس اسی قدر ناکر میں سمیشہ اس سے مل کواڈ اس ہو جا تا ہوں۔

من مول

مطرک نے جلیے اس کے قدم کیڑیے ۔ مجھے بہجا فو در مراکے جانے زوں گی۔!

جتنددانے اس سے کہا ۔۔ تھیں معلوم ہے اسی مرک سے ناگیود کے مردور اپنے مائھ کئی سوگرھوں کا قافلہ لیے زمین کو سمواد کرنے کے لیے بیماں کئے

تقے۔ زمین کھودی جاتی تی قومی کو درسری جگرنتقل کرنے کے لیے وہ اینے كدهوب سي كام ليت تق اور واقع استكلاخ زمين يرفكيرى كى بنيا ورتضن میں ال مز دورول کا ٹراحصہ ہے۔ وه كونى جاليس مال معداينه كا ذن كويومًا عقام ماضى تۇكىنى مرتوم دوست كى ماىنند ہے كە اس كى قېرېپىنچو تۇ اپنى يا دون كوسميط كرجيسي جأك المقتاع -جب وہ شہر سے بیلا تھا تو کتے بئی بھرے اس کے ذہر س میں ہیون بن کے بيداد موت نف - بيوان كي خدد خال آمند أم منتر واضح موس كيوده بطيع م الحقول كرما من فحرٌّ ببوكيّ -يَتْنِي مَنْ لِلهِ ، بِرّ لَي حَفْرت دادا ، كان الدرسيس كي كيون والابحيّا ، کلی طوینگرے والا رحمان ۔ ریٹیری' بنوٹ والایا یتیا،حبن سے اس کُرکھتی ویتی ئقی ، جوان ا درخو بصورت میکن بیوه ماں اور پیم مخیلیوں سے تھوا گھینے سالوں سے وه ه کا بچوه ما را تالاب نه نده سید کی اونجی سی قبر تنم تو اُعِي سے اَينے گا دُل والول ميں كھو گئے أو-حتندرا كم ر إلها __ سي جذباتي لكا و جهمقيس كا و ل والول سے اور گا و س و اوس کو تم سے ہے تقیناً ہاری بات کوموٹر سناسکتا ہے۔ رفعہ نیں اور وہ اپنے ساتھی کے ہمراہ اپنے گاؤں کے باسیوں کو آزادی تی تیں۔
ر " اور ركتين تبلا في صلا كفا-" من مول " تما ما ما كاكؤ ل دام حينددا بو دم كے بهيوى الكر كىلى بلانگ

کے زیر اثر آر ہا تھا۔ جو تعبیرے مصوبے کے دوران میں جیکی سلوا کید کے اشتراک سے تیاد کیاجا، باتھا۔ ایک لاکھ ساڈ ہے بہتر ہزاد مربع میڑ کے دقیے یہ اس كاد خلف كى يورى عمارت مشتل بيركى اور فمكم لريكا يورا د نبرسا المص كي والكه مربع مطرسے كيم أياده تعنى تقريبًا نين سوالحفار والكوم موكار وہ موج رہا تفاکہ کا ذک کے ایک ایک فرو کے بھرے برحکم کانے متعقل ك كرنس ناجتي ويجهے كا __ الخيس نبلا كيے كاكہ ہادا كا وُن مها دى قومي نوتى كے برصانے كے ليے اپنے ہم وطنول كے كام كار إن ي ما مدهوا ير ولي كامنعتى ترتى ميں يه ير احبكيط قنبن الهمين كاحامل رہے كا اتنى مى الهميت "من مول "كے کے ان ذانبوں کی دیدے گی حمقوں نے ایزا کا دُن فوم اور وطن کے پیے نوشی نوشی دے دیا ہے۔ براحکوٹ کی ابترائی الاننگ کے نقشوں میں من مول "کانام د کمچھ کر آنے دالی نسلیں موجیس گی کہ یہ چھوٹے تھیوٹے گھرجن کے صاحب تقریح گھول میں نیم کے درخت مول گئے ، جن کی چھتوں یر پیل کے سائے میوں گئے ، جن کے ر مونی گفرد ل سے مورج کی بہلی کر ن سے بہلے سی دھوال انتقبے لگا ہوگا جن کے وطور المرشام كوسى وث أنه بول كريم بهال كائين كفونتي سع بزمور ابيف بچفرو ل کو بیا تنیٰ ہو ل گی۔ ہما ں فر موان دا د ھا میں دیب مبلا کر کھیتوں سے لوطيتے ہوئے اپنے متوالوں کی ننظر دستی ہوں گی۔ جہاں بوٹرھی مائیں دعامیں دیتی موں کی اورسٹ پرشیخ ادهم مجاتے موں کے وہ" من مول " ارکوں نہیں ہے ۔۔ اس کے پاس بھال تھی انھیں ، سنے کے لیے ذمین ل کی ہے منتشر ہمو تھے ہیں ادرید مب کھوانفوں نے قومی نوش حالی کے لیے کیا ہے۔ یہ ملمد ان

الحفول نے اپنے دطن کے پیے کیا ہے

اینی تقریر کے لیے ذہن میں موا دھج کو ٹاجب وہ مراک پرسیخیا نڈ مراك في ال كوندم يحميك _ تحفيد الودية أكرمافي مد وفكي أ ادر بب اس نے سرک کو بھیان میا توان نے اسٹے رائنی حقدداسے كهاكه"من مول" مين ايك بأر مخط يرُّلًا كفأ قرمين ادر ميراً تجيميةً بأ دا دا ايك ووسيم قریہ سے پیلی ہو اوگد هوں برلا د کر لے ائے تھے تاکہ ^ما وُں بحیرک برث آنی _{عا}ری طوم پرسهی مون وصراانتظام مونے تک دور خسکے .. دوساں مخف يا د اے . وا موجولا م فيمين كرمول يرجو ادلاني بوئد سي يدف و بجول و د كرشد، لكا دُن ميں بھاڭا اور لوگوں ميں بينجبر تصبيے سوكلن كك من ميں ﷺ الگ بن كئي ۔ ذيح بالے وور بیسے بونقامیت سے مرمل سکتے تنتے وہ کابی اپنے بڑوں کی کو ومیس سواد حول قول سرك تك جلے أت و براهال كووں سے إن كل أتين وا عورتين عيتول برس موركمين كونيو في مفت كم صلومي الرائي بالصين المرسي اس كا د وان زندگی كو د مجس _ يخنا فيتلو غله لا م إي _ _ و محيو _ وه د كتيو-ہمارا گھرا نا بیرا نبیلو اور بینا نبیلو کے نام سے مشہور تھا۔ لوگ اسے بھو تے عقنت اوربرے حفّت کا گھرا نہ تھی کہتے تنفے ۔۔۔ ہم گاؤں میں نہنج کئے تد ذره سيد كى قبركے نيج بيل كى سنگى شاھ ساج الطيرايوں ميں سيلني حوار اس طرح نقيم او في ہے - ميں ميشرك طرح ذنده سيد كے اونچے سے مزاديم یره کر مبطو گا اور اطهنان سے گھوٹ سے کی موادی کرنے لگا کننے ہی ہوئے بواسط بو تجھا باكرنے بر تقيكا دنے تھے اس سے يئي ہو دہے ہواد لانے ب

یں مجبی مجبوٹے وا داکے ساتھ ہو تھا۔ میں نے اپنی اس بر تری کو محوس می کیا کھاکہ امام چی نے للکارا ۔۔ اقرم ور کیا انجی اور محظ بھیلائے گا "۔ میں زیر مستید کی قبرسے کو ویٹرا۔ میکن میراجی چالے۔ امام بچاچی کو بیس کی سب سے اوکی شاخ پر چڑھھا دوں اور دمجھوں کے مس طرح امر فق ہیں۔ یہ میری اپنی دانت میں سے کولی مرافقی۔"

وه كِهَا كِيا ــــ مِحْقِه يا د ب - كھيل كھيل ميں درخسند كىكسى او بچاسى تاخ يرجب بين برطه ما أتو مجه يه خيال هي منزو اكرا تنت و تت مجه ير كما بيتنے والى بيے اور جب اتر نا جامتا توابيا معلوم ہو: ناكر بس اب پير بھيلاً اب المنة بهو شيء اب شاخ لو في أور مين زمين براكد مول كا - نوت كى منيا دين اس اساس کے ساتھ ہی اغربی اغرار گہری ہوتی علی جاتیں اور میری لے مبی كاهالم ديدني موتاب الشرميا ب عطرت ما دائن أورس دل مي دل مي توب كر اكلهمي اس قدر اس قدر ملبندى يرتهي برهمه و لكا - مودا خال كے اعسے يذ امراد دييرا وُل گا ـ نه نارنگيال - مال نا ذيرُ صنا جا هه گي تو وضو كے ليے کور مے مانی خو ذکال کردوں گا اور اسے ستا و ل گانہنیں ۔ زندہ سید کی قبر پر تھی تہنیں سر طھوں کا اور قبلہ دو کھڑے ہو کر تھی موتوں کا تنہیں ۔ شانوں سے عِما ذرا سانيح آفيس كامياب إوتا ويوح صلى برصة اورجب زمين بر بيرتك جانة قويس نودكونها في بحركا فاتح محكوس كوتا - اس شاخ كو ديجيناً جن بريس ميني مُكيا مِقا تو وه يهل قويهجاً ني مذجا تي **تِجرابي ا** ونجي مذ دكھا ني ويتي اور السرميان كى تواب مزورت سى نزرمتى اور ده يا دعمى نذاته-

بقنددانے اس کو مخاطب کیا ۔۔ گاؤں کے صی آدی کو سائٹو لے لو تاکہ وہ مہیں لوگوں سے الاسکے ۔

اس نے جتندر کو دوک دیا۔ میرے ذہن میں ایک جالیں سال پرانا شخص بریدار ہوگیا ہے۔ ہم ذراہی کی یا دیکے سہارے گاڈ ل بھر کا عبر گا آئیں ذراد تھیس یہ دس مال کا لوم کا ہمیں کہال کہاں بیار پھر تاہے،۔

سِّد كامز ارتص میں لوگ كھنے ہیں كروه ساكھ ہیں۔ نعنی مرے نہیں ہیں۔ تیرمیں ندندہ از مُحْجَهُ میں تاكد كا أن ل والول كے اعمال كا احتساب كریں اور وقتًا فر فتسًا

نه نده از محفے میں تاکہ کا و ل وا ول کے اعمال کا احتساب کر ہیں اور د قب او حت مصیبتوں سے بنجات ولائیں۔ یہ اطراف ہو اتن بہت سادی قبریں ہیں وہ اس و نت بنہیں تفنیں۔ مجھے افسوس ہے کہ میں بہت تا خیرسے مہنخا ہو ل - بیتر بنہیں

وقبت ہمبی صین ۔ جیے احوں ہے ہریں ہمیت ہمیرے ہی ہوئے۔ کتنے سائفتی زندگی سے منفو موڑ چکے ہیں ۔ کتنے بندرگ ان سے آگے کل گئے'۔

کا چھر کا اس کے ان سے اصفادہ کیا ہے چھرٹ میں وورہ ہیں ہوں ۔ نبر کا درخت حیں کی تماخ مجھ کا کر بڑا دادامسواک کے لیے ڈنٹھٹل قرط لیا کرما تھا یقیناً زندہ ہوگا ہے وہ کنواں تو ہو گاہی حیں کی گھرائی میں ڈول بچینیک کرمیری ماں مُعْمَدُّ اِمِیٹھا یا نی اس تیزی سے کال لیتی تھی ڈھیسے مرحوم ایا کی یا دول کی

محر ی اس کونیس میں گر بڑی تھی اور وہ حلد از حلد اس کو میں کوخال کو دینا بھائی اس کے اس کو مینا بھائی اس کے اس کو اس کے اس کو اس کے اس کے اس کے اس کو اس کے اس کو اس کے اس کے اس کے اس کے اس کو اس کے اس کی کو اس کے اس کو اس کے اس کو اس کے اس کو اس کے اس کو اس کے اس کو اس

سند صنے میں اس کی مد دکرتا تو مجھ محوس مبوتا کہ جنسے وہ کو کمیں میں یا اس کو لبا لب بھو دیناچا ہتا ہوتا کہ میری اس مرقوم اباکی یا دول کی ہیں نہ سکے ۔۔۔ میں ان باتوں کو مجھنے لگا تھا۔ میں عرک اس منتر ہماں اپنی ماں کو اپنے جھیوٹے دا داسے بات کرتا ہوا و کھی کو میں مجھ کو لگ بیو و ماں اپنے مرقوم شوہر کے سم عمر ہجا سے بات نہیں کو دسمی سے عورت ایک مردسے بات کو رس سے ات کو رس سے بار کو سال کے ایک نظر سے بار کے ایک نظر سے بار کے مرقوم اباکی یا دول کی محمقری ۔۔ کسی کو بیش کا کھرائی ہی میں میرسے مرقوم اباکی یا دول کی محمقری ۔۔ کسی کو بیش کا کہرائی ہی میں میں میرائی میں میں میں میں میں میں کھی گئی تھی ۔۔

بچوٹ ما دا دامصلی امیرابرت خیال دکھنے لگا تھا ۔۔ مال آ مقی ۔۔ اس کی محبتوں پر جھے کھی شبر نہیں ہوا۔ یہ احساس جھے، مار کھی مجھ سے ڈورنی تھی۔

ادد _ بی میراگر بوگا _ ذرارگ جا و _ باکل سی میراگر بوگا _ ذرارگ جا و _ باکل سی را گروسی بیجان گیا بول _ وه دیجونیم کھڑا وه وه اتنا بلند قامت موگیا ہے کو فی بی افقہ برها کراس کی خاخ مسکتا _ کن ال دیمی مہیں ہوگا جو شکلی خو درو مجھا ڈیوں میں سچھ مسکتا _ کن ال دیمی کا بول کے سامنے کھڑا ہے ۔ باکل اسی میری خاص میں میں می ال دیمی کا بول کے سامنے کھڑا ہے ۔ باکل اسی طرح میں میں نے اس کو جبوڈ انتقا بھیے درودیوا دسانس لے مسیم وہ درودیوا دسانس لے مسیم وہ درودیوا دسانس لے مسیم وہ درودیوا دسانس لے درجو درویوا دسانس لے درجو درودیوا دسانس لے درجو درویوا دسانس لے درجو درویوا دسانس دو مرک درودیوا درائے کہنے پر میں مشیر کا ناجی ناچ دیا ہوں ادر میری مال دو مرک

مینس دسی ہے۔ يه مكان أو باتبيا كابع __ با تبياجولا إ_ميراكلي وندكم منفي _ ادر _ تم مِن بالكل من سبى من ياتباكا بيا اليون _ الھا۔ میرکھاں ہے وہ ۔۔ دہ کہاں ہے ۔۔ مرکیا ؟ -ہوں _ آؤمفیں سے کلے مل لیں۔ بتندرانے ذبان کک نہیں کھولی _ اس نے اجبنی کو لینے ساتھی کا نام ئك نهبير بتايا . وه ان اشاروں ، كنايوں كى ، آنكھوں كى زيان سمجھتا ده گیا ۔ سربات میں اختصار بھی تفصیل بھی۔ " تو كير يعورد بع موكا ول ؟" "بهت الجيء بهت الجي _ كمال جاد ہے ہو؟" " اتھی کھے طے بہیں ہے " " عام طورسے لوگ کس طح موج د ہے ہیں " " كِي فَوْشْ مْهِين مِين _ ابني زملين جِيهو ط رمي سب - كَفر با رسيمية عط و ہ کینے لگا ہے ہمیں اپنے متقبل کے لیے کچھ قو بیخنا ہی ہوگا۔ میں ہی بأيس وتم وكون س كرف ما مول -" « بياد آگے جليے ہيں " اس في حتند داكى بالمهر كيوكر كها۔ دور " او اس بييل كي سائ بيني كراس كي تفنيد ك ومحنوس كريس بينيل

بڑا پرانا ہے۔ کشن بن کہانیاں اس کے گھنے ما**او**ں میں بنی ہیں ۔ سم للنگی پڑھے کے لیے جب اس مند کی طرف جاتے تو اس تھنڈے گھنے سامے میں ور اک ذرارک کر دم نینا عنر دری نففا- سیسے اور کانسے کی گو سا *ل صرف کھی ہو* کے يه جبيوب سي الحال في جاتيس - تيريب لمي تحديد ابنا ما تفاقيم كن منت كرّ رُجاني ، نف - شایکس سم جماعت نے تینے منینلو کومندر کے بچو نرے پر لے جا کر مبتلا د ياكه مركفيل دسے بين اور منتنالو و بين سے بيار نا-

" بلیچه کھیا میں ہے کہ سرکھیا دہاہے ؟ اور سم اپنی گو سال شور کرجیبوں میں محفوظ کر لیننے اور مکبڑٹ دور کرکے بیج جانے۔ درحت کے ساتے سے مذرکے سالاں میں سنچنے مک یہ مات قطعی مو گئی ہوتی کرسبق ختم مونے براس ارائے کی در گئت بنائی جائے گئیس

نے ہیں کھیلنے ہوئے مکیڑا دیائے۔ ایک بارنگان ادا نے کرنے کے ہر میں مٹیل ٹیوا ریوں نے بہت ساتہ منزی كما ذِن كُو كِيْرِ لِيا مِعْدًا وربيها ن جا ندى يرك آئ سيق جھيلستي "و ني گُرميان تقییں الودیتیا مہوا دن ہے نظام سرکا رُکا زمانہ تھالیکن ظل الٹیر کا کوئی سا کسی کسان کے سر برمہ نفا بجائے اس کے تیلتے ہوئے بڑے بڑے بیقران کے يسردل بمر ديلے كئے تنظے سم و دنين سائقي بيرساري كارد وائي اس بيلي كي كھنى سشاخوں میں تھیپ كر ديكھ رہيے تھے۔ اس كے بعدمو تی مو تی تنی ہو تی مو مچفول و الے نیپل سے شہیں نفرت سی ہو گئی تقی اورسم ول میں ول میں اس

ا و داہنے اور گھوم کراس گلی سے حلیق تو شا مدسم سجا کے پچھیو اٹرے مکلتے ہیں۔ ٹیمک ہے ۔ ہرجیز ہوں کی توں ہے۔ گا اُوں والے برل گئے ہیں میں بدل گیا ہوں ملکن گاؤ کی باطل نہیں بدلا ۔ پیل کے سائے سے جومِندر تمقيس نظرآ ، لإنفااس كا دروا زه بيه ريا- اوريوراسي مبدا ن كاحِكْر كا شكر أبي بِعا مَنِ مِرْ جَا وُنُومبِي دِمِين واخل مِوسِيكة بور مُندَّد مِين سم" مرسو تَى اوم ما مُق برهضة اورمسي مين كلستان وبتأن كينجا منبتلونلكو برطها تأكفا-اورلمير برّے دا واگلتاں بِرمثان ___گاؤں کا کُون بچّے ایبا تہنیں ہے جوان و دنو^ں کا مشاگر دینه میوا درص کی ان وونوں کے پاکھنوں میٹا تی نہیں ہو تی ہو۔ وه ادیخی لال محست دیچه رسب مرو - وه یقیناً دعمٰن ویژی کا بنگله موگا-يه منگلران ونون نهنس تحقا دوراگر عقابحی و ايسانه عقابو آج د محقالی ديل (ہے۔ دیمن رٹی می بیراکلی ڈنڈے کا ساتھی ہے۔ سنا ہے میرے ماتھیوں میں صرت وہی ایکی زندہ ہے تھیمبو کمار الجبو دھوتی اور مابیا ہولا إ برسب کے سب حل میسے ہیں۔ اُن کی اُل اولاد بقیبًا ہوگی جو مجھے جانتی نہیں۔ ﴿ وه كا و ل بهريس كلوما، با- الكي الك جيزك و تعينا - يا دول كوميت ایک ایک ہیرے کو تکنا مستدرکے بیٹھے سیخ لی ٹی کا مکا ن تفاج بیش امام کی بیوی تنفین این امام کو مرے زماز ہوگیا تھا۔ برھیا بھی اب کہا ل افیا ہوگی۔ اس کے قدم مجوم دروازہ کی طرف اتھ گئے اور اس نے تحذر کی تھکھا دی ۔ کونی جواب ناملا۔ اس نے زورسے بحر مشکھٹایا۔ " كون بيدي - أواد بورهي عي -

مع بيس مول مأل "

" میں کون " ؟ ___ بوڑھی نے درواز ہ کھولا تو دہ سکراتا ہوا اسکے ما __

" اليما توب _ توبش مصرت كابو "اب نا - مجه مرا انتظاء تها ا

" إلى ما ل مِن آگيا جول "

"كيول آيا ہے _ راملى كيورن اور مرآتا __ اور كوكيا لے آيات رے ہا دے لیے۔ ہی وش خبری ناکر گا دُل تھوڑ دو ۔ اس لے تھوڑ دوك تيرا مك ترقى كرد أسي - سم اينا كرما د جيور دس كهيت كفليان تھوٹر دیں مے کئے میں کا تھنڈ ااور میٹھا کا ٹی تجھوٹر دیں جوہر کی کی رگوں میں نون بن گیاہے۔ بیہاں کے سائے بھوڑ دیں، یہاں کی دھوپ بھوڈ دیں ' اس مندركو يهوش وبي مها ل توفيه ادنامه بشط المفا - أس مبحد كو يحود شويس بهاں کھے تیرے دا دانے گلتاں بوساں ٹرھائی اور شب کہیں جا کر تونے شرمیں بڑی بڑی ڈکریا لیب ۔ تو تو نبول بٹھاہے ۔ مجفے تو میلی يا ديه مُوگا كرجب تو يجوم أمها تفاتو مهضه من الشركو بيادا موگها موتا اگرميرا مولوی تخفین و بحاتا بسما بے کل تفاره - رات بحرملیک مز تحفیلی اس کی -دن بو قرمین سے بیٹھے نہ گئی۔ منٹ منٹ یر د م کر کے تھے یا نی بلات است کہیں تونية المحقيل كهوليس برجب كيه المخفريا ول كالحاتو شهركا نبور إلى ليث كو كهير كهبرتك مذلي - ادرآج يماليس بيال بعد توكا ون والول كوسين یرمعانے آیا ہے کوش نوش کا و سیجو ڈود ۔۔ مجھ سے یہ کھنے آیا ہے کہ میری بڑھانے آیا ہے کہ میری بڑھانے آیا ہے کہ میری بڑیاں اب میرے مولوی کے برابر دنن تھی نہ ہوں گی ۔۔ ادے میں نے قوابی قریک کھدوالی ہے ۔ صرت میری موت کی تاریخ کھود نی رہ گئی ہے۔ سویر کام فیر کر دینا۔ ہہت وور سے جل کرایا ہے تو "

ده کمنی گئی سے میں نے اپنے ایک ایک نیج سے کہ دیاہے کہ گاؤں خال بہنیں ہوگا۔ سرکا د بنو الے ابنی منیکٹری ہمادی لاشوں پر۔ جب یک ہما دی انکھوں میں مینائی ہے میرے گاؤں کا کوئی بیچ من مول کی ایک کشیا کومبی ذمین پرآنے ہوئے نہیں دیکھے گا۔ گھر فرگھرہیں سے بچھے بہتہ ہے جب کھی کوئی گوڈ ھے جاتا ہے تو آدمی اس کا المب عمر مجھر اپنے میسنے میں انگھائے اٹھا۔ میرتا مراکن گھرنہوں نعتا۔

پیروسی میں میں میں میں میں میں میں اوضہ دیے گئی ہے بھیلا بتاتا تو ان مواو کامعاد صنرکیا ہوگا بوٹھنٹو س سے حبم میں اتر کر روح بن گئی ہیں ۔ دوتو نے گاؤں کی ہرریت بھیلا دی ہے۔

" بھے تواب یک بیمی سمجوس نہ آیا کہ جالیں مال کے بعد تونے اپنے کا وُں کی دھرتی ہر قدم رکھا ہے۔ تیکن تیراکو ٹی ساتھی، تیراکو ٹی یار کیراکو ٹی دوست تیرے سواگت کو گا وُں کی سرحة تک تھی نہ آیا۔ ویسے تیرے آئے کی خبرسب کو ہے۔ یہ کوئی ابھی علامت ہے ، ےادد تو دیوانوں کی گا وُں میں انجیلا انجیلا بچود ہاہیے۔ آخریہ سب کچھ نجیوں ہے۔ تیرے آنے کی میرے بہّجوں کے دلوں میں نوشی تھی نہیں ۔ اُٹر کیوں۔ بجھڑا ہوا تھائی اپنے گھڑایا ہے توکوئی بڑھ کو گلے لگانے والا نہیں ۓ تیمن مول " یہ گاؤں یہ تو ایک خاندان ہے۔ یہ تو ایک گھرانا ہے اور تو بھی اس خاندان 'اس گھرانے سیاسیہ "

" اور تم اس گرانے کی مال ہو ۔ اس خاندان کی مال ہو۔ سارے من مول کی مال ہو۔ سارے من مول کی مال ہو۔ سارے من مول کی مال ہوں "
• بال میوں ۔ باکل ہول "

" بیں آو اپنی ماک کے بیتے اس کی ماں کا پیام لایا تھا۔ میں آو اپنے " "من مول" کے بیتے ہند درستان بھرکی و هرتی کا سلام لایا تھا۔

"س ق یہ کہنے آیا تھا کہ کوئی سرحاد ہم سے ہمادا" من مول " لے ہمیں ہم سے ہمادا" من مول " لے ہمیں ہم سے ہمادا" من مول " دے دہے ہیں ، ہم اپنے متعقبل کو ابنا حال دے دہے ہیں ۔ اپنے متعقبل کو ابنا حال دے دہے ہیں ۔ اپنے متعقبل کو ابنا حال دے دہے ہیں ۔ اپنے متعقبل کو ابنا آج دے دہے ہیں ۔ تم مان جا کہ گان قرماد اکا وُل مان جائے گا ۔ آنے دائی تعلیم ہمیں یا درکھیں گی ماں ۔ جب الکھ کیل فیل نظم کمل موجائے گاماں قوق محلی بالے سکھ ادر آئند کی ذندگی کو ادیں کے ۔ کتے حالی بڑھے گی ۔ نیرے ہی جب کے الے سکھ ادر آئندکی ذندگی کو ادیں کے ۔ کتے میں لوگوں کو کام مل دہا ہے تو ذرابوج تو مان غفورے نے اکھی بتایا تھا کہ دہ ادر اس کے دونوں ہمائی بلائٹ ایر یا کے اطراف بغنے ہوئے بارکوں ادر عادق ل

میں مشری کا کام کرد ہے ہیں۔ اور انھیں اور سے اڈھے تین دو پے مل سے ہیں۔ اس طرح تیرے گھر ہو میں ماڈھے وس دو پے آجاتے ہیں اور تو پھر گلی میں ۔ اس طرح تیرے گھر ہو میر ساڈھے وس دو پے آجاتے ہیں اور تو پھر گلی شات مند ۔ ۔ ۔ ، ،

" بہت نومش ہوں _ بہت نوش ہوں ۔ یہ جار دن کے ساڈھے دس رويتوں نے بچھ نجرے مجھ سے کيا کيا تھين ليا ہے ۔ ان رويو يا نے کھلیا فوں کا ہونا بھین لیا۔ ان رویوں نے بچھے نبرہے وہ کو کھ تجھین كى حب سن تقبى تفي كونىلىي كليوشتى تقيس ـ ان دويو ل نه ميرے بيّحول كا رہ پسینہ تھین لیاجن کی کھا دیی کوسو ندھی جوا دکے نوشے اہلاً نے نتھے ۔ ان رویوں نے سباد ں کی گفیٹوں کی وہ میٹی آوازیں بھین کی ہیں جھیں صفح توبیداد ہوتا تھا اور آج ان آوازوں کے ممثینوں کی گڑ گڑا مرٹ کے نیے دب كيَّ بين __اورا يسع مين وجهع قل سكها في آيا بيدمو في موتى مواتى مواتى مواتى یر حد کو مجھے بتانے کا یاہے کہ بال دھوپ میں مکتے ہیں ۔ میں کھو ل۔ میں کہوں کوئی کتا ہے کس سفیدیاں سے زیادہ نہیں ہوتی سے اس نے بنور جتن راکو دیکھا ۔ میر کھیر اس طرح کھنے لگا ۔ جیسے نود

اپن کھوئی ہوئی آداد کو ڈھونڈر ہا ہو۔
" ماں کیا تجھے وہ دن یا دنہیں ہے۔ کل قوجیب سرکارنے مجھے جیل سی بند کیا تھا ادر تونے فورسے کہا تھا کہ اپنے وطن کی تعلا فئ کے لیے لرشنے والا دمینا تو مہارے کا دُل کا بٹیا ہے ۔ کل تو جب اپنے بیٹے کو جیل میں دیجھ کر فورکسکتی تھی ماں تو آج اپنا گھرا ہے دلیں کے بلے بھیوڑتے ہوئے تھی مجھے

سی میں ہنا جاہے۔ يه كا وُن مجھے كلى اتنا ہى بيا داستے ماں المسلم كھے تعبى بيسال كى ا مک ایک چیز سے حبت ہے ۔ انگ ایک بھرہ میری یا ووں میں بسا ہوا عفوظ ہے۔ آیا نہیں ہے کہ مجھ اپنے من مول کی وطرق پیادی نہیں ہے۔ ميرے كوك كھنالد دھى سبير بي - ميرے باب دا دے كھى بيبى دفن بي، كىكن بم حن كے ليے يرمب تھوڑ رسے ہيں۔ وہ دسي تقي آو سادا سے " ا بینے گھرمیں دینا کمرہ سب کو پیام آ ہو تاہیے ۔۔ اینے کا وُ ن میں امنیا گھرسب کو پیادا مَہو 'ناہیے۔ اینے شہر نیس اینا گائی *سب کو بی*ادا ہو 'ناہے۔ ا بنے صوبے میں ابینا شہرسب کو بیارا ہو انا ہے۔ محبت اور بیار کا یا نصورانسی طرح وسيع تزميد تاجا الصيح مال ــاورجب سادا ديس كن كويمادا موجاتا ہے تو مادی تفریق مرط جاتی ہے۔ جب سادے دیس کی وهوب تھا و ل الين مرو بعائك أومس مول بهبت وتربيع مروجا تابيداس كابرياد بمبت ومسيع موجا تا ہے۔اس کی صدیر دنیں بھرسی کھیل جاتی ہیں ا بورهی مال نے نظر میں اعفا کر دور و ور مک و مجعا صلع من مول" کے حدو دسے آگے دیں بحرکو دیکھنے کی کوشش کررہی ہو ۔۔ ووہری ہوکہ وہ اپنی یٹائی سے انٹمی ۔ اس نے کہا مجھے تقارہ کے میدان کک لے میل میں تو دلینے انفول سے نقارہ بیٹ کر منا دی کو دوں گی ادرابینے بچوں کو جیج کرنے کہوں گی کہ وہ اسف د بناکو بہجانے جو سادے مکر کا سلام من مول " کے یلے لایا ہے۔ نقارے بريوت برى أوراس كى آوازى فصار كى مي بلند موكد برا حكب كى شينول

کی اواذوں سے جیسے بغل گیر ہوگئیں اور من مول " اڈکردام جندوا پورم کی طرف بڑھنے لگا۔ نیکن جیب بوڑھی مال نے بقادے کی آواذیر والبی طرف

ا تے ہوئے اپنے بیتے ب کو دیکھا تو اس کے ماعقہ صحل ہونے گئے اور اس سے

يهل كداين بيون وه وكيوكه تى اس في تعلى تفلى نظو سي سب كو د كيها اوزمين

یر دهیر الوگئی - اس کے بچے اس کو بوش میں لانے کے لیے اس کی طرف دور میرے

ادران وولرنے والوں میں دینا بھی تھا۔

را بچے اینیا

اسے اپنے بطن سے جم دیا۔ اٹسے اپنی جھانیاں ہو اگر دودھ اس طرح پلایا کہ لہو کی بوندیں جبی ساتھ پلانی بڑیں۔

مین آج جگراس نے اسکول میں داخلہ لے لیا تھا۔ آج جگروہ بٹ بٹ با نیں کوسکتی تھی اُس نے مال کوسجوں کی طرح را بی ایسا بھی قر نہادا۔ اور دابی اپریاسب چکس کو اگر کھوسکے سکیس قرباً گلوں کی طرح مسکرانا۔ ایسی مسکرا مرض جو ابنی بے بضاعتی اور کم ماسٹی کا اصاس چھیا نے کے یہے ہو مٹون تک لائی جاتی ہے۔ ادر اگروہ موشوں سے بچک کرمی دہ جائے تو زندگی کیسی لٹ کردہ جاتی ہو۔ دابی اپریائین کا ایک ایسا خاتی ڈیٹر تھیس جس کو دراسے ہو کے پرٹن سے بول اٹھنا چاہیے۔ لیکن یہ خاتی ٹو تبرلبالب بھرے ہوئے ڈبول کی طامق تھا۔ اب اس خالی نولی خاموش کے مہادے تب دن کونس نس میں سامے وہ ذندگی کے سفر پرمیل پڑیں۔

ان كرفرانص كيا مي - اين وجودكو كوريوس اس طح الك كرلوكر مقاداساي کم ہی تھی پر بڑے۔ دانی تم ماں مو ، تم بینی مبو، تم بہن مید۔ سیدانی نے نو دکو بھرے گھر میں تنہا تنہا تھی سے ا حارث بعانی ایبای مِین موی ٔ زندگی یه نیم کا گھنار ایر بینے مٹننگرک بہنیانے کے بیے ڈولتے دہے۔ لیکن حلد س جب اس نیم کے مائے کو اس باست كاتفين سام يو حلاكه ايراكاتي دن تطندت ساول يرحلي الكرايوينك وي كاتو دويته موت بورج كے ساتھ سائے سامے ولا اربر حرط عنے لگے۔ حارمة عمانی ایراکی در گیسے کھواس طرح و کھلاکر سکے کہ ایراکی سمدر دی میں بھوسے موط كي اداكاري كلي ده كاميا في سے مركز سے را در دو سي جسب ميں الفول في يوكن شين موكر مصلّى سبنها ل ليا اور لك وها تقت ير صف اوزنبسي ميسيني . اشنے بڑے سے گھر میں اب جارر وحلیں امک دو سرے سے بیگا مذکر ا سى كه نه ني م يه يم يمن مدود ل في أسمة اسمة مربود ليا سدا وردا في ايبيا ن المنفير كلول كلول كوسب كو دكيما اسب كالمحيا اوراب مرت وسي الحيلي

ره ... را با ببايبل مان تقيس ، ويسيه مارث بهما ني كوهبي الحفول في كرب لوث كرنه بول المقول في كرب لوث كرنه بها في در بيا بالم من المقود بير المفول في منطب نا في بوطفة ، بحو ذطائفت المفول في جمانان في تقي - با بني منط نا في بوطفة ، بحو ذطائفت بير هفت اور يول ابني و منيا وى بير هفت اور يول ابني و منيا وى بير هفت اور يول ابني و منيا وى بير المنول كو بديا اول المنول كو بديا المول المنول كو بديا اول المنول كو بديا اول المنافع المنافع بير المنول كو بديا المنول كو بديا اول المنافع المنافع

نے بھی خداکا سٹنکر ۱ داکیا تھا کہ مجھ نصیبوں ملی نے جو کھے محبت حارث کو دی يد ' يو كيو شكون اسع بخشائد جو كيوتمكين است بيني النها واس كيم اس قد تلل مقى كراس في مجوسه عدا موكراني مجرى جواني مين بقا فاذا وره في مقى كارث بھائی کی زنرگی کی اس طہار ت ہر را بی ایسا تھی جی ہی ہی میں نوش ہوتیں ۔ محجی ان کا بی موس کرده جا تا مجنی انسی دل کونیه موجا تین که ان کے نس میں ہو تا قوٹوٹ ٹوٹ کرحارث بھائی کی تسکیس کا باعث بنیتیں __ رہ کئی لاج لی ً موده کچود ن به کل بے کل سی گئی گئی بچرتی دسی۔ مبرب میبی را بی اپیائے زیب ا نا جا والفول في ووقول والقراك برهاكراس كودوك دما في ادا مرى جان في فرادا ميري كي بر مجوس دايلي ساند تيرامحا فظار ي اسطى لاولى كوتيني ويكللة بدئ كتن بى بادرائى وبران ايما توس کیا کہ جیسے وہ اپنی روح کو اپنے تن سے بعدا کو رہی ہیں ۔ اڈا ٹر کو ملکوں تک ات بوئے اننواوں کو اعفوں نے ملکس جھیک جھک اور اس میے ، دکا کرا دائی پو چھ مذکے کہ اتن تم مدر رہی ہو ۔ میکن لا ڈ تی جب را بی ابیاسے دورمع نی گئی بِرُامسكون ملا- فعالمه المي كي گردن مِي بابنين "دال كروه بجول جول جاتي فيالر نه کلی این کواری امتیا اسے تج وی - لاط لی ویسے بھی اس کی جیبنی آئتی ہی-المکن مو کھے ہوئے زر دیتنے کی طرح جب و عدا نی ایسا کی مرتجانی ہوئی سٹاخ سے فوٹ کو ادعو او حر موا دُن میں ڈول رسی تفی مجھوٹی آبی نے استحال کود کھ لیا ۔

مسلم الم ایسان کو به خاشا این طرف دور تا بهوا دیمفیش تو دوری دانی ایسان کو به خاشا این طرف دور تا بهوا دیمفیش تو دوری سے دو دو ان بات برصاد ایری سے دو دو ان بات برصاد ایری سے دادا میری جات سے دادا میری بیل سے اکت اکر بھی سے مسلم کی سے اکت اکر بھی سمت وہ بھاگ رہی تھی او هر صرف نہائی سی نہیں تعبیا تک اندھیرا کھی سمت دہ بھاگ رہی تھی او هر صرف نہائی سی نہیں تعبیا تک اندھیرا

ادراس بی لئے ہوئے اندھیرنے آہتہ آہتہ ایک نوٹ سالا ڈلیکے ذہبن پر ہمیشر کے بیے ملط کر دیا۔ اب تھجی لافولی کا جی بھرآتا تو دھ خالرامی کپارٹ پھرنتی۔ ادر بھیوٹی آپ کے کافوس میں اس کی آواز کا دس نسکتا تو وہ کھی اس بمر بھا در ہو ہوجا تی ۔

بھا در ہو ہوجاں ہے۔ دانی اپیا بھو ٹی آئی کے دل میں لاڈلی کے بیے حب آئنی ملکہ و کھیتیں تو اگن کی ڈو ٹبر بانی ہوئی آنکھیں نوش سے چک اٹھیتیں ۔ دانی ایسا جائ کی تخیس کہ دلا سول اور تسلیو ل سے اب اگن کی حبابتی ہوئی روح کوئی نسکین ٹہیں پاسکے گا۔ وہ جم ہوا بنا رنگ روپ جج کوائیں نصویر کی طرح ہموجا کے جودھیۃ پاسکے گا۔ وہ جم ہوا بنا رنگ روپ جج کوائیں نصویر کی طرح ہموجا کے جودھیۃ

لا ڈپی تو ہرا سیاں بھاگ کھڑی ہو نی کنٹی ۔ اب مذوہ دانی ایہا کی طرن قوہر سی کرتی مزائن کی قویر کی طالب مُونی ۔ اس کے تھی کے سے ذیمن بنے اس بات ونتول كريا تفاكر را بي ايا كور ك كرك ايك اييا وهر مي جري بھونے سے کھر انھین سی موتی ہے۔ رانی ایراسے جب وہ اس طح دور ہو گھی توان کی امتانے آستر آستر سکنامیکو لیا - لاؤلی دن دن محروانی ایسا کے کرے کارخ می باکو تی۔ اور وہ گھر ہی میں رہ کر کھی اس کی صورت کو ترس کر ره جائیں کھی مامتا کے پرسکون مندر میں اسی موجیس اٹھتیں تھیں الی ایرا نو رئي ما ديچه ياتيس مرن محوس كرسكيس تو وه جيك سے دالان ميں حلي أتين-د ورکھ ی لاف کی کو آئن بار محری نظور سے دیکھیتس جیسے ہو مرسی مول۔ بجر کھ مات سی کلینے کے لیے اسے کا دکر پھٹریں تو دہ نظراتھا کے بغیری ڈاخ سے کھ اوٹ شانگ ساہو اب دے دیتی اور رائی ایا کی زیمی مسکر اسٹ اپنی بدنسی کو تھیانے کے لیے ان کے نشک مونٹوں برتھیل جاتی۔

ان ہو نٹوں برحن ہر بٹر اِل بن گئی ہوں ،مسکرامرے چا ندگی کون تو بین ہنیں سکتی ، سون کی و کس بن جا تی ہے ، اورا پنے ہو نٹوں برسو ٹی کی اس نوک کو رانی ایراعلان پرخموس کو کمیتیں ۔ بھو ٹٹ بی یہ منظر دیکھ کو اس طرح ایجان بن جاتی سے اس نے کھے دیکھا ہی ہنیں ۔

حادث بھا ٹی کا مصلیٰ تو تخت برمس بھاکا بھا ہی دہتا۔ ایک کوش موٹر کروہ اٹھر کھڑے ہوتے اور اس طح ٹو یاعبا دے کے اختتا م کا اعلان ہوجا تا بھرو فسر سانے کی تیا دیوں میں اس طع لگ جانے کر بات کرنے کی بھی جیسے رست

دا بی ا پراجب سے ٹرگئی تھیں جبوئی آبی کے سریر اتناکام آٹرا تھا کر اسے سرکھجانے، کی بھی فرصت زملتی ۔ پتر نہیں گہے شام بال منواد لیسنے آسکھوں میں کا جل بھر لینے اور ہرے یہ الٹا ب حصابو ڈوسل لیسنے کے بلیے وہ کس طرح وفت کا ل تیتی تھی۔

ہر تحض مصروت ہوگیا تھا۔ ہرجیز ہماں کی تہاں تھی۔ زندگی کے قدم جورا بی اپیا کی سیاری کے اعلان کے مجد کر گئے ایکھ قدم جورا بی اپیا کی سماری کے اعلان کے مجدد کی اکھڑا کھڑسے گئے تھے اب پھر مخبیک تھیک پڑنے گئے تھے۔ وہ نا دبوڈ گگا گئی تھی۔ اب دھیرے دھیرے سہ رسی تھی۔

بن بنب تحبيوں کا بھيئا ہواسکون تعبول کو والبس لاگيا قدا في إيماليم هيكيں كرمها دث بھائى اور بھيو نئ آ بىنے ان كى بيا دى سے مجھوں كر ليا ہے اوراب ہ تن تنها مقابلہ كرنے كے ليے دہ گئ ہيں۔ اب داني آ پا ادس كا وہ قطرہ تقيں موجھيو کی بیکوشی پر منہیں سونی کی نوک بر تھم اہوا کھڑی دوبیر کا شظر کھا کہ سورج سر بہ سچکے اور تحلیل ہو کو اس افریت سے بھیلادا پائے جس کا نام زندگی ہے۔
صادت بھیائی نے دانی اپیا کے علاج معالج میں ہیلے بہلے تو کوئی کہ اُٹھا
مذر کھی۔ متبنا بن پٹر تاکرتے۔ بیاط سے ذیادہ ہی انھوں نے کیا اور اب بھی
مفدور مجر کر دیم سے تھے۔ میکن دانی اپیا کا دکھ در دعلاج کے سوا اور کھی تو چھ جا ہتا تھا۔ اور یہ بیا سرت موائی اس کے اور چھی نہ تھی کہ حادث بھائی کیا جو اُٹ کھوئی ہوئی ہے وہ شاہد اور لاحل سب مل جل کو ان سے اور کی تنہائی کا احماس تھیں لیں۔ میکن اب مشکل تھا۔

ان پیشکل تھا۔

لا ولی کے دل میں آ مہتہ آ مہتہ بنتہ بہنیں کیسے کیسے جند بوں نے سراٹھا یا کہ وہ سرے سے دا بی ایسا سے بغاوت کر مبیعتی۔ اس کی اس باغیار دوسش پر مذکو ٹی ٹو کئے والا تھا نہ کو ٹی سمھانے والا سے وہ جا ان گئی تن کر دا بی ایسا گھرکاوہ بد کو ٹی ٹو کئے والا تھا نہ کو ٹی سمھانے والا سے وہ جا ان گئی تن کر دا بی ایسا ورخت جو بھل کچول ہی دے سکے دی محلے اس ایسا ورخت جو بھل کچول ہی دے سکے دی محلے اس کے قرار ایسا کہ کھول میں آگے تو کیا ، سبکل میں آ گے تو کیا ۔ اس کے بلے تو جو کچھیں کسی لا ولی تو رائی ایسا کو کچھ اسے اس درخت سمجھتے سکی تھی۔ اس کے بلے تو جو کچھیں۔

میسو فر سمین تھیں۔

" نفالہ احمی تھوک لگی ہے "۔

م خالداحی کیرے برل دو "

" خا دامی آج اسکول میں نہیں جانے کی "

" خالرامي جاكو بأركفلا دو "

دانی ایسیانے سوچا معبو دمیرے۔ تیرے ان گئت احیافی سمیں یہ مجھی ایک ہے کہ لاط کی کو اس کی خالدامی سے مانوس کر دیا۔ وریزوہ مال کی مجت کے بلیے ترس تریس جاتی۔

اب دانی اپیاسرتا یاصبروشکرین کوره گئی تفیس- لاولی تو بھول بھالگئی تفی کردانی اپیااس کی ماں ہیں۔ وقت پڑنے پروہ تھی انھیں اتی پھادلیتی قدانی اپییا جسے سوتے میں ہو تک پڑتیں در مذوہ تواب دانی اپیا کو خاطر ہی میں نہیں لائی تھی۔

و ما مرای کے اس رو سے کو حارت بھائی اور مجوئی آبی نے اپنی مکے گئے تن خابی مکے گئے تن خابی کے کہ من موسی جائز قراد دے ویا قدانی اپیا کو یقین ہوگئے کہ وہ اپناما کی موقف تھی اس کو میں کھورس ہے۔ وہ س کے اشارے پر گھری کا یا بلیط ہو جاتی کھی کا اب ہر ایک کے دیم وکرم کا نموز کھا۔ میں کوئی شے اس کے اپنے بس میں محقی تو وہ زخی سکر اسٹ میں اس کے اپنے بس میں موقی تو وہ زخی سکر اسٹ کو دانی ابیانے بھی اس کے اس کے اپنے ہوئوں پر وراس سکوا سٹ کو دانی ابیانے بھی آئی بی دھو یہ کا سمال سے اوراس سکوا سٹام کر دکھا تھا کہ انتجاب کو اسٹام کر دکھا تھا کہ انتخاب میں میں تی تھی ہوئے گئے ہوئے ہے کہ دیا ہو۔

جھوٹ کہر د باہو۔ معبود میرے کتن ہی بار تو وہ مسکراتے دقت وہ پاکل سائٹی ہیں۔ واتنی دانی ایسا کو دق کے بجائے کوئی دماغی مرض لاحق ہوتا قوشا مران کے لیے ہہتر ہی ہوتا۔ آدمی کا ذہان ماؤ ف ہوجائے تو اپنی سوچوں کے زہرسے

تو دهمفوظ موجا تاہے۔

و وہ صوط ہوجا ہاہے۔ ادھر کچر د قول سے دانی اپیائی طبیعت کچر زیا دہ ہی خواب رہنے گئی۔ کئی کا بے سہا دا ہو جانا اگسے بڑا طاقت در کلی قوبنا دیتا ہے۔ ہوا کے جو کموں سے جلتے ہوئے چراغ کی کو کی کانے کے لیے کو نی المحق طلت ہی نارسکے قریم جو اور یا جلے یا بچھے، فرق کو نی ٹرنے والا نہیں ہے ۔ را لی اپیا بیسب کچھ جان گئی تقین راسی لیے قواب او ن جی ہونے نگا تھا کہ سینے کے در د کو ہاتھوں سے دبائے وہ چیکے سے کسی دات کو نون تقوک آئیں توضیح ہونے پر میں سونے والوں کو بتا ماہ حلیتا۔

ہے ہو پرے سویرے ہی دانی این بڑے کوب میں مبلاتی - اس کو کیا ہور ہاتھا یہ ق کہنا شکل ہے - میکن اس کی آنکھیں کچر اس طی جاگ دہی تھیں ' جیسے نس اب سوجانے والی ہوں - آج صبح صبح اس کے ہوٹوں پر اس کی وہ مخصوص مكرا مرائعي بنيس مقى مس سده باكل بى نظراتى - اورى جامتاكدا في ايما كيم أو نظرائ -

اس وقت ___ اس وقت اگرمی تحقیق کچر دے سکتا دا بی ایما __ تخ

موت دے دبتا _ ادر تم جانتی موکر مقارے لیے اس سے زیادہ فوبھورت کو فی تحفہ منیں ہے، لیکن مم سب بندے ماہر، ہیں - جور میں کسی کو موت مھی تو

رمیکن تم نے اپنی آ کھوں سے دبکھ دیا ہے کہ تقادی موت نے جُلے ہے كراين كيني يس له ليأبها ورمقا دايرسو تأجا كتابير وكياس اطينات باعث

ور اصل موايول كدرا في ايب إكررات ميين مين در د اعما ـ وه ايين يسنة كود بالرسنهلي قواس كاسمفونون سع بحركما اور ملنگ كے ياس بيك دات منه ياكروه قريبي داست سصحن كي طون مكي في محري بسر برمادت بجب في

دا ني ايسيا بنو ك تفوك كمرلو**ث رسي تق**ى تو ده بيم حد بندها ل مقى . د**ي**وار و کا مہادا نے کو وہ بھرائس کمرے سے ہوکر کو دنے کے لیے بھورتھی ۔ با بنتے ہوئے جب دہ اینے کرے کے دروا زے تک بینی تو اکب کر اس نے لحاف کی طرت نظ اٹھائی میکن اس کی نظرلحان سے سرمٹے کولاڈ ٹی پر کھر گئی ہو لحا ن کے برا رہی یے سکت سورسی تفی - اس نے لا ولی کو اس طرح و تھا خلیے استعموں می انکموں میں انوی

بارچوم رسی ہواور معلق ہوئی اپنے بلنگ کک بہنچ کو بٹر رہی۔ صبح بھوٹی آئی جب دانی اپیا کے برتنوں میں جو الگ رکھے جانے نظے کچھ تلائش کرنے آئی تو رابی اپیانے بہت عورسے اس کی انتھوں میں بھیلا بھیلا کاجل دکھیاج کہیں کہیں گان کا لوں پر میں گایاں تھا۔

را بی ابیا کی وہ انتھیں ہوئیں اب سوجاً نے والی تھیں ، اس طی جاک۔ اٹھیں جیسے مہیشر تم بیشر کے لیسے مبدار سوگئی ہوں۔

ر ن جیے جیسر جیسرے بید ایر کی تبائی برد کھ بوٹ گاس کی طرف شادہ کچھ سوچ کو اتفول نے برابر کی تبائی برد کھ بوٹ گاس کی طرف شادہ کے کہا۔

ہو کو اپنے شیکے بیگر بٹری تحقیق ۔
" جا دُ اسے مری ہو فی آواز میں دانی ایمانے کہا ہے مفال تودھو لو ۔ یہ این منازہ و این ۔ مارت لو ۔ یہ کیا حالت بنار کھی ہے اپنی ۔ مارت اور لا دی ناشتے بر محقام سے این ۔ مارت اور لا دی ناشتے بر محقام سے متنظر ہول کے ۔ اتنی ویر کے جا گئی ہو ا

كهندر

میں نے ایک گلستاں کو دیرائے میں تبدیل ہوتا ہو اس طی دیکھ ایا۔
جیسے کہیں کھ ہواہی نہیں۔ معبن حا دی ، معین سائے بی کھی زندگ کا دُن ،

موڈ دیستے ہیں۔ خو دمیں نے علی ابنی عین در حین زندگ کے سب سے بڑے شاوا ،

ادربارا داور کھی کو ایک لمح محرسی زندگ کی ہری شاخ سے ڈو شنے ہوئے و بیکھا ،

ہواہے کہ کوئی اس جیب کے دولفظ کسی سے نہیں ماشکے ۔ اپنی جیب پڑی اگریمکان مواہے کہ کوئی اس جیب کے مہادے میرے ول کی اواذ تک بہنچ دہا ہے تو سی مواہے کہ کوئی اس جیب کے مہادے میرے ول کی اواذ تک بہنچ دہا ہے تو سی نے باتیں کی ہیں ، اوسی باتیں جی میں دود دود تک کسی غم کا شائر نر ہو۔ اور بہائی کا ہر کھر میں نے اس انجن نا ذمیں گو ادا ہے ، جس انجن کو اس جینی جا گئی و نیا سے انتظامی میں نے اپنے تا دیک میسنے میں جھیا لیا ہے اور میں زندہ ہوں ، بڑھے اس انتظامی میں نے اپنے تا دیک میسنے میں جھیا لیا ہے اور میں زندہ ہوں ، بڑھے اس انتظامی میں نے اپنے تا دیک میسنے میں جھیا لیا ہے اور میں زندہ ہوں ، بڑھے

کھا کھرسے، بڑے کھسے سے ۔کس میں تہمت ہے جو یہ کہر سے کو یہ اس کھیں جو اب کھیں جو اب کھیں جو اب کھیں جو اب کھیں ہو اب کھیں ہو اب کھیں ہو گئی ہیں ۔ ان میں آنسوا تھ آئے میں ہو گئی ان آنسو و ان کا لینے دیا ہو تا ہے قوس ابنا جلتا ہوا مگر میٹ بڑی بے نیازی سے دور کھینیکنا ہول کو کم سخت سادا دھوال نس آنکھوں ہی سرگھس آیا۔ لیکن کوئی کی نیک اس دردنا مجموع سے کہا دور سے کھی ہے جانے کی صرود سے کھی کھیا ہے۔ ادراب مجھے یہ جانے کی صرود سے کھی کھیا ہے۔

بات میں نے شروع کونی جا ہی تھی ایک پاگل سے ایک دیوائے سے ، ایک جی وب سے جو زانہ طالب علی میں میراہم جاعت تھا۔ میکن بات میں نے کی اس با ہوسٹس دیو انے کی جو اس باگل کو اس عالم بے نسی میں و کچھ کو افسردہ وعمر دہ جو جا تاسع ۔

وہ بھا یک مجموسے مطرک پر اللہ برسوں کے بعد ۔ مرتوں کے بعد۔

" اے - مجھے درآئے درے دے "

اورمیں اُسے دیکھتا کا دیکھتارہ کیا۔

" ثواب شرافت الشرخان "

" حامنر حيّاب "

اداره علوم شرقیرس ادو کا تناو صاحب مامزی لین کے بیداس نام پُور نے قواس کو ٹوش کرنے کے بیے فواب، بطور خاص اس کے نام کے ساتھ لگا دیئے۔ اور دہ ان کی ضرور توں کا کفیل ہوتا۔

" اكدروز شرافت في برى لجاجت سع كما تقال

" آب مرن ميرا نام كيا دا كيمية __ فواب كيف سي مجه نوشي منه بعونى اورية مين اس كو باعث أو قير محبتا مول " بھردہ ما صری کے وقت شرافت الشرخال کیا داجانے لگا میکن اڈم کے موبوی صاحب کی صرور تو اس کی کفالت بیستوراس کے ذمترسی -آج یہ دیوانہ میرے مقابل کھڑا مجھ سے دوائے مانگ دیا تھا تو می^{ن رو} بييج لوط كرنواب نشرافت إيشاخال سعادا ده علوم شرقيه مبس مل رما تقيا-اس کے بیمرے کی شکفتگی بے شا دلکیروں کے بیٹیے اس طیح بھیب گئی تنفی ہیں کوئی نغمہ زکار دکی لکیروں کے نیسچے پیسب ماتا ہے۔ " دے دے ووائے۔ ویتا ہے کہ جا کون " یں نے اس کو کرید ناچاہا۔ " تم شرافت الشرخال بيو ؟" " إل الم بيول - اب وكمي وعد وو آفي " " کیا کروگے ہ" " یوائے پیدن گادے " " کھے سیجانتے ہو ہ" اور اس نے اپنے دائیں، ہامیں دیجھ کرمطرک پر اس طرح مقوک دیا۔ بطبيع سادى ونسيا كے معمق بر بطوك را ميو - كيروه متوا تر تھوكتا را بنو واپنے كيروں بريمى اس في تقوك ليا تقا- اس كر سم سے براد آ دس تقى - امس كى

کٹا فت اور گھندگی نے مجھ میں کرا مہت کا اصاس بید اکیا اور میر نے جیب سے در اُسف بھال کرا در میں نے جیب سے در اُسف بھال کرا در جا گیا اور میں سفاحی اپنی دا ہ کی ۔ فسط کی اپنی دا ہ کی ۔

میں اسٹینڈیک ہنچتے پہنچتے نثرافت انشرخال خال میرے ذہن سے عمو ہوچکا تھا اور میں نس کے نشظر میا فروں کے کیوییں اپنے لیے حبکہ بنار ہا تھا۔ دوتین دن سی گزرے میول گے کہ وہ بھر مجھے سے ملا۔

" الدعد دوآلة وسعدت

میں نے ٹال جا ناچا ہا۔ میری جیب خالی تقی ۔ بس کے کرائے کے بہتے انس تک پہنچنے کو صرف ایک کا ناخفا ۔

" منيس ميں بار ورنه صرور دے ويتا۔"

" بو کھو ہے دے دے دے ا

ر نبيس ، اس وقت مبيس اكل "

اس نے محصے گھور کر دیکھا۔ کتن دیران تھیں اس کی آنکھیں اننی کہ آپ سے پو پچھیے تو ان آنکھوں کو دیکھ کوصرت دیرانے کا تعقید کھی دسمن سی بہدی کھڑا ملکہ کچھ ایسا اسماس ہوتا تھا۔ جسے کسی ویرانے میں بدر دھیں انسان کی تباہی کے بیے سرگوشیاں کر دسی ہوں۔

میں نے قدم بر صاب و ، میں سیم مولیا۔

" لا _ سگریش دے جا ہ

يس ند و ويادسگرميط اسك إلا ير د كو ديد .

" كال رسة مواج كل ؟ ميس في يوسيا-" بيبي " اس ف شاه صاحب سم يقيله كيطون أسكلى المهادى-" ابھا۔ تب ہی تو ای گلی میں تفوکتے ہم " " ہندوستان مجر محرکیا ہوں رے۔ دِنّی اجام دی۔ تاج محل را د كرديا _ بهت مُواكيا دے - برا برفعيب مول -" احالدى دنى ك " کچو ں معالا " " بس عقول ويا أك لك لك يك " الكيام بات بعدادرتاج محل ؟" " تاج محل بوندمين مل كيا _ ولان كي سخفرا كالدلاياد _ ساج عل میں بڑا اندھیرائے۔ تو کمی قبر کے مقد اب سے ڈور تاہے ناہد" میں نے اس کی اوٹ بٹانگ با تول بیسکرائے کی کوششش کی مداور بات

ہے ک^{ر سکرا} نرکا ۔ میں آگے بڑھ گیا تو وہ ثنا ہ صاحب کے لیکھے برسا یہ <u>ک</u>ھے ہوئے گھنے بیبل کے پنچے ما مبٹھا ۔

بیب سے بیت ہو میں اور دوسے گڑ دیا، شاہ صاحب کے تیکیے کی جانب غیر ادا دی طود پر میری نظریں اٹھ مہا بنس ۔ وہ اکثر انکھیں بند کھے ہوئے مبیلیا کچر بڑ بڑا تا رہنا اور بار بار اینے اطراع تھو ممتا رہنا۔ میں تھی دیے یا وُ ں گڑ رہانے

بهی میں اپنی عا فیست سمجھتا۔

الك دور اس في فحف الكاداء

" يورول كى طرح مجاك دارية مد ع "

د اقعی حسیم میں جو رق کرتا ہو ایکرہ اگیا تھا۔

" مجاگ کہاں دہا ہوں۔ میں تو بیرد باکراس بیے گردد ہا کھاکہ میال اسے دھیا ن میں ہو اللہ وہ اللہ مران کو بڑے بیادسے میاں کہا کہ تا تھا۔

" و تجوميان زيجيج ديانا مخفيه لا بلا د عام "

بیں نے سوچا۔ آج جی بھرکز اس کو تنگ کو وٹ گا۔ اس کی جھیلی زندگی یا در لا وُں گا۔ وجھیوں گاکہ وہ اپنے ماضی کے کھٹٹر دسے مجھرسا تفریقی لے آیا

يديا سبكاسي مجود لآآيا ہے۔

" دئیچومیں تہبیں تھی جائے بلاؤں گا۔ کھا نابھی کھلاؤں گالیکن تم کچھ بہجا نوکہ میں کو ن ہوں "

" جبل وكياكها نا كهلاك كالمجعد كها نا وميا ل كهلا ناب "

" تو پیر جا سے میں میاں ہی سے بی او "

اس نے ، د چا د باد زمین بر تقوک دیا۔ میں نے اس مکر و نعال کو لینے دم تن سے کال د باکد وہ میرے محفر بر تقوک د اسے ۔ بھر یکا بک و ہ کیکے کی طرف صلے لگانا۔ میں نے کھا " سنو تو "

البيس سنتا "

" تم اتنى جلدى خفا كيو ل موجاتے مو ؟"

" نہیں رے میں کسی سے خفا نہیں ہوتا۔ خفا توصرف میاں سے ہوتا ہوں۔ وہ قرکے مذاب سے ڈدا تاہے۔ نومیں خفاہو جا تاہوں۔ ہی ہی ہی سی سی سی ۔ دوؤں ہا تھ اپنی مغبلوں میں دبائے وہ سرا قدم کانبینے لگا۔ ایسے جیسے مند پر گھنڈ محوس دہا ہو۔

"بركيا بور إنهايس ؟"

میکن ده بیمان موتومیری آدازهمی شنے۔ میں کھڑا کھڑا ہتر نہمیں کہا استحالندا۔

· میں نے پاس سے کو رتے ہوئے ایک داہ گرسے لیتجانہ انداز سے کہا

یں ہے ہاں ہے وہ ایک پیال جائے بھی اوے ۔ بچائے آن ڈ شافت کرمامنے والے ہوٹل سے دہ ایک پیال جائے بھی اوے ۔ بچائے آن ڈ شافت اشرفال کومیں نے لمبند آواز سے کیا دا جیسے فاصلے سے بچادر لم ہوں۔ اس

ئے اسمیں کھول دیں تو میں نے جانسے بڑھا کہ کہا بی او۔

اس نے گرم گوم چاہے منٹ بومیں خال کڑ کے کیے مجھے لوٹ وہا قامیں نے سگر مط سینٹس کیا۔

مُكُريِّ مِنْ عَلَيْ مِو يُن الله إليها -

" توكون سے دے ؟"

میں نے موقع کوغنیت جانا۔

" ا دار كا معلوم شرقيه يا د بي تميس ؟ "

ا كي جك سي اس كي انتظار ب مي اس طيح المراني جيسي كلاب اندهير يس حكو جك اسطان و- حكود كي اس جك سي تجف امير كي كون نظران ادد سی اس کے ماضی کے کھنڈرمیں وافل ہونے کے لیے اکھے بڑھا۔" وہاں ادارہ علوم نشر فیہ میں تہا دے ساتھ بڑھنا کا ادارہ علوم نشر فیہ میں تہا دے ساتھ بڑھنا کا اسکا اسکا مانام مھا کھے ۔ جہدیں فواب کیا دنے محقے اور حیفوں نے سنا ہے کو دکش کولی ۔ اور وہ ۔ وہ لوکی ' کہا دنے محقے اور حیفوں نے سنا ہے کہ فورکش کولی ۔ اور وہ ۔ وہ لوکی '

کیا نام تفان کا ۔ وسی یادیاہ برقعے والی "

میری با نبس نمتا بوا و همکسکی با ند معے فضا کو سیں کچواس طیع گھرائی ا د با سیسے میرا با تف تفاحے نو دلحق اپنے باضی کے کھٹر دمیں واخل ہونے کی کوش کرد با ہو مجور کیا کیک جلیجی چیزسے ڈو کروہ مکبشٹ والیس بھاگ آیا۔ " ما تو محلی مرحا یا سی سی سی اوراس ہم وسی سردی میں کیکیانے کی سی

" جا توکیلی مرجا یا سی سی سی اوداس پر وسی سردی میں کیکیانے کی می کیفیت طاری میونگئی -

" قرك عذاب سے تو تھي در تاہد نا ؟ "

ر صدر بسب و روی با اس بی می ایس ایس با است کا بینے پر بھوڈ کر اکے بر موسان کی اس بی بینے پر بھوڈ کر اکے بر موسان اس بی ان میں مناسب مجا کیونکہ تھے اس کی زندگی کے عذاب سے وحشت ہو رسی تھی۔

م وهمی، وهمی كرموس ميس ملبوس، این تارتا د دامن كرساند و ده و بر ترب دوزس مجع نظرات المحمی اس كی نظر مجم برنه پژتی توس بین سن کرخانا -كمهمی وه مجمع دیچه لینا تو نو د مجه اس عالم میں بوتا كرنها لی نعالی نظروں سے صرف مجمع دیچه اره جا تا مجمعی میوش دیواس بجاسیتے تو تیز تیز مجمع ماہ۔ سرمین یا محمدی بچا دكر دوك لیتا ۔ " نواب ۔ نواب ۔ نواب ۔ جائے بلادے دے۔ آج نوسگریٹ میں ہیں دے ہے

جی ہمیں ہیں دے !! ہما ہمیں میں کے لیے بیسے دے کومیں انسے سگریٹ کا بیکیٹ پاسس کی وکا ن سے دلا دیتا بھاں میرااکا ونٹ تھا۔

اكي شام مي في ووق دير ادمي موج در موج آب دوال كي

ا -ایک شام میں نے بیٹا نوں کے بیسنے میں کئی کلیوں کو کھیلتے ہو کئے کیولیا۔

ا كي شام ميں نے آلئے ہوئے كفن ميں زند گر كيمساتے ہوئے دمكيوليا-ا كي شام سير نے دكھا كه شرافت ارتشان صاحت تقوى شيروا نن ا

۱ بنیہ تنام میں ہے وقیفا کہ مرافت انسرخان صافت تھو ق سیرو دیں ۔ تخل کی دویلی اوا ھے بڑے اطینات اور نمکنت سے مطرک پر کہیں جارہا ہے 'اس وقت میں ایک بسکٹ کی دوکان پر کھڑاا پنے دوسالہ بنج کی ڈونش

سه اس وقت مین ایک بسکت کی دو کان پر کھڑا اپنے دوسالہ بیجہ کی زمان پوری کرر ہاتھا۔ میں نے نشرا فت الشرخان کا بجمادا دیکھا تھا۔ اس بقین کے با وجود کہ وہ وس ہوگا 'میرا دل اس تعلی حقیقت کو مان کینے سے منکر تھا۔

اگروہ کا یک میرے سامنے آجا کا اور مجھ سے لئے کے بیے پہل کرتا قوبھی میں اسے بہجا ننے سے ثنا بدائکا دکر دیرتا۔

بی سے سے صفیر ، مار مربی -بین کن و دق رنگیزار میں موج ورموج اکب روال کس طرح و کیچھ

سکتا ہوں ۔ سکتا ہوں ۔ سی بیٹان کے سینے میں کچی کلیوں کو کھلتے ہوئے کس طرح و بچھ سکتا ہوں۔

یس بٹان کے سینے میں پی ملیوں کو تھلتے ہوئے س طرح دیکے صلحا ہوں. بس اعظم کو سجھائی مذ دینے والے اندھیرے میں کو فول کا رفعی مس طرح

در المراد المراد المرابرة المعي رب -یں گئے ہوئے کفن میں زندگی کو کھیاتے ہوئے کس طرح و کھیسکتا ہوں۔

اگریه سب کچھکن نہیں ہے ذو شرافت انسرخاں کا یہ روپ کس طرح

کین میں شاکی مید کی دھویہ سے کیسے ابحار کر دوں ۔ ثناہ صاحب کے

یکے پر شرا فن الٹرخاں مجھے بھر مجھی نظریز آیا تومیں نے قرب دیج ادکے گوگا سے دریا فت کیا۔ بھوں نے لاملی کا اظہاد کیا۔ تسی نے قیاس ادانی کی کمکسی . ورین درگا ه باشکیعه برجا سا موگا - ^{در}ین ایک دن بس اسٹینڈ بیشرانت انسر نها *ن محیع میں سے مکل آ*یا اور مح<u>و سے بنبل کیے ہو گی</u>ا۔

« و ميم مين تيري د عاسم إلكل الجِعام وكيا بو ل - تومير المحن ب - مين نے کھے بہت مکلیف وی ہے ؟

» نہیں شرافت ایبار کھویار یُ

اس نے ٹری گر محوشی سے میرے دونوں یا تھ تھا م لیے " حلومیر ایرین "

پایے ہیں۔ میں بھی نوشن نوش اس کے ساتھ مولیا۔ ہوٹس بہنچ کو اس نے مہت ساری بیپزیں ملکوالیں بیکین میں میں۔ '

۔ سی نے کہا "کیا کرتے ہو ؟" اس نے کہا " محیوں کیا تمہاری خرافت اس قابل نہیں ہے ؟"

ادراس نے اصرار کرکے تجھے کھلایا۔ بیا طریحہ تو اضع کی۔ س نے کہا "رسب کھالیں گے تھئی۔ بہلے ٹی تھرکے باتیں وکرلیں۔ · دونون بادى دكھيں - باتيس مي يا يون أس في وديل ك -میں نے یو تھیا " تم نے اب تھی مجھے بہتا یا یا ہمیں ا " ا دے کمال کوتے ہو یاد _ ہزار بادینجان لیا _ تم ثاع دیست مجھے اوا کہ معلوم شرقبیر کے اپنے ساتھیوں کا یہ انداز تنحاطب فوراً ما درا گراحی کومیں تھولا ہو اتھا۔ " آبال بالكل شاع دوست بهول " " نيوكيا مال بي شاعري كا ؟" " محيول ۽ " " بس بنيس جلاسو _" " منبس جي اتمهادي او ادے بحريس وهوم فق - بير شهر مجرس لوگ تمبين جان لك عق " " برمذاق مو گئے تقے لوگ ؟ " کھٹی کما ل کوتے ہو۔ اب کمیا کوتے ہوہ" " خي كنت بين ؟ "

" ساڙهي تين " " سمجها _ بيني بها في حامله " " بنی سه آداب موض ." " لونا ـ اس نے میسٹری بڑھانی ۔ " بہت لے جیکا کے اپنی کھی تومسنا کو " " کی استا کوں ہے بہت وکھ اٹھا سے ہیں یاداس زندگی میں بہتر نهیں کیے تیمک پاکل ریتا ہے "ج وہ دیوانگی کی زندگی یا دکر تاہوں و کچر کو ت بسرے نواب تو نظرا نے ہیں مکن صاف صاف کھ سجھانی تہیں دیتا اتنا تو يا ويد كرتم سے لمتار أبول تهين تنگ كرانار إنون تم سے بيب مانكامي تيكن تهيم اس زما في من كيا سجفتار لوبول يه " نبيس تو __نا وانم _ " وه جواینے ادا مے میں ار دوکے امتا و تنفیہ علی زور وسی میرنے باغ ير محائد رستے نقفے حركسي في محمد مجوسے كجوملوك كيا ميں الفيس على دور سمح لينا عقاء اس كي وجرسي كيرمجي نهيس جاستا ي یں نے بیج ہی میں و تھا۔ " حال الكرتم سي ان كي برطرح كفيل تق _ تمسي عبلاده كياسلوك

" اعفو ل نے تجھے کہیں کا مذر کھا۔ اس داستا ن میں جو اب میں ہیں ا سنا دُن کا ان کے ادا دے کا کہاں تک دخل تقاادر میری مرتصبی کہاں سک فامل منی اس کا صحیح ا ندا ذه تم کرسکوتو کرو میں توبس اتنا ہی جانتا ہوں کہ وقت کے دونت ا وی کو ایسے زخم دے کو گرد جا تاہے کو ان کا اندال وقت کے بس کی بات میں نہیں دمنی ۔ اور یوں بی یہ کیا خر دری ہے کہ کسی کا لگایا ہوا تیم اس کے لگائے ہوئے مہم سے مندمل علی ہو جائے ۔ علی ذور جب ابنی اہا ناال اور طویل طازمت کی بنیا و براد ادے کے فاذ ن علی بنیا و بدا تھوں نے اور طویل طازمت کی بنیا و براد ادے کی دقم اپنے تقترت میں لائی شروع کو دی تھی معلوم نہیں کے بسے اور ادے کی دقم اپنے تقترت میں لائی شروع کو دی تھی ۔ جب یہ دا ذ فامنس ہواتو وہ دو یوسٹس ہو گئے۔

"ایک دات جبکه میں اپنے دیوان خانے میں میٹیا ہو انعمہ کو خط لکھ دہا مقار مجھے در واندے برکس کے قدموں کی بھاپ بنائی دی ۔ میں نے کچھ دیراس بھاپ کو برغور سننے کی کوششش کی میکن بھرکوئی آسٹ نہ ہوئی تو اسے داہے پر مجول کرکے میں پھرخط کھنے میں محوم ہوگئیا۔

" ہمیں نیمہ نویا د ہوگی - وہی نیمہ ہوا اپنے اوارے کی لڑکیوں میں برتاروں کے بچرمٹ میں گوے ہوئے بیاند کی تمثیل مجی جانی تھی ۔

"وسی نیمرس کے نشے میں ان دنوں میں چور تھا، وسی نیمہ میرے دنے میں کے نام سے مسوب تھے اور میری د آمیں جس کے نام سے مشہور۔

" دسی نیعمر جس کے لیے ا دادے کے لڑکے کہا کرتے کتے کہ وہ اپنی نوط مک پر صرب شرافت اللہ خال کا نام کھفا بھانتی ہے۔

مرت تسرافت الشرهال کا نام محفاجاتی ہے۔ مسلم ری امک دوسرے کے لیے دیو انگی کی صدیک کی دل دسوائی کا

باعث بننے كى بجائ نيك تمنا وُں كا آفها دىن كئى تنى اس ليے كتعبم مجوسے

شوب کر دی گئی تھی اور کچھ ہی دن میں اس کا ہاتھ مبرے ہا تھ میں دے دیا ہانے والا تھا۔ یہ ان ونوں کی بات ہے جبکہ تم ادادہ تھوٹ ہے تھے۔ "
وہ ٹرے اطمینان سے اپنی دارتان ٹنا د کا تھا۔ اس کے جرے پر دور وگور کہ کے جا کہ داری کے جرے پر دور وگور کہ کے جہ کے ایک میں مہتن گوشش تھا۔ کو در کہ کسی کوب یا در د کی برجھا تیاں نہیں تھیں ۔ میں ہمتن گوشش تھا۔ لکین ساتے منانے وہ کھا کی برجھا تیاں نہیں ہوگیا۔ بھر نو وہ می جو نک کر جیسے اضی اسکون ساتے منانے وہ داخل کے داخل کی مرد کے بغیر داخل کے داخل کی کے داخل کے داخل کی دو کے بغیر داخل کے داخل کی در دی کے داخل کی کوٹ کے داخل کے داخل کے داخل کے داخل کے داخل کی کوٹ کے داخل کے داخل کی کوٹ کے داخل کی کوٹ کے داخل کے داخل کی کوٹ کے داخل کی کے داخل کی کا کوٹ کے داخل کے داخل کے داخل کے داخل کی کر داخل کے داخل کے داخل کے داخل کی کر داخل کے داخل کے داخل کے داخل کے داخل کی کر داخل کے داخل کی کر داخل کے داخل کے داخل کے داخل کی کر داخل کے داخل کی کر داخل کے داخل کی کر داخل کے داخل کے داخل کی کر داخل کے د

مكريث ملكا كركش ليے بغري وہ كچنے لگا-" أكرتهبين ميمي بتا تاحيلون كرنيبمه كيصول كحرب مجيكن أزائشون كزرنا پڑاسے تو دانتان طویل موجائے كى يصرف اتناجان لوكرجها ل الكي نظر میں زندگی کی ساری پونجی ایک ایک سانس ووکت میں نے نعیم کے قدموں میں رکھ دی دہیں نیعمہ نے بھی کرسپ کھھ ٹرے پیا ؤسے اٹھا لیاا دراہیں سینیس چھیا گیا۔ تم و تیجو کی کہ دل کے اس معا آلم میں بیگ وقت میری طح نوش نصیب . اور برنصیب کوئی برجی سکتاہے۔ ابت میں نے اسے مرصا لی تو میرے گھروالو نے بخوشی منظور کولی ۔ پیام مجیجا گیا تو نیسم کے گھروالوں کو کو ٹی اعتراص نر ہوا۔ بساس طرح جديكسى تنف في جا ند برالي أربات فرمها يا توبيا ند اس مح قبض مي تھا۔ شادی کی تا پیخ طے ہوئی اور میں دن گئنے لگا۔ ایک آئی منٹ ایک ایک ون اور ایک ایک دن ایک ایک بیس لگتا نفا- میں بیسوچ کوہی تریب کھتا

تفاکه وه لوگ بهجو کی کمبی را تو ل کو ابنامقدر نبتا بهواد تھے ہوں گے۔ وہ کس طرح نه نده ره پاتے ہوں گے۔ وه ساعت تربیب تر مورسی علی جو میرے بیانی سب سے بڑی نئی مت بغنے والی تفلی ۔ اس اتنا میں نعیمہ کوسی نے محبت کے جواب پاک تھے ۔ ہم نے نامشر خطوط ایکھے کتھے اور اس کی جانب سے محبت کے جواب پاک تھے ۔ ہم نے نامشر پیام کی اس مختصر میں مدّت میں ایک ووسرے کو ایک دوسرے کا سب بھو مان لیا مقا یہ رہے دوسرے کا سب بھو مان رہے ہوں کی اس مقال کے مدرسے کا سب بھو مان رہے ہوں کی اس مقال کے مدرسے کا سب بھو مان کی دوسرے کو ایک دوسرے کا سب بھو مان رہے ہوں ہوں ہوں ہوں ہوں کی اس مقال کے مدرس کی اس مقال کے مدرس کا سب بھو مان کے مدرس کی اس مقال کے مدرس کی اس مقال کے مدرس کی اس مقال کے مدرس کے مدرس کی مدرس کی اس مقال کے مدرس کی اس مقال کے مدرس کی مدرس کی اس مقال کے مدرس کی مدرس کی مدرس کی اس مقال کے مدرس کی مدرس کی

ں انتھا ؟ وہ بچر کیوخا موشن ہوا ۔ سگر میٹ کا گل جھا ڈکراس نے کش لیا اور معوا سیمت کی طرف بچوڈ کر کہنے لگا ۔

بعد بن رحید ایک خطرے سے آگاہ کیا تھا۔ اس نے ہادے ایک دوسرے سے نمبوب ہونے کے فور اگیدیں مجھے لکھا تھا کہ اپنے بخا اران دوسرے سے نمبوب ہونے کے فور اگیدیں مجھے لکھا تھا کہ اپنے بخا اران اس کے جال جان اس کے جال جان اس کے جال جان اس کے داک رائے دور ہمالت کے باعث نعیمہ کے دالدین نے انھیں ٹاکا سا جواب در دور ہا تھا۔ اس دا قد کے بعد سے خا ندان میں بڑی کشیدگی ہیدا ہوگئی تھی ادر ما فت نامرا و'میری مراد میرے دقیب سے ہے 'میری جان کا در بیا مقا۔ نوب سے ہے 'میری جان کا در بیا کھا ۔ نوب سے بے 'میری جان کا در بیا کھا ۔ نوب کے اس نے میر کھا ۔ نوب کے اس نے میر کی دل کی دل ہی میں دہ گئی ایک اس فی داور کی دل ہی میں دہ گئی میکن اس وقت میں در امن طام وگیا تھا۔ ادھی کی دل کی دل ہی میں دہ گئی میکن اس وقت میں در امن طام وگیا تھا۔ ادھی کی دل کی دل ہی میں دہ گئی میکن اس وقت میں در امن طام وگیا تھا۔ ادھی کی ایک میک ایک انگا۔ ادھی کا یہ عالم تھا کہ ہر خطابیں مجھے ہوستیا در ہنے کے لیے تھی ادر میری سلامتی کی ایک انگا۔

اس دان حبن كالين وكركر ولم مون مين فاتبين بتا ياہيج كرمين دیوان خانے میں مبین انعیمہ کو خط لکھور ہائے اکہ میرے دروا زے پرکسی کے قدموں کی جا بسنان وی - فدموں کی مایک بڑے دوا مان انداز سے ارسی تقی ، کوئی نیز تیزورانگرے میں حلیتا۔ دروا زے میں جو کمریالش کیے ہوئے سے وں کا فرش مقا اس لیے بہت نا یا ن طور براس سا شے میں ك نول كے برووں بدير جاب اينا تا نر مجھوڑر سى تقى - مام حالات ميں اير اس كو اتنى أسميت مذ دسينا - سين فودج كم يبل سي مع محتاط مظاء اس سيلي بنوت براس كى اس وكليل ففذا مين أكب وحشت س مجه يمسلط مو في تقي وه تخص جو با بر بہل د إخفان كے ايك ايك قدم كى جاب اس كے أمل ادانے كا بند دے دس عنى وه سلتا شهلتا اس طرح دك جا تا تعبيد دات كر سالت كو تندّ سع محسوس كو وافي كالطور خاص التمام كرد بامو - وافعى وه حيب مرد جاتا تومین فرش برسونی گوا کو اس کی آواز تک سن سکتا عقار موری کی ده اسی تیزی سے ذرخش برحلینا صبیحتی کو دیون مل ہو، کسی برحمار کر را رہو میں حیران اس بات برتھی کھاکہ وہ میرے درا نڈے کک کس طرح بینی سکا ہے اود بعیراس طرح مللتے دیسے سے اس کا کیا مقصد ہے۔ مزوہ در دازہ ہی كَفْتُكُمُّنَّا مَا بِيمِ _ مُرْجِهِم كِمَارِ تابِيم - ميں نے آواز ميں رعب بيداكرنے كى كوششش كرتے ہوئے يو تھا۔ كون ہو۔ ؟" کوئی جواب مرملا۔ "كون بير _ بتانے موكر كولى جلا دول _ ميں ترتيس وكھاتى نہيں و

د الم موں _ سکون تم مجھے صاف د کھا انی وے مسبع موا الأمين ميول _ عني تدور _" میں نے آوا نہ بہجا نتے ہوئے تھی مزید اطہینا ن کر لیناچا ہا۔ " كاكما _ كون نبو ؟" " میں علی زور سول شرافت - إدر وادہ کھو لو یہ اس کے باوج دسیں نے بڑی احتیا طسے دروازہ کھولا وہ علی زورہی الفول نے مجھ سے دیجا یہ تم میرے تعلق سب کھ جانتے ہونا ؛ ال س نے کہا الد انجی طرح جانتا ہوں ، پولیس آب کا بیجھا کر رہی * بچریها ن دات کے دات مقهر فے دو گے مجھے ؟" پس انکار نزکرسکا - میں فے پوچھا - آپ آئی دیرسے با ہرکیوں ٹہلنے عنی زور نے کچھے بتایا کہ وہ اس بات سے ٹور رہے تنفے میا دا میرے بچائے ميراء الماسع الفات موجائ تووه مهس الخيس ليس كيوالي مركوس اسی یسے درامانی اندازسے اعفول نے قدموں کی جانب سے کام لیا تاکہ میں نود ان سے کھھ او بھول ادر ہ ہ آؤاز بھال کئیں ۔ على زورب مدملين تھے كئي فتم كى يربشانى ياتفكر كے اُثارا ن ب برقطى منتقص مسكريط جلابا ادر ملجن كك جادًا ب آرا م كوو ات

زیادہ ہوگئ ہے۔ تجھے بھی بو پیٹنے سے بیہلے بہلے بہاں سے مکل جا تاہے۔ میں سمجھ کیا کہ وہ مجھ سے اپنی مذہوم ہوکت کی ضبعت کوئی گفتگو کرنا نہیں ہتے ایس میکن مجھے قبر ایسی لگا کہ ان کے چہرے پراحاس شرم کا کہیں بیتہ ذکھا۔ ندامت کے کوئی آثار مذکھے۔

سیں نے اپنا بہران کے لیے بھوڑ دیا اور فو دمکان کے اندرونی حصے میں جاتا ہے۔ میں جلا گیا اور تعیمہ کو لکھا جانے والاخط آج کک ادھو راہے۔

يد معيلي -

صبح ہو تی ۔

مورج بمكلأ -

د لن چڑ ھا۔

سیکن علی زور نے اندرسے در دازہ نہ کھولا۔ مجھے تشویش ہوتی میں اندرسے در دازہ نہ کھولا۔ مجھے تشویش ہوتی میں نے می نے صدر دروازے سے باہر کی جانب برآ مدے میں جا کر در دازہ کھٹکھٹا یا کمیں کچھ حاصل نہ ہوا اگر وہ گہری نبینرسوئے ہوئے کتھے اور اس شور کیا دسے آبا کو بہتہ جول جاتا تو بھرمیرے بیلے ان کو بھیا کر فراد کروا نامجی شکل تھا۔ میری شویش جیب بڑھی تو ابائو اطلاع کرنے اور دروازہ کو تو ٹرکواندر داخل ہونے کے سواکونی جارہ نہ تھا۔

دردازه توراكيار

علی نه درنیچ فرمش بر براے تظ ان کے ناک اور منہ سے تو ل بہر کو نشک ہوگیا تھا۔ انھوں نے خو دکتنی کو لی تھی۔ میں ا دارہ علوم تسرقبیر کا طالب علم تھا۔ وہ ا تنا و تنفیہ۔ میرے گھر آتے جاتے تلقے۔ ان کی تلائٹ میں ولیس بہلے ہی ہم سے بھی وہی اپھر الی کا کھا کہ اس میں ہوتا ہورا فائدہ کی تفاق میں کا اللہ کا کا اللہ کا کے اللہ کا اللہ کا اللہ کا اللہ کا اللہ کا اللہ الحفايا اورميرك وقيب في وفيقرميرى مرباديك العام الكادكا-اس نے جلنے ہوئے سگرس سے ، وسرا سگریٹ سلکا یا اور خلا دُل میں گھو دنے لگا مجھے کچھ ایبالحوس ہواہیں وہ نیا ہ صاحب کے یکیے برمیما ا پنے اطرا ن تقویمنے کا کام شروع کرنے کی تیا دی کو دہا ہو۔ کیچے بھر کے بنے اس کے ہے ۔ یو وہ ساری کیفیتی اہرا کے رہ گئیں ہوز مائز دیوانگی کیں میں نے اس داستان کو آج کی صدیک سمیں ختم کر دمینا جا ہا_ ___ نیکن میرے سامنے معظیا ہو اتھی و ہ میرے پاس موجو دنہیں تفاہمیں دور وور پیشک ر باخفا- پیمرکیا یک وه مکھنے لگا کے نہ نرگی ایک میں میں کمیاسے کیا ہو جانی ہے۔ انبان آنامجور کیوں ہے ۔ بعض وقت تو میاں پر ا یان اعظه جا تاہے۔ دہ بے *گنا ہوں کو اتنی ا* ذیت می*ں کس طبع* وی<u>چھ سکتے ہیں ّ</u>

اور اگر تقد برسب کچھ ہے نو کیا آدمی کچو تھی تنہیں ہے۔ میں نے گھما بٹا وہی حلمہ د ہرا دیا سٹ اور اپنے ہیں تیوں ہی کو تو آنما ناہے ۔

ليكن ده ميرے اس جلے كى بينج سے كميں الكي كو جكا تھا۔ ميں نے موضوع برل دينا جابا۔

" تمهارے والدین کھال ہیں ؟" " زيانه بوايهال سے تطلے گئے " " بيم تم بهال أ " میں بھاگ آیا ہوں ۔ میں کہاں جاسکتا ہوں کہیں تھی آ نہیں جاسکتا۔ نیمہ جو بہاں وفن ہے۔ اس کے والد فراس حاوثے کے بعد بحب تجهيسزا بوگئي تواس كافي نفرمير، إعقيس دينے سے ابكا ركر ديا فيم تے نو دکش کر بی ۔ نیعمہ ۔ اور قبر کی تاریخی ۔ اس کا عذاب می ن " چلوچلیں _ بہاںسے _ کھے بڑی وحشت سی مورسی ہے " وه کیا کی اٹھا۔ جیب سے یا پخ رویے کا فرط بحال کو اس نے بل ا دا کیا۔ کا وُنشرسے دور دیلے اور کھو زیر گاری کے کرتیزی سے سٹرک رہنچ گیا۔ يس في اس كاليجها كي توسمينط كي مطرك برميرت مو توك كي كلاش كلاط بن على زور كے قدمو ف كى اس جاپ كى يا دولائي جس كى تفصيل اكلى اتبى نرات نے بہان کی تھی ہے

یاں سے فریب بینجا تو اس نے اک کر بڑے فؤرسے میرے قدموں میں اس کے فریب بینجا تو اس نے اک کر بڑے فؤرسے میرے قدموں کی جایٹ سی ۔

. بیں نے اس کو دلیجیا تو دہ شرا نت اللہ نمال کہیں نہیں بھا ہے۔ سائمة اتنا وقت مين في المبي المبي كيفي مين كر اوا نفار

میرے سامنے تو وہی دیوانه اوسی باگل کام ابوا تفاصے لوگ مجذو

معصفا ورس كرمندب دروں كى باتيں كونے نتھے وهجي ... وجعي ...

ر الباسس اور تار تار دامن میں جو قریب قریب روز ہی جھے شاہ صاب کے نیکے پر ملتا کفاا ورجو میرے قدموں کی جاب سے تحبی تحبی بچو نک ہا تا کھا۔ اب جو دیو اند میرے سامنے کھڑا کھا اس نے البتہ ڈوھنگ کی مثیروانی بہن دکھی تھی اور مختلی دو پلی اوڑھے ہوئے کھا۔

" دوآنے دے دے ۔۔ صبح سے پیائے مہیں یی ہے دے "

اس نے ابتے اطرات تھو کتے ہوئے اپنا ہاتھ میرے آگے کھیلادیا۔ میں باکل بے بس تھا۔ میں اُسے تکے جاد ہا تھا۔

" ويتام كرميا ول مدويد "

بیںنے دو آنے اس کے ہاتھ پر رکھ دیے۔ اس یفین کے ساتھ کر ٹرافت الشّہ خِال کی جیب میں دور دیدے ہیں میکن اس دیو انے کو شرافت الشّرخال سے کیا لینا۔۔۔

وه دوآنے لے کو تیز تبز حالتا ہوا بھرا دلببیا کیفے میں گھس آیا ۔۔ اور میں آج بھرا کی گلتال کو دیم انے میں تبدیل ہوتا ہوااس طح و مکھٹار ہا جیسے کہیں کھے ہوا ہی نہیں ۔

۔ اند زو و ک کے ایک تنہ کو محرومیوں کا کھٹے در نبتا ہوا اس طح و سکھنا رہا جیسے کچھ ہواسی نہیں ۔

دو تھیکے ہوئے لیگ الم ارد بيا اقبال عجيد نجا مو االبم اقبالميتين الم کارویے رتن سنگھ مہلی آواز ۵ ددیے ينجرب كالأدمي ١٠ دويے .. جوگند میال رسانی ا ۵۱ دسیا سي بيجوطمًا عمر عامرتهل ٨ 1 د ي سلی صریقی مثى كايتراغ ، دویے مظفرتنفي د دغنڈے ه دویک سره ميكاند دمواهي كمهانيان وريركاد لیا دویا فَتْ نُوتْ وطَنُوومزاحى للمِيمن ناظم ۵ دویے ناولے اکیئے اکیے ہیں مثینوں کا تثہر اُد ھاداستے كرخ شن حيندر بائد د دبی ۲ دویے ١٠ دوييك